www.novelsclubb.com
یقینِ کامل
از مہر النساء

السلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول،افسانہ،شاعری، ناولٹ،کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک،انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

یقینِ کامل

از

مہر النساء

www.novelsclubb.com

کالی سیاہ رات میں بادلوں کی گرج چمک سے بے پرواہ سنسان سڑک پر تنہا چلتے ہوئے ہر چیز سے بے خبر نا جانے کدھر کھوئی ہوئی تھی۔۔

بادلوں کے گرجنے کی آواز درختوں سے گرتے پتوں کی سرسراہٹ اس کے اندر کے شور سے بہت کم تھی۔۔

اس کا دل کسی سوکھے ہوئے پتے کی طرح پھڑ پھڑا رہا تھا۔یقین ٹوٹنے کا دکھ؛ محبت کی ناکامی؛دوست کی شکل میں چھپے دشمن کا دکھ؛اپنے ضمیر کی ملامت نہ جانے کتنے ہی بوجھ ایک ساتھ اس کے کندھوں پر آ گرے تھے۔

درد کی شدت سے ایسا محسوس ہو رہا تھا کہ اس کا دل پھٹ جائے گا۔

وہ سوچ رہی تھی کے موت اس پر مہربان ہو جائے اور یہ اذیت اس کے اندر سے ختم ہو جائے۔۔

اب تو موسلا دھار بارش بھی برسنا شروع ہو چکی تھی اور اس کی آنکھوں سے گرتے آنسوں کو بارش کے قطرے اپنے اندر چھپا رہے تھے۔۔

اسکی آنکھوں میں سامنا دھندلا پن سامنے سے آتی گاڑی کو بھی نہ دیکھ سکا۔۔

گاڑی میں بیٹھے وجود نے اسے بچانے کی بہت کوشش کی پر سامنے سے آتی لڑکی کو بچا نہ سکا اور وہ وجود اسکی گاڑی سے ٹکرا کر نیچے جا گرا۔

آنکھیں بند ہونے سے پہلے اسے لگا کہ موت اس پر مہربان ہو گئی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

حال۔۔

www.novelsclubb.com

صبح کی پر نور روشنی میں چہرے کے گرد سفید دوپٹے کا ہالہ کیے وہ خشاع و خضوع کے ساتھ اپنے رب سے بات کرنے میں مصروف تھی۔۔

صبح کا وہ نور اسکے چہرے پر بھی روشن ہو رہا تھا۔۔

آللہ جی آج جو بھی ہو وہ بس میرے حق میں بہتر ہو میں نے جو مانگا آپ نے ہمیشہ مجھے وہ دیا ہے۔

بس ہمیشہ کی طرح آج بھی میری دعاؤں پر کن کہ دیں۔۔

میں اپنے بابا کا خواب پورا کرنا چاہتی ہوں۔بس اس کو پورا کرنے میں میری مدد فرما دیں آمین۔۔

سبز کانچ جیسی آنکھیں اب پر سکون تھیں۔ایک سکون تھا۔جو اس کے اندر تک اتر رہا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

اس نے اپنے رب سے مانگا ہے اور اسکا رب بڑا حیا والا ہے۔جو اپنے بندے کو کبھی خالی ہاتھ نہیں لوٹاتا ہے۔۔

جب اس نے دوپٹہ اتارا تو بھورے بالوں نے اسکے قمر کو ڈھانپ رکھا تھا، سفید رنگت، دراز قد، ستواں ناک۔جب وہ پیچھے مڑی تو دیکھا کہ چھوٹوا ابھی تک سو رہا ہے۔۔

چھوٹو اٹھ جاؤ اور کتنا سو گئے۔نماز کا ٹائم ختم ہو جائے گا۔جب وہ دس سال کا بچہ منہ بناتا ہوا اٹھ کر بیٹھا۔۔

امثال اپیا آپ مجھے سونے بھی نہیں دیتی ہو۔جب آپ چلی جاؤ گی میں سکون سے سویا کروں گا۔۔

www.novelsclubb.com

فلحال تو میں کہیں نہیں جا رہی اٹھو اور نماز پڑھو۔۔۔۔۔۔۔۔

روشنیوں کے شہر لاہور کے اس سیاہ اور سفید ماربل کے بنے بنگلے میں ہر روز کی طرح آج بھی صبح صبح شور کی آواز گونج رہی تھی۔۔

جینز پر ریڈ ٹوپ پہنے بھوری آنکھیں اور شولڈر کٹ سیاہ سلکی بالوں والی لڑکی بھاگتے ہوئے کسی کو پکڑنے کی کوشش کر رہی تھی۔۔

پر بھورے بالوں اور بھوری آنکھوں والا لڑکا اسکے ہاتھ ہی نہیں آ رہا تھا۔ آیان کے بچے تم آج میرے ہاتھ آ جاؤ۔۔

میں نے تمہاری ان خوبصورت زلفوں کا وہ حال کرنا ہے جو تم نے میرے ٹیڈی بیئر کا کیا ہے۔۔

میڈم اپنی اردو درست کرو زلفیں لڑکیوں کی ہوتی ہیں۔۔

ہاں تو تمہاری حرکتیں کون سا لڑکیوں سے کم ہیں۔ تم میری جڑواں بہن ہی ہوتے یہ تو مما بابا نے اتنی دعائیں کی ہیں۔۔

اس لیے اللہ نے تمہیں لاسٹ ٹائم پے لڑکا بنا دیا پر۔ جتنی جلدی تم اپلوڈ ہوئے تھے اتنے میں تمھارے اندر لڑکوں

والی خصوصیات ایڈ نہیں ہو سکی۔

اس لئے جیلس ہونے اور دوسروں کی چیزیں خراب کرنے والی عادت تمہاری لڑکیوں والی رہ گئی ہے۔۔

لیزا کی بچی آللہ کرے تم کسی گٹر میں گر جاو اور میں باہر کھڑا ہو کر تمھاری وڈیو بنا کر اپلوڈ کروں گا۔۔

جب انکے شور سے تنگ آ کر گہری سیاہ آدھی بند آدھی کھلی آنکھوں سے اسنے لائٹ اون کی تو سیاہ فانوس سے نکلتی سفید روشنی میں پورا کمرا نہا گیا۔۔

وائٹ اور بلیک کمبینیشن کا کمرا جگمگانے لگا بیڈ کی بیک سائیڈ پر بلیک وال پیپر کی دیوار تھی۔۔

بلیک بیڈ اس پر بچھی آف وائٹ چادر آف وائٹ اور بلیک صوفے آف وائٹ ڈریسنگ ٹیبل اور شیشے کی وال پر لگے بلیک پردے شاید اسے بلیک کلرز زیادہ پسند تھا۔۔

وہ باہر نکلی تو اسکی ناک غصے سے لال ہو رہی تھی۔سیاہ کرلی بال قمر پر لہرا رہے تھے۔ درمیانا قد،صاف رنگت جو نہ تو بہت سفید تھی نہ گندمی۔۔

کیا مسلہ ہے تم دونوں کے ساتھ ہاں کیوں صبح صبح جنگلی جانوروں کی طرح لڑ رہے ہو۔قد دیکھو اپنا اور حرکتیں دیکھو کہتی ہوں مما

کو کہ تم دونوں کو جنگل میں چھوڑ آئیں۔ادھر لڑتے رہنا جتنا دل کرے۔۔

ٹھیک ہے ہم چلے جائیں گے اگر ہمارے ساتھ ایک عدد بندریا بھی چلے جو اس وقت لال پیلی ہو رہی ہے۔۔

یہ لگے آیان کے بال مرحا کر ہاتھ اب بولوں بندریا کس کو بولا ہے۔

بندر ہو گے تم تمھارے نامعلوم بچے اور پھر ان کے بچے۔آئندہ اگر تم نے مجھے بندر یا۔

بولا نہ تو تمہیں گنجہ کر دوں گی مما اپنے معصوم بیٹے کو بچائیں۔۔

اس پر آپ کی دونوں چڑیلیں مل کر تشدد کر رہی ہیں۔کوئی تو بچاؤ مجھ معصوم سے بچے کو۔۔

مسٹر احد نے آکر انہیں الگ کیا۔بس کرو میرے شیر بچو تمھاری مما کو پتا چل گیا تو سب کی بینڈ بجے گی لیز ااور آیان جاؤ تم لوگ ریڈی ہو تمھارے کالج کا ٹائم ہونے والا ہے۔

جی اب بتاؤ میری گڑیا کیوں غصے میں ہے۔یار ڈیڈ صبح صبح ان دونوں نے میری نیند خراب کر دی چلو کوئی بات نہیں اب آٹھ گئی ہو تو ناشتہ ہمارے ساتھ کرو۔۔

آج تو آپکی یونی کی میرٹ لسٹ لگنے والی ہے نہ۔جی آپ فکر نہ کریں میرٹ پہ اڈمیشن ہو جائے گا۔ چلو آپ فریش ہو کے نیچے آجاو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

آفندی ہاؤس میں اس وقت سب ہال میں بیٹھے ہوئے تھے۔۔

مسٹر آفندی کے دو بیٹے تھے۔ بڑا بیٹا ابرار اور چھوٹا صائم تھا۔

وہ اس وقت اپنے چھوٹے خوبرو بیٹے کو دیکھ رہے تھے۔۔

جس کے چہرے پر اس وقت اکتاہٹ تھی سرخ و سفید رنگت؛ بھوری ذہین آنکھیں، لمبا قد بھورے

بال بلاشبہ وہ اپنے خاندان کا خوبصورت لڑکا تھا۔

www.novelsclubb.com

وہ جانتے تھے کہ انکا بیٹا کتنا ضدی اور خود پسند ہے اسے ہارنا پسند نہیں ہے۔۔

اور یہ ساری چیزیں اسکو وراثت میں ملیں تھیں۔جب کے انکا بڑا بیٹا سلجھا ہوا تھا اور اسکا مزاج اپنی ماں پر گیا تھا۔۔

تم نے کہا تھا کہ تم پولیٹکس نہیں پڑھنا چاہتے ہو اور نہ اس میں آنا چاہتے ہو۔۔

تو ٹھیک ہے پر تمہیں بھی میری ایک بات ماننی پڑے گی۔۔

بولیں اگر ٹھیک لگی تو مان لوں گا۔ تم کنگ ایڈورڈ میں میڈیکل کرو گے اور یہ میرا فیصلہ ہے۔۔

ویسے تو مجھ سے کوئی اپنا فیصلہ منوا نہیں سکتا پر ڈیڈ آپ نے میری بات مانی ہے تو میں بھی آپ کی بات مان لیتا ہوں۔۔

آپ جہاں کہیں گے میں ادھر پڑھ لوں گا۔۔

فاطمہ آفندی تو بس اپنے بیٹے کے تیور دیکھ کر افسوس ہی کر رہی تھیں بہت کوشش کے باوجود بھی وہ اسکو ابرار جیسا تحمل مزاج نہیں بنا سکی تھیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

لاہور کے تھانے میں اس وقت ہلچل مچی ہوئی تھی۔۔

www.novelsclubb.com

ہر کوئی اپنے اپنے کام کو ٹھیک کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔

ایس پی محتشم شاہ کو آئے ابھی چار گھنٹے بھی نہیں ہوئے تھے۔۔

کہ وہاں پر موجود ہر شخص بوکھلاہٹ کا شکار تھا۔۔

۔لمبا قد؛سیاہ آنکھیں جن میں اس وقت غصہ جھلک رہا تھا گندمی رنگت اور اس پر جچتی چھوٹی چھوٹی داڑھی۔۔

کل تک مجھے سارے کیسز کی فائلز اپنی ٹیبل پر چاہے۔۔

اگر آج کے بعد میں نے آپ میں سے کسی کو بھی اپنی وردی کے روب میں کسی سے مفت میں کچھ لیتے دیکھا تو وہ اپنی حالت کا ذمہ دار خود ہو گا۔۔۔

آج تک آپ لوگ جو کرتے آئے ہیں میں وہ نہیں جانتا پر آج کے بعد ادھر ایسا نہیں ہو گا۔۔

www.novelsclubb.com

آپ لوگوں کو اپنا چائے پانی ناشتہ جو بھی کرنا ہوتا ہے اپنے پیسوں سے کیا کریں نہ کہ ان مزدور لوگوں سے مفت میں۔۔

ہم لوگ عوام کے محافظ ہیں۔نہ کے لوٹیرے جو ان سے انکی محنت کے پیسے لے کہ کھائیں اور میرے ہوتے ہوئے یہاں پر رشوت جیسا کوئی کام نہیں چلے گا۔۔

یہ بات آپ سب اپنے دماغ میں بیٹھا لیں۔۔

****

وہ کب سے چکر کاٹ رہی تھی۔اسکی سبز آنکھیں اس وقت بے چین لگ رہی تھیں۔جب مسز فاروقی نے اسے پکڑ کر کرسی پہ بیٹھایا۔

www.novelsclubb.com

امثال بیٹا کیوں پریشان ہو رہی ہو دیکھنا اللہ سب بہتر کرے گا۔انشاءاللہ امی پر مجھے ڈر لگ رہا ہے۔جب چھوٹو دوڑتا ہوا آیا پیا پیا آپ کا آیڈ مشن ہو گیا ہے۔دیکھنا اب آپ ڈاکٹر بن کر ابو کا خواب پورا کرو گی۔امثال کی آنکھوں سے آنسوں بہنے لگے

جب مسٹر فاروقی نے اسے گلے لگایا۔بس میرا بچہ اب تو آپ کو خوش ہونا چاہئے پھر یہ آنسوں کیسے۔

نہیں بابا یہ تو خوشی کے آنسوں ہیں۔ابو میں نفل پڑھ کے آتی ہوں۔ہاں بیٹا جاؤ اللہ کا شکر تو سب سے پہلے ادا کرنا

چاہیے-----------------------------------

مسٹر احد کے گھر اس وقت مسٹر ظفر انکے بڑے بھائی انکی بیوی سمینا بیگم اور انکی دونوں بیٹیاں تاشہ اور نتاشہ سب بیٹھے ڈنر کر رہے تھے۔جب مسٹر ظفر نے کہا مبارک ہو آخر تم دونوں دوستوں کا میڈیکل میں ایڈمشن ہو ہی گیا۔

ماننا پڑے گا تم دونوں کی دوستی کو ساتھ پڑھنے اور رہنے کا وعدہ کیا تھا تو اسے پورا بھی کیا۔مرحا بیٹا تمھارا تو سب کو پتہ ہے کہ تم کتابی کیڑا ہو پر نتاشہ کو بھی تم نے اپنے ساتھ رکھ کر میڈیکل پاس کرواہی دیا۔۔

نہیں تایا جی نتاشہ نے اس بار بہت محنت کی تھی تاکہ ہم دونوں ساتھ رہ سکیں۔جی میڈم تمھارے ساتھ جانے کے لئے ہی اتنی محنت کی اب تو خوش ہو نہ تم۔

جی بلکل آخر میری بیسٹی کے بغیر تو میرا دل بھی نہیں لگنا تھا نہ۔جب مسز احد بولیں اللہ تم دونوں کی دوستی کو ایسے ہی سلامت رکھے آمین۔۔

مما فکر نہ کریں ان دونوں کی دوستی کو کچھ نہیں ہونے

والا یہ دونوں تو ہیں ہی ہماری بینڈ بجانے کے لیے۔

تو آیان کے بچے تم بھی تو انسان بن کے رہا کرو نہ۔ہم تو انسان ہی ہیں مستقبل میں آپ دونوں شاید نارمل انسان نہ رہیں۔

کیا مطلب ہے تمہارا۔اوہو آپ دونوں تو اب بھی تھوڑی کھسکی ہوئی ہیں اور باقی میڈیکل کر کے آپ دونوں نے پورا پاگل ہو جانا ہے۔

یہ کہتے ہی آیان وہاں سے ایسے گم ہوا جیسے کوئی جن ہو ورنہ ان دونوں نے اپنے آدھے پاگل پن کا ثبوت دے دینا تھا۔ان دونوں کا چہرہ دیکھ کر سب ہسنے لگے جب کہ تاشہ چہرے پر بیزاریت لیے بیٹھی تھی۔۔

مسٹر احد کی ایک بہن اور ایک بھائی تھا۔ بڑے بھائی ظفر صاحب اور چھوٹی بہن شائستہ۔انکی بہن کے دو بچے تھے بڑا بیٹا آبان اور بیٹی افنان۔انکی بہن لندن میں رہتی تھیں۔انکے ہسبنڈ کی سال پہلے ڈیتھ ہوئی تھی۔اور اب پاکستان میں شفٹ ہونے والی تھیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

لاہور کے ماڈل ٹاؤن کے سب سے خوبصورت ویلا کے

سامنے وہ کھڑا تھا۔یہ محل نما گھر اس علاقے کا سب سے خوبصورت ویلا تھا۔

سفید گیٹ کو عبور کرنے کے بعد گاڑیوں کے لئے لمبی رویش تھی۔اسکے بعد کافی بڑے سفید فوارے سے نکلتا پانی سفید اور مدہم یلو لائٹ میں بہت خوبصورت لگ رہا تھا۔

میلوں پر محیط گارڈن اور اس میں لگے ہر قسم کے پھول آج بھی مہک رہے تھے۔بس نہیں تھے تو اس گھر میں مسکراہٹیں بکھیرنے والے لوگ اب نہیں تھے۔

وہ کچھ خوبصورت اور درد بھری یادوں کو یاد کرتا ہوا مین دروازے سے اندر حال میں داخل ہوا جو آج بھی سفید اور گرے رنگ کے کمبینیشن کی چیزوں سے آراستہ تھا۔

وہ چلتا ہوا اپنی دادی کے پاس آیا جن کو ان کے بچوں کے دکھ نے بوڑھا کر دیا تھا اور انکے ہاتھ چومے شکر اللہ کا آج میرا محتشم اتنے مہینوں بعد گھر لوٹا ہے میری یہ بوڑھی آنکھیں تو اپنے بچوں کا انتظار کر کر کے تھک گئی ہیں۔

www.novelsclubb.com

ایک تم ہو جو اس نوکری کے چکر میں نہ جانے کہاں کہاں گھومتے رہتے ہو اور ایک میرا وہ لاڈلا ہے جسے تم نے پردیس کا کر کے ہی رکھ دیا ہے۔

دادو آپ جانتی تو ہیں نہ آپ کے لاڈلے کا ادھر رہنا ٹھیک نہیں ہے وہ ادھر آئے گا تو سیاست میں پڑ جائے گا اور دادو میں موم ڈیڈ کے بعد اب اسے کھونا نہیں چاہتا ہوں۔

جانتی ہوں بیٹا اس لئے تو میں نے بھی صبر کیا ہوا ہے۔اس سیاست کی وجہ سے تو میں نے اپنے ہستے بستے بچوں کے جنازے اٹھتے دیکھے ہیں۔

اب تم دونوں ہی تو میرا سہارا ہو میں بس تم دونوں کو خوش اور ہستے بستے دیکھنا چاہتی ہوں انشاءاللہ دادو چلو میرا بچہ جاؤ تم جا کے فریش ہو جا میں رضیا سے کہتی ہوں تمھاری پسند کا کھانا بنائے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

فاروقی صاحب اور ان کے گھر والے اس وقت اپنی سبز آنکھوں والی گڑیا کو ٹرین پر چھوڑنے کے لیے آئے تھے۔بیٹا اپنا خیال رکھنا لاہور کے اسٹیشن پر خان بابا آپ کو لینے آجائیں گے اور دل لگا کر پڑھنا اور وہاں پہنچ کر مجھے فون کر دینا۔

جی بابا آپ فکر مت کریں بس آپ اپنی طبعیت کا خیال رکھا کریں

۔چلو بیٹا تمھاری گاڑی کے جانے کا وقت ہونے والا ہے وہ باری باری سب سے ملی اور سب کو خدا حافظ کہا وہ سب سے پہلی بار دور جا رہی تھی۔پر اس وقت وہ رو کر کمزور نہیں پڑنا چاہتی تھی۔

جب گاڑی چلنا شروع ہوئی تو اسے لگا کہ جیسے اسکی زندگی کا نیا سفر شروع ہونے والا ہے اور یہ نیا سفر اس کے لیے خوشیاں یا غم کیا لانے والا تھا یہ تو رب ہی جانے۔

لمبے سفر کے بعد جب اس نے لاہور کے ریلوے اسٹیشن پر قدم رکھا تو لوگوں کی بھاگ دوڑ جاری تھی۔

ہر کوئی جلدی جلدی اپنی منزل کی طرف بھاگ رہا تھا اور اسے دور سے خان بابا نظر آ گئے ارے امثال بٹیا کیسی ہو۔خان بابا میں ٹھیک ہوں آپ کیسے ہیں۔

اللہ کا شکر ہے بیٹا میں بھی ٹھیک ہوں آؤ چلیں۔جب وہ ٹیکسی میں بیٹھی اور اپنے سفر کی طرف جانے لگی تو اسے وہ ساری باتیں بالکل سچ لگ رہی تھیں جو اس نے لاہور کے بارے میں سنی تھیں۔

وہ بہاولپور سے آئی تھی۔ جہاں سکون تھا اور سڑکوں پر رش کم ہوتا تھا۔ جب کے یہاں اسکے برعکس بھیڑ اور شور تھا رات کے اس پہر انارکلی بازار میں لوگوں کی پر جوش آوازیں سنائی دے رہیں تھیں۔

بھیڑ سے نکل کر ٹیکسی اب قدرے پر سکون جگہ پر رکی تھی۔ جب خان بابا باہر نکلے اور وہ بھی ان کے ساتھ باہر نکلی۔ خان بابا اسے لیے اس کالے گیٹ سے اندر داخل ہوئے اور اسے ایسے محسوس ہوا جیسے وہ پر سکون جگہ پر آ گی ہو وہاں مکمل خاموشی تھی۔

سرخ اینٹوں سے بنی وہ سڑک اور اس کے ارد گرد لگے درختوں سے گزر کر اب وہ سرخ اینٹوں والی چھوٹی سی عمارت کے سامنے تھی۔

www.novelsclubb.com

یہ پرانی عمارت انگریزوں کے طرز کے مطابق بنی ہوئی تھی۔ جب وہ اندر حال میں آئی تو ایک نفیس سی عورت اس کے سامنے آئیں جن کا چہرہ سفید حجاب میں لپٹا ہوا تھا۔

انکی نیلی آنکھوں میں ناجانے کون سی چمک تھی جو اسے انکی طرف متوجہ کر رہی تھی اور اس نے بے ساختہ ان کو اسلام علیکم کہا۔

واعلیکم اسلام بیٹا آؤ بیٹھو نام کیا ہے تمھارا۔جی امثال بہت پیارا نام ہے۔فجر بٹیا یہ میری پوتی ہے میرے بھتیجے کی بیٹی ہے ادھر پڑھنے آئی ہے۔

خان بابا آپ فکر نہ کریں یہ یہاں آرام سے رہ سکتی ہے اور اسکے آنے سے مجھے بھی کمپنی مل جائے گی۔امثال تو بس انکو ہی دیکھے جا رہی تھی سرخ و سفید رنگت پاکیزہ چہرہ اور انکا بولنے کا انداز انتہائی خوبصورت تھا۔

بیٹا آپ فریش ہو جائیں میں کھانا لاتی ہوں پھر آپ ریسٹ کرنا جی

آنٹی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

رات کے اندھیرے میں وہ دونوں دبے پاؤں ایک کمرے میں داخل ہوئیں اور اپنے ٹارگٹ کے پاس پہنچیں۔

آج انکی قربانی ہمارے ہاتھوں سے ہونی ہے۔پاٹنر اوزار دو۔یہ لو ایک نے اللہ اکبر کہا اور ان سب کو مولی گاجر کی طرح کاٹنا شروع کر دیا اور دوسری نے ان بے جان لاشوں کو ٹھکانے لگا دیا۔

سارے ثبوت مٹا کے وہ دونوں کمرے سے باہر نکلیں اور جا کے اپنے کمرے میں سو گئیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

مسز آفندی کب سے لاؤنج میں بیٹھی صائم کا انتظار کر رہی تھی۔جب وہ نشے میں لڑکھڑاتا ہوا اندر داخل ہوا۔

صائم کہاں تھے تم اور آج پھر تم یہ حرام چیز پی کے آئے ہو۔اہ کم اون مام میں کوئی چھوٹا بچہ نہیں ہوں سب جانتا ہوں کیا ٹھیک ہے اور کیا نہیں اور آپ ادھر بیٹھی مت رہا کریں مجھے چڑ ہوتی ہے۔

ان سب چیزوں سے میں روم میں جا رہا ہوں صبح مجھے یونی کے ٹائم پہ اٹھا دینا آپ۔

اور مسز آفندی نم آنکھوں سے بس اسے جاتا ہوا دیکھتی

رہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اس کے کانوں میں کسی کی خوبصورت آواز گونج رہی تھی۔جب اسنے نے آنکھیں کھولیں تو اسے یہ کمرہ اجنبی لگا پر جب تھوڑی دیر بعد دماغ بیدار ہوا تو اسے یاد آیا کے وہ اپنے گھر نہیں بلکہ کسی اور کے گھر ہے۔

اسے وہ آواز اب بھی آرہی تھی۔وہ باہر آئی تو دیکھا فجر آنٹی قرآن پاک کی تلاوت کر رہیں تھیں۔انکی آواز میں اک جذب تھا اور وہ آواز انتہائی بھلی محسوس ہو رہی تھی۔لاؤنج میں اس وقت سفید لائٹ اون تھی پر یہ اتنی روشنی آیک لائٹ کی تو نہیں تھی۔

www.novelsclubb.com

اسے تو یہ روشنی کسی نور کی طرح محسوس ہو رہی تھی۔۔جو آسمان سے سیدھا اس گھر میں داخل ہو رہا تھا اور ہوتا بھی کیوں نہ یہ تو نور تھا اللہ کی روشن کتاب کا وہ اس وقت سورت الطارق کی تلاوت کر رہی تھیں۔

وہ جا کے انکے پاس بیٹھی اور انہیں سننے لگی جب انہوں نے تلاوت کر کے قرآن مجید بند کیا۔

تو اس نے ان سے وہ سوال پوچھنا چاہا جو ایک بار سورت الطارق پڑھ کر اسکے دماغ میں آیا تھا۔ آنٹی اس سورت میں تو اللہ تعالیٰ یہ بتاتے ہیں کے ان کے فرشتے مقرر ہیں جو انسان پر نظر رکھے ہوئے ہیں پر ادھر ستارے کا بھی ذکر ہے وہ کیوں ہے۔

تو اسنے دیکھا کہ انکے چہرے پر جو چھوٹی سی مسکان آئی تھی ان کو اور بھی خوبصورت بنا رہی تھی۔ بیٹا سورت طارق کا نام اسکے ترجمے پر رکھا گیا ہے اور اسکی پہلی دو آیتوں میں اس بات کو سمجھایا گیا ہے۔

طارق کا مطلب ہوتا ہے چمکتا ہوا ستارہ۔ ستارہ رات کو نظر آتا ہے اس لئے اسکی قسم کھا کر کہا گیا ہے۔ کہ کوئی انسان ایسا نہیں جس پر کوئی نگران مقرر نہ ہو؛ ستارے کی قسم کا بظاہر مقصد یہ ہے کہ جس طرح ستارے آسمان پر دنیا کی ہر جگہ نظر آتے ہیں

اور دنیا کی ہر چیز انکے سامنے ہوتی ہے اسی طرح اللہ تعالیٰ خود بھی ہر انسان کے ہر فعل کی نگرانی کرتا ہے اور اسکے فرشتے بھی۔

پر آنٹی ادھر رات کا ہی ذکر کیوں کیا گیا ہے؟ بیٹا دن روشن ہوتا ہے اور ہم بہت سے کام دن کی روشنی میں لوگوں کے ڈر سے نہیں کرتے ہیں۔

جب کے رات اندھیری ہوتی ہے اس سیاہ رات میں بہت سے سیاہ کام بھی ہوتے ہیں۔

جب ہمیں لوگوں کا ڈر نہیں ہوتا پر ہمارا رب ہمیں دیکھ رہا ہے۔اس بات کو ہم بھول جاتے ہیں اور اسی رات کی سیاہی میں کچھ لوگ اپنے رب کی طرف متوجہ ہوتے ہیں۔

www.novelsclubb.com

اس اکیلے پن میں وہ اپنے رب سے ہمکلام ہوتے ہیں اور یہ اندھیرا ان کے لیے اس روشن ستارے کی طرح نور بن جاتا ہے۔

جو رات کی سیاہی میں آسمان پر چمکتا ہے اور یہ نور آخرت میں انکے ساتھ ہو گا۔اب سمجھ آگیا مجھے اس لیے آپ کے چہرے پر اور اس گھر پر وہ نور مجھے محسوس ہو رہا ہے۔

بیٹا یہ نور بھی انھی کو محسوس ہوتا ہے جن کا دل صاف ہوتا ہے۔اتنے میں فجر کی آذان ہونا شروع ہو گئی چلو بیٹا آپ بھی نماز پڑھ لو میں بھی پڑھتی ہوں۔جی آنٹی ٹھیک ہے۔جب وہ کمرے میں آئی تو وہ بہت خوش تھی کہ وہ ایسی جگہ پر ہے جہاں وہ بہت کچھ سیکھے گی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

سیاہ اور سفید ٹائلوں والے بنگلے کی براؤن اور بلیک ڈائنگ ٹیبل پر اس وقت پراٹھوں کی اشتہا انگیز خوشبو تھی۔

www.novelsclubb.com

جب وہ بلیک جینز پر ڈارک براؤن ٹوپ پہنے اپنے کرلی بالوں کو کھلا چھوڑے آ کے اپنی چیئر پر بیٹھ گئی۔

اور اسکے ساتھ سفید رنگت اور بھورے سلکی بالوں والی لڑکی جس نے بلیو جینز پر وائٹ شرٹ پہن رکھی تھی۔وہ بھی بیٹھی۔دونوں کی آنکھوں میں اس وقت شرارت تھی۔جب مسز احد نے سب کو ناشتہ کرنے کو کہا ارے مرحانتاشہ بیٹا تم لوگ آج جلدی ریڈی ہو گئی ہو۔

جی مما آج یونی کا پہلا دن ہے تو ہم جلدی جا رہے ہیں۔جب اتنے میں لیزا شور مچاتی ہوئی آئی۔

مما مما آپ کے بیٹے کی زلفوں کا کسی نے بے رحمی سے قتل کر دیا ہے اور آپ کا بیٹا اس غم میں پانی کی ندیاں بہا رہا ہے۔

کیا کہہ رہی ہو لیزا مجھے کچھ سمجھ نہیں آ رہا ہے وہ دیکھیں مما وہ آ گیا۔جب آیان کو دیکھتے ہی سب کی ہنسی چھوٹ گئی۔

اسکے بال اس وقت عجیب ہی نقشہ پیش کر رہے تھے۔ہر طرف سے اونچے نیچے بال کاٹے ہوئے تھے۔

۔جب مرحابولی آیان کیاہوایہ تمہیں پر کٹا کبوتر بننے کا شوق کب سے ہو گیا ہے۔

قسم سے اس وقت تم کسی جوکر سے کم نہیں لگ رہے ہو۔

یہ سب آپ دونوں نے کیا ہے نہ جانتا ہوں۔ارے ہم کیوں ایسا کریں گے۔ہمارا کیا فائدہ۔

اچھا مما ہم چلتے ہیں بائے مما بائے ڈیڈ۔

مما میں بتا رہا ہوں یہ سب ان دونوں نے ہی کیا ہے۔اوہو بیٹا وہ دونوں تو چلی گئی ہیں۔اب تم چپ چاپ بیٹھ کر ناشتہ کرو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ بلیک ٹراؤزر پر اورنج فراک پہنے سر پر بلیک حجاب پہنے سرخ اینٹوں والے گھر سے خان بابا کے ساتھ یونی جانے کے لیے نکلنے لگی۔

www.novelsclubb.com

تو فجر نے اس پر کچھ پڑھ کر پھونکا اور دعا دی۔ یہ سب دیکھ کر اسکی آنکھیں بھیگنے لگیں نہیں بیٹا رونا نہیں آپکی امی نہیں ہیں تو کیا ہوا آپکی آنٹی تو ہیں چلو جاو شاباش تمہیں دیر ہو جائے گی۔

وہ خان بابا کے ساتھ چلتے ہوئے جب انار کلی بازار سے گزری تو رات کی نسبت اب یہاں خاموشی تھی۔ جب خان بابا کے ساتھ پیدل چلتے ہوئے وہ گینگ ایڈورڈ میڈیکل یونیورسٹی کے سامنے پہنچی۔ چلو بیٹا یہاں سے آگے آپ خود جاؤ اب میں چلتا ہو جی بابا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

بلیک جینز اور ریڈ شرٹ پہنے چہرے پہ بیزاری لیے وہ آپنی کار سے نکلا۔ جب اس نے فون پر کسی سے بات کی۔

www.novelsclubb.com

کہاں ہو تم لوگ میں پارکنگ میں آگیا ہوں۔ اچھا ٹھیک ہے میں آتا ہوں۔

وہ تینوں ایک ساتھ اس سفید عمارت کے گیٹ سے داخل ہوئے۔اپنے ساتھ بہت سے خواب لیے یہ یونیورسٹی بھی انگریزوں کا دیا ہوا ایک تحفہ تھا۔جو پاکستان کے میڈیکل کرنے والے اسٹوڈنٹس کے لیے ایک خواب کی حیثیت رکھتی ہے۔

اس وقت اس بھوری آنکھوں والے لڑکے کی آنکھوں میں غرور تھا۔جب کے اس کانچ کی سبز آنکھوں والی لڑکی کی آنکھوں میں سکون تھا۔

جب کے ان دونوں کے برعکس ان کالی سیاہ آنکھوں میں اعتماد تھا۔دوسروں کو فتح کرنے والی چمک تھی۔وہ تینوں نہیں جانتے تھے اب یہاں سے انکی زندگی بدلنے والی ہے۔کسی کو دکھ کسی کو خوشی تو کسی کو دھوکہ کسی سے کوئی بچھڑنے تو کسی کو کوئی ملنے والا ہے۔وہ سب انجان تھے کہ آگے انکی زندگی کس طرح سے پلٹا کھانے والی ہے۔مرحا؛صائم اور امثال ایک ساتھ اندر داخل ہوئے۔

اس وقت بہت سے چہروں پر خوشی تھی تو کچھ کے چہروں پر پریشانی تھی۔مرحا یار وہ دیکھ۔کیا ہے۔

www.novelsclubb.com

ادھر دیکھ وہ بیچارا سئینرز کے ہتھے لگا ہوا ہے۔جب اس نے دیکھا تو چار لڑکے مل کر ایک لڑکے کو پریشان کر رہے تھے۔

ہاں تو پہلا دن ہے آج تمہارا چلو مرغا بنو۔

جی جی سر وہ مرغا تو بننا نہیں آتا ہے۔تو پھر کیا بننا آتا ہے۔سر جہاز بننا آتا ہے وہ بن جاؤں۔ٹھیک ہے بنو۔

تو اسنے اپنے دونوں ہاتوں کو سیدھا کیا۔ہن ہن ہن جہاز سٹارٹ کر کے بھاگنا مطلب اڑنا شروع ہو گیا۔

مر حا اب ہمارا کیا ہو گا۔اب ہمیں ڈیپارٹمنٹ کا پتا کیسے چلے گا۔فکر مت کرو اسکا حل میں پہلے ہی کر کے آئی ہوں۔

www.novelsclubb.com

یہ رہا یونیورسٹی کا میپ چلو پہلے نوٹس بورڈ پر چل کے دیکھتے ہیں۔جب وہ دونوں جانے لگیں تو انہیں کسی نے آواز دی۔۔

.Excuse me. Yes

I am Amsal today is my first day.Can I go

.with you. Yah sure come

آج تو ہماری کوئی کلاس نہیں بلکہ اناٹومی ڈیپارٹمنٹ میں اؤتھ ہے۔ابھی کافی ٹائم ہے اس میں چلو اتنے میں یونی دیکھ لیتے ہیں۔

جب چلتے ہوئے مرحا کی کسی سے زور سے ٹکر ہوئی۔ڈیم اٹ آندھی ہو کیا دیکھ کر نہیں چل سکتی۔مرحا نے ریڈ شرٹ اور براؤن آنکھوں والے لڑکے کو دیکھا۔ہیلو مسٹر آئی تھینک آنکھوں کی جگہ بٹن آپ نے لگا رکھے ہیں۔

جب ہی نہ تو آپ صرف غلط راستے سے آرہے ہیں۔بلکہ آپ کو تین تین لڑکیاں بھی آتی ہوئی نظر نہیں آئیں۔نیکسٹ ٹائم کسی کو آندھی بولنے سے پہلے اپنے بٹنوں کو اتار کر آنکھیں لگا لیجیے گا اب ہٹیے راستہ دیں۔

تمہیں تو میں بعد میں دیکھتا ہوں ابھی میں جلدی میں ہوں یہ کہتا وہ چلا گیا۔

یار مرحا تمہیں پتا بھی ہے یہ سیاست دان آفندی خان کا بیٹا ہے اور ان کے بھائی کے لئے تاشہ آپی کا رشتہ آیا ہوا ہے۔ تم نے اسے ہی سنا دی۔

ہاں تو میں کیا کرو۔ چھوڑوا سے ڈیپارٹمنٹ چلتے ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ اس وقت تھانے میں بیٹھا کیس کی فائل پڑھ رہا تھا۔ جب انسپیکٹر راشد اسکے کمرے میں آیا۔ سر یہ ڈرگز کیسز کی ساری فائلز ہیں جو آپ نے مانگی تھی۔

اور سر اسکے مطابق اسی فیصد یونیورسٹیز اور کالجز کے لڑکے لڑکیاں زیادہ تر ڈرگز لینے لگے ہیں۔ ہمم مجھے کچھ ایماندار پولیس والوں کی ضرورت ہے۔ تمہیں ایسے پولیس والے ڈھونڈنے ہیں۔

www.novelsclubb.com

پھر میں ٹیم سلیکٹ کر کے آگے کا پلین تم سب کو سمجھاتا ہوں۔ یس سر کل تک سب ہو جائے گا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اناٹومی ڈیپارٹمنٹ کے حال روم میں اس وقت میڈیکل فرسٹ ائیر کے سب اسٹوڈینٹس موجود تھے۔جب ڈاکٹر جاوید اقبال روم میں آئے۔

اسلام علیکم کیسے ہیں آپ سب۔وعلیکم اسلام سر۔ٹھیک سر۔کیسا محسوس کر رہے ہیں آپ۔اکساٹینگ۔

آپ سب کا آج پہلا دن ہے اور یہ اوتھ آج اس لیے رکھی گئی ہے کیونکہ آج سے آپ سب ہیومن بوڈی کے ساتھ ڈیل کرنے اور اسکے بارے میں سیکھنے والے ہیں۔

انسان اس دنیا کی سب سے خوبصورت تخلیق ہے جسے اس کائنات کے سب سے بڑے تخلیق کرنے والے نے بنایا ہے۔

www.novelsclubb.com

ایک مصور کی بنائی گئی تصویر میں اگر ہم تھوڑی سی بھی تبدیلی کریں تو اسے دکھ ہوتا ہے اور ہم اس اللہ سبحانہ تعالیٰ کی بنائی ہوئی تخلیق میں بڑی بڑی تبدیلیاں کرتے

رہتے ہیں کبھی کسی کی کڈنی نکال رہے ہوتے ہیں تو کبھی تھائیرائیڈ گلینڈ چینج کر رہے ہوتے ہیں۔

ایک موٹر مکینک بھی ایک آپریٹر ہی ہے بس وہ گاڑیوں کو آپریٹ کرتا ہے اگر بن گئی تو ٹھیک نہ بنی تو اسے پھینک دو پر اس میں اور ایک ڈاکٹر میں فرق ہے۔

ہم انسان کو آپریٹ کرتے ہیں ہماری ذمہ داری اس سے کہیں زیادہ ہوتی ہے۔ کیونکہ اس گاڑی کی کوئی بیوی نہیں ہوتی جو بیوہ ہو جائے گی۔ نہ آسکے کے بچے ہوتے ہیں۔ جو اس کے بغیر بے سہارا ہو جائیں گے۔ نہ آسکے والدین ہوتے ہیں۔

جن کی بوڑھی آنکھوں کی وہ ٹھنڈک ہو۔ جب ہم ایک انسان کو آپریٹ کر رہے ہوتے ہیں تو وہ اکیلا انسان نہیں ہوتا بلکہ اس سے وابستہ بہت سے لوگ ہوتے ہیں جن کے لیے اسکی زندگی بہت اہم ہوتی ہے۔ اس لیے ہماری ذمہ داری اس مکینک سے کہیں زیادہ ہے۔

اگر ہماری تھوڑی سی لاپرواہی سے کسی کی جان چلی جائے تو ہماری وجہ سے وہ ایک انسان نہیں مرتا بلکہ اس سے وابستہ بہت سے لوگوں کی امیدیں انکا سہارا چھین لیتے ہیں ہم۔

آج آپ میرے ساتھ ادھر جو اوتھ لیں گے وہ آپ کو آپکی ذمہ داری کا احساس دلائے گی۔جب بھی آپ سب کسی ہیومن بوڈی کو ڈیل کریں گے۔

اس وقت کمرے میں مکمل خاموشی تھی شاید اب ان سب کو احساس ہوا تھا کہ وہ آج سے کتنی بڑی ذمہ داری لینے جا رہے ہیں۔

اب جو الفاظ میں پڑھوں گا آپ سب اسے دھرائیں گے۔میں فرسٹ ائیر ایم بی بی ایس اللہ سبحانہ وتعالیٰ کو حاضر وناظر جان کر یہ قسم کھاتا ہوں کہ جب بھی میں کسی انسانی زندگی کو آپریٹ یا ڈیل کرونگا تو اپنے دماغ کو حاضر رکھ کر ہر وہ ممکن کوشش کروں گا۔

جو اس انسان کی جان بچا سکے۔ میں اپنے پیشے کے ساتھ دیانتدار رہوں گا، مخلوقِ انسان کی خدمت کروں گا، ایک ہیومن بوڈی کے راز کی حفاظت کروں گا اور اپنے فرض کو بخوبی احسن طریقے سے نبھاؤں گا۔

چلیں اسٹوڈینٹس اب کل سے آپ سب کی پڑھائی سٹارٹ ہو گی۔ آپ سب نے دل لگا کر پڑھنا ہے اور آپ میں کسی کو بھی کوئی بھی پرابلم ہو تو آپ بے جھجک ہم سے بات کر سکتے ہیں۔ ہم آپ کے مسلے کو حل کرنے کی پوری کوشش کریں گے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

مرحا اب گھر چلتے ہیں۔ باقی سب کل دیکھ لیں گے ویسے بھی بازار میں رش ہو جائے گا۔ ہمم ٹھیک ہے چلو اوکے امثال اب ہم چلتے ہیں۔ آپ رو کو گی کے چلو گی۔

www.novelsclubb.com

نہیں میں بھی اب چلتی ہوں۔ آپ سے مل کے اچھا لگا۔ یہ تو ہے مرحا سے مل کے سب کو اچھا لگتا ہے۔ چلیں پھر کل ملتے ہیں بائے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

امثال جب گھر جانے لگی تو صبح کی نسبت اب بازار میں شور تھا۔وہ صبح کی خاموشی کہیں کھو گئی تھی۔

جب وہ گھر پہنچی تو اسنے اب دیکھا تھا کہ سڑک کے ارد گرد بنے درختوں کے پیچے کافی بڑا میدان تھا۔

جو سبز گھاس سے ڈھکا ہوا تھا اور اس میں لگے درخت۔

ان سب درختوں پر پھول لگے تھے۔

ان پھولوں کو دیکھتے نا جانے اسے وہ کالی آنکھوں والی لڑکی کیوں یاد آئی۔وہ اسے اچھی لگی تھی۔جب کے وہ ماڈرن تھی اور امثال سادہ سی لڑکی اسے اسکا ماڈرن ہونا تو اٹریکٹ نہیں کر رہا تھا۔تو پھر کیا تھا جو اسے وہ لڑکی اچھی لگی تھی۔

یہ بات اسے سمجھ نہیں آرہی تھی۔اور شاید اسے ابھی سمجھ آنی بھی نہیں تھی کیونکہ یہ بات تو مرحا خود بھی نہیں جانتی تھی۔کہ وہ کیا ہے اور زندگی آگے اسے کیا بنانے والی ہے

رات کی خاموشی میں چھوٹے چھوٹے ٹمٹماتے تاروں کے درمیان وہ چاند کو دیکھ رہی تھی۔

چاند کی چاندنی ہر شے سمیت اسکی گہری سیاہ آنکھوں کو بھی چمکا رہی تھی۔

چھوٹے چھوٹے سیاہ فواروں سے وائٹ فاؤنٹین کی روشنی میں نکلتا پانی اسے ایسا لگ رہا تھا جیسے سفید موتیوں کے قطرے ہوں۔

سبز گھاس پر ننگے پاؤں چلتے پھولوں کی خوشبو چاند کی چاندنی گرتے ہو سفید پانی کے قطرے یہ سب چیزیں اسے اپنے سحر میں جکڑ رہی تھیں۔

نہ جانے کیا تھا اس چاند میں جو وہ ہر روز اسے تکا کرتی تھی۔

یہ چاند یہ ماحول اسے اچھا لگتا تھا۔ جو اسے ہلکا کر دیتا تھا۔ وہ ہر وقت بولنے والی لڑکی جب چاند کو دیکھتی تھی تو بس اسکی خاموشی کو محسوس کرتی تھی۔

اپنے آپ سے اسنے بہت بار یہ سوال پوچھا تھا۔ کہ کیوں وہ اس چاند کو دیکھتی ہے، کیوں اس خاموشی کو محسوس کر کے اسے سکون ملتا ہے پر اس سوال کا جواب اسے کبھی خود سے نہیں ملا تھا۔

پر وہ نہیں جانتی تھی کہ یہاں سے دور رہتے اس شخص کا دوست تھا یہ چاند جب وہ اس چاند کو اپنا آپ سناتا تھا۔ تب وہ خاموشی سے اس چاند کو محسوس کیا کرتی تھی۔

شاید یہ چاند میلوں دور رہتے دو لوگوں کو باندھ رہا تھا۔

وہ اس سب میں اتنا کھوئی ہوئی تھی۔

www.novelsclubb.com

کہ اسے پیچھے سے آتے ان دو قدموں کی آواز ہی سنائی نہ دی اور آیان نے لیا اپنا صبح کا بدلا اور مرحا کو ٹھنڈے پانی میں نہلا دیا۔

سیلاب آگیا سیلاب آگیا۔

اوہیلو میڈم نکل آؤ اپنی خیالی دنیا سے کوئی سیلاب نہیں آیا صرف ایک بالٹی پانی ہی آیا ہے تم پر۔

آیان کے بچے یہ تم نے کیا ہے نہ تمہیں تو میں چھوڑوں گی نہیں۔

مس مرحا دا جنگلی بلی مت چھوڑنا پر پہلے میرے بچوں کو پکڑ تو لو پر ایک بات مجھے سمجھ نہیں آتی یہ میرے بچے تمہیں نظر کہاں سے آتے ہیں۔

جب کے مجھے تو آج تک میرے بچوں کا پتہ ہی نہیں پر کوئی بات نہیں تمہیں میرے بچوں کا اتنا ہی شوق ہے تو کوئی بات نہیں میں تمھارے لیے جلدی شادی کرنے کی قربانی بھی دے سکتا ہوں تم مما سے بات کر لینا۔

بلکل بات تو میں ضرور کروں گی مما سے کہ تم پاگل ہو گئے ہو تمہیں پاگل خانے چھوڑ آئیں۔

یہ تو وہی بات ہوئی الٹا چور کوتوال کو ڈانٹے آدھی رات کو

بالوں کو کھلا چھوڑ کے چلے تم کاٹ رہی ہو اور پاگل مجھے کہتی ہو ویسے تم نے کتنے بھوتوں کو قابو کر لیا ہے اب تک کہیں تم جو ٹاپ کرتی ہو اپنے بھوتوں سے کہ کر پہلے پیپر کا پتہ تو نہیں کرواتی ہو۔

تم نے تو جانا نہیں ہے تم نہ الو بن کے ادھر گھومتے رہو میں جا رہی ہوں۔-------------------------------------

وہ اس وقت اپنے دوستوں کے ساتھ کلب میں بیٹھا باتیں کر رہا تھا۔

اسکی آنکھوں کے سامنے وہ چہرہ آ رہا تھا۔

آج تک سب لڑکیاں اسکے پیچھے آتی تھیں اور آج اس لڑکی نے اسے باتیں سنادی تھیں۔

جب اسکے دوست نے اسے آواز دی صائم یار کیا ہوا کیا سوچ رہا ہے۔ نہیں کچھ نہیں

۔

لگتا ہے آج کلب میں رونق نہیں ہے۔تجھے اب ان لڑکیوں میں رونق کہاں نظر آئے گی تجھے تو خاص لڑکیاں پسند آتی ہیں۔صائم آفندی کو خاص لوگ اور قیمتی چیزیں ہی پسند آتی ہیں۔

عام چیزوں پر دل ہارنا میری عادت نہیں۔ چلو چلتے ہیں میرا اب ادھر دل نہیں لگ رہا ہے۔

www.novelsclubb.com

کہیں پہلے ہی دن یونی میں کسی کو دل تو نہیں دے آئے ہو۔ میں دل دینے والوں میں سے نہیں لینے والوں میں سے ہوں یہ دل دے کر کسی ایک کا ہو کر رہنا میرے

بس کی بات نہیں مجھے چیزیں بدلنے کی عادت ہے ایک ہی چیز سے میں بور ہو جاتا ہوں۔

چلو میں جا رہا ہوں بائے۔۔

سیاہ آنکھوں میں سنجیدگی لیے وہ اس وقت اپنی ٹیم کو انسٹرکشنز دے رہا تھا۔

میں نے سارا کیس دیکھ لیا ہے اسد تم آج سے اپنے ساتھ دو اور لوگ لو میڈیکل کالجز کے باہر نظر رکھو اور اندر کی معلومات لینے کی پوری کوشش کرو۔

ان سارے کیسز کے مطابق زیادہ تر ڈرگز میڈیکل کے اسٹوڈینٹس اور وہاں کے آس پاس کے علاقوں میں لوگ کرتے ہیں۔

اور مجھے پورا یقین ہے یہ ڈرگز مافیہ ہمیں میڈیکل کالجز یا انکے آس پاس کے علاقوں میں ملے گا۔

یس سر میں آج سے ہی کام شروع کرتا ہوں۔ ہمم ٹھیک ہے اب تم لوگ جا سکتے ہو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ پٹیالہ گراؤنڈ میں کھڑی بلیک کھولے ٹراؤزر کے ساتھ وائٹ شارٹ شرٹ پہنے گلے میں بلیک سٹولر ڈالے کب سے نتاشہ کا انتظار کر رہی تھی۔

جب پیچھے سے کسی نے میٹھی سی آواز میں اسے اسلام علیکم کہا۔

وہ پیچھے مڑی تو امثال نے اس کے سامنے ہاتھ بڑھایا وا علیکم السلام کہ کر اسنے اسکا ہاتھ تھام لیا۔

مرحا کیسی ہو آپ۔

میں ٹھیک ہوں آپ کیسی ہو۔

میں بھی بلکل ٹھیک ہوں۔

مرحا کیا ہم دوست بن سکتے ہیں۔

www.novelsclubb.com

مرحانے دیکھا دوستی کا پوچھتے سبز آنکھوں میں اشتیاق تھا اسے امثال کیوٹ سی لگی اس وقت اور اسنے ہاتھ بڑھا کر اس سے دوستی کر لی۔

ٹھیک ہے آج سے ہم دوست ہیں۔ چلو میری نئی دوست کلاس میں چلتے ہیں نتاشہ تو لگتا ہے ایک لیکچرر مس کر کے ہی آئے گی۔

تو امثال نے کہا اب ہم دوست ہیں تو ہمارے درمیان نو سوری نو تھینکس اور نو آپ اوکے۔

اوکے میڈم ڈن۔

جب وہ کلاس میں آئی تو اسے وہ کل والا بد تمیز لڑکا نظر آیا وہ اسے اگنور کرتی فرنٹ لائن کی چیئر پر بیٹھ گئی۔

www.novelsclubb.com

پتہ نہیں کیوں اسے اس لڑکے کو دیکھ کر عجیب سے چڑ ہو رہی تھی۔ اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا وہ کہیں کا شہزادہ تو تھا نہیں جو ساری لڑکیاں اسے دیکھے جا رہی تھیں۔

لڑکیوں کی نظر تو اس سے تب ہٹی جب کلاس میں سر اینٹر ہوئے۔

پورے لیکچر میں اسے ایسا محسوس ہوا جیسے اسے کوئی دیکھ رہا ہے پر جب وہ سر اٹھا کر دیکھتی تو سب پڑھ رہے ہوتے کلاس ختم ہوتے ہی وہ باہر آئی۔

مرحا کیا ہوا تم ٹھیک ہو۔

ہاں میں ٹھیک ہوں امثال تم کہاں سے ہو۔

میں بہاولپور سے ہوں اور لاہور فرسٹ ٹائم آئی ہوں۔

تو تمہیں کیسا لگا لاہور۔

ابھی تک تو میں نے دیکھا ہی نہیں ہے۔

www.novelsclubb.com

دونٹ وری اب تم میری دوست ہو تو تمہیں پورا لاہور دیکھانے کی زمہ داری میری ہے۔

تم اور نتاشہ دوست ہو۔

نتاشہ میری بیسٹ فرینڈ بھی ہے اور کزن بھی۔

باتوں باتوں میں جب وہ کینٹین پہنچی تو اسکی آنکھیں کھلی کی کھلی رہ گئی نتاشہ میڈم اس بد تمیز لڑکے سے بڑے مزے سے باتیں کر رہی تھی۔

وہ انہیں اگنور کرتی وہاں سے جانے لگی تو نتاشہ نے اسے آواز دی مرحاان سے ملو یہ صائم آفندی ہیں تاشہ آپی کے ہونے والے دیور آج ہی بابا نے رشتے کے لیے ہاں کی ہے۔

اور صائم یہ مرحا ہے میری کزن۔

وہ بلیو جینز اور وائٹ شرٹ میں سب لڑکیوں کا دل دھڑکا رہا تھا پر مرحا کو وہ اس وقت بلکل بندر لگ رہا ہے۔

www.novelsclubb.com

ہیلو مس مرحاب تو آپ سے ملنا ہوتا رہے گا۔

ہائے۔

نتاشہ میں جا رہی ہوں مجھے کچھ کام ہے تمہاری باتیں ختم ہو جائیں تو آ جانا۔

یہ کہتے ہی وہ واک آؤٹ کر گئی اور صائم کی بھوری آنکھوں نے دور تک اسکا پیچھا کیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

بلیک جینز بلیک شرٹ اور ساتھ بلیک ہی کوٹ پہنے اپنے کالے سیاہ سلکی بالوں کو سیٹ کئے جب اس نے پاکستان ائیر ریپورٹ پر قدم رکھا تو اسکی نیلی آنکھوں میں سرخی تھی۔

نہیں کرتی وہ تم سے پیار تمہاری خالہ ایک بد کردار عورت ہے جا چکی ہے وہ ادھر سے؛ مما بابا پلیز آپ آج مت جاؤ نہ آج ہم نے گھومنے جانا تھا نہ بیٹا ہم جب واپس آئیں گے تو پھر چلیں گے ابھی ہمیں جانے دو؛ میت اٹھانی ہے جنازے کا ٹائم ہو گیا ہے؛ میرا بیٹا بھی بابا کی طرح اچھا پولیٹیشن بنے گا اور اپنے لوگوں اور ملک کو فائیدہ دے گا اور نہ جانے کتنی ہی آوازیں اس کے کانوں میں گونج رہی تھیں اور ان آوازوں کے ساتھ ساتھ اسکے نقوش پر سختی چھا رہی تھی۔

اسکا سرخ و سفید، رنگ نیلی آنکھیں، چہرے پر چھائی سختی نہ جانے کتنے لوگوں کو اسکی طرف متوجہ کر رہی تھی۔

پر شاید اسے ان سب چیزوں سے کوئی فرق نہیں پڑتا تھا۔تب ہی وہ شان بے نیازی سے چلتا آگے جا رہا تھا۔

****

وہ اپنی گاڑی کو فل سپیڈ سی چلا رہی تھی۔

اسکی گہری سیاہ آنکھوں میں غصہ جھلک رہا تھا۔اسے بار بار نتاشہ کا صائم کے ساتھ کھڑا ہونا یاد آ رہا تھا۔

اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ اسے کیا بات اچھی نہیں لگ رہی تھی۔نتاشہ کا اس لڑکے کے ساتھ کھڑا ہونا یا پھر سب لڑکیوں کا اس لڑکے کے گرد گھومنا۔

مرحا ریلکس تمہیں اس سے کیا فرق پڑتا ہے۔اس بندر کے ساتھ کوئی بھی بات کرے۔

وہ اپنے ہی خیالوں میں گم غلط ٹرن لیتے سامنے سے آتی گاڑی سے ٹکرا چکی تھی۔

جب بلیک مرسڈیز سے وہ نکلا اور آہستہ آہستہ چلتا ہوا مرحا کے پاس آیا۔

جب وہ چلتا تھا تو اس کی چال میں بادشاہوں جیسا جاہو جلال تھا۔جو لوگوں کو خود بخود اسکی طرف متوجہ کرتا تھا۔

مرحا نے اسکی طرف دیکھے بغیر کہا آپ کا جو بھی نقصان ہوا ہے میں پورا کر دیتی ہوں۔یہ لیں یہ پیسے اور گاڑی راستے سے ہٹائیں۔

اس نے اس لڑکی کو دیکھا جس نے بلیک ٹراؤزر کے ساتھ وائٹ شرٹ اور گلے میں بلیک سٹولر پہنا تھا کرلی بال،کالی سیاہ بڑی بڑی آنکھیں،جن میں الجھن تھی پتلی چھوٹی سی ناک اور بولتے ہوئے اسکے ہونٹ کاتل اسے متوجہ کر رہا تھا۔

اک لمحے کے لیے اسکی ہارٹ بیٹ مس ہوئی شاید وہ اس ساحرہ کے سحر میں پھر سے جکڑنے لگا تھا۔

سالوں بعد اسے پھر سے دیکھ کر ویران آنکھوں میں جیسے جگنو سے بھرنے لگے تھے۔

پر وہ سب صرف اک پل کے لیے تھا۔ مس اگر آپ کو گاڑی چلانی نہیں آتی تو ڈرائیور کے ساتھ باہر نکلا کریں اور ان پیسوں کی قدر کرنا سیکھیں۔ جو آپ کے والد محنت سے کماتے ہیں۔

جب آپ اپنے پیسوں والی ہو جائیں تب پیسوں کا روب جھاڑے گا غلطی کی ہے تو سوری کریں۔

www.novelsclubb.com

مرحا اسے کچھ بولتی اس سے پہلے اسنے اپنی

گلاسز اتاری اور مرحا کی کالی آنکھیں ان نیلی آنکھوں سے ٹکرائیں جو اس وقت لال سرخ ہو رہی تھیں۔

اک پل کے لیے جیسے سب تھم گیا گاڑیوں کا شور کہیں پیچھے چلا گیا۔

بس تھا تو دلوں کا شور درخت سے گرتے پتوں کی سرسراہٹ اور سالوں پرانی خاموشی مرحا کا دل اسکی ان سرخ ہوتی آنکھوں سے گھبرایا بے اختیار اس نے اسے سوری بولا۔

جا کے گاڑی میں بیٹھی اور گاڑی کو ریورس کر کے لے گئی۔اور وہ وہی کھڑا اسے جاتے ہوئے دیکھتا رہا اور خود سے مخاطب ہو کر کہا حدید عالم وہ کل بھی تم سے دور جاتی تھی اور آج بھی۔نہ اسنے کل تمہاری سنی تھی نہ آج سنی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ سنتا تو میں کہتا؛ مجھے کچھ اور کہنا تھا۔

وہ پل بھر کو جو رک جاتا مجھے کچھ اور کہنا تھا۔

کمائی زندگی بھر کی اسی کے نام تو کر دی۔

مجھے کچھ اور کرنا تھا مجھے کچھ اور کہنا تھا۔

کہاں اس نے سنی میری سنی بھی ان سنی کر دی۔

اسے معلوم تھا اتنا مجھے کچھ اور کہنا تھا۔

میرے دل میں جو ڈر آیا کوئی مجھ میں بھی ڈر آیا۔

وہی اک رابطہ ٹوٹا مجھے کچھ اور کہنا تھا۔

رواں تھا پیار نس نس میں بہت قربت تھی آپس میں۔

اسے کچھ اور سننا تھا مجھے کچھ اور کہنا تھا۔

www.novelsclubb.com

غلط فہمی نے باتوں کو بڑھا ڈالا یونہی ورنہ۔

کہا کچھ تھا وہ کچھ سمجھا مجھے کچھ اور کہنا تھا۔

وہ جب گھر داخل ہوئی تو باغ سے بچوں کے پڑھنے کی آوازیں آ رہی تھیں۔

جب وہ تھوڑا آگے گئی تو اسنے دیکھا کہ سفید دریاں بچھی ہوئی تھیں۔ تختیوں پر قرآن مجید رکھے چھوٹے چھوٹے بچے ذکرالٰہی کرنے میں مصروف تھے۔

ٹھنڈی ہوا درختوں سے گرتے پتے ذکرالٰہی کی آوازیں اور بچوں کے وہ معصوم چہرے سب کچھ بہت پیارا لگ رہا تھا۔ جب اتنے میں فجر آنٹی کی آواز آئی تو بچو آج کی اچھی بات کون بتائے گا۔

جب پانچ سال کا چھوٹا سا بچہ کھڑا ہوا۔

میم مجھے آج سکول میں ٹیسٹ نہیں آ رہا تھا تو مجھے میرے دوست نے کہا کے چیٹنگ کر لو میم کو پتہ نہیں چلے گا ورنہ میم سے ڈانٹ پڑے گی۔

www.novelsclubb.com

میم میں چیٹنگ کرنے ہی والا تھا کہ مجھے یاد آیا کہ میں نے صبح ہی اللہ کے نام پڑھے تھے اور میں نے پڑھا تھا الخبیر مطلب ہر چیز کی خبر رکھنے والا۔

اور اللہ کو تو پتہ ہے نہ کے میں چیٹنگ کر رہا ہوں مس تو پھر بھی تھوڑا سا ڈانٹیں گی پر اگر میں نے چیٹنگ کی تو اللہ جی ناراض ہو جائیں گے اور میں اللہ کو ناراض نہیں کرنا چاہتا تھا۔

اس لئے میں نے فورا اللہ جی سے سوری کی اور خود سے پرومس کیا کے آئیندہ ایسے سوچوں گا بھی نہیں۔

ماشاءاللہ علی بیٹا آج آپ نے اچھی بات سیکھی بھی ہے اور اس پر عمل بھی کیا ہے۔

آپ نے بلکل ٹھیک کہا اللہ تعالیٰ ہر چیز کی خبر رکھتے ہیں پر اگر ہم سے کچھ غلط ہو جائے تو ہمیں فورا اس سے معافی مانگ لینی چاہیے۔

ہمارا رب نہ ہم سے بہت محبت کرتا ہے جو ہماری سچے دل سے کی گئی توبہ کو فورا قبول کر لیتا ہے اور اس گناہ کو ہمیشہ کے لیے معاف کر کے ہمارے حصے سے ختم کر دیتا ہے۔اب آپ سب نے بھی علی کی طرح کوشش کرنی ہے کہ کچھ غلط نہ کریں اور اگر کچھ غلط ہو جائے تو آللہ سے اور اس انسان سے جس کے ساتھ آپ نے غلط کیا ہے فورا معافی مانگ لینی چاہے۔

چلو بچو اب آپ سب چھٹی کرو۔

جب وہ ان سب سے فارغ ہوئیں تو دیکھا کہ شاید امثال کافی دیر سے ادھر کھڑی تھی۔

ارے امثال بیٹا آپ ادھر کیوں کھڑی ہو تھک کہ آئی ہو آرام کر لو۔

نہیں آنٹی ان بچوں کو دیکھ کر اور انکی باتیں سن کر ساری تھکن دور ہو گئی ہے۔

ہاں یہ تو ہے بچے تو ہوتے ہی معصوم ہیں انہیں جس رنگ میں ڈھالو وہ اس رنگ میں ڈھل جاتے ہیں۔

تمھارا دن کیسا گزرا۔

جی بہت اچھا تھا۔اب تو ریگولر سٹڈی شروع ہو گئی ہے۔دل لگا تمھارا ادھر کے نہیں۔

جی کافی حد تک لگ گیا ہے۔

چلو آؤ میں کھانا لگاتی ہوں کھانا کھالو۔

آنٹی آپ رہنے دیں میں کر دیتی ہوں۔اچھا چلو آؤ دونوں ساتھ ہی کر لیتے ہیں۔

www.novelsclubb.com

آفندی ہاؤس میں سب اس وقت شام کی چائے پی رہے تھے۔جب صائم آ کے اپنی دادی کی گود میں سر رکھ کے لیٹ گیا۔ارے کیا ہوا میرے شیر کو آج اس وقت گھر پر کیسے ہو۔دادی سرکار میں نے سوچا آج بھائی کا رشتہ ہوا ہے تو آج شام سب کے ساتھ گزار لوں۔

وہ تو ٹھیک ہے میرے شیر پر تمہیں کس نے بتایا ہے ابھی تک تو تمہاری ہم میں سے کسی سے بات ہی نہیں ہوئی ہے۔وہ کیا ہے نہ دادی کی بھائی کی ہونے والی سالی صاحبہ ہمارے ساتھ پڑھتی ہیں۔

یہ سب سنتے ہی ابرار پورا صائم کی طرف مڑا اور اس سے پوچھا تمہارا مطلب ہے کہ تاشہ کی بہن تمہارے ساتھ پڑھتی ہے۔

www.novelsclubb.com

جی جی صرف نتاشہ نہیں بلکہ اسکی کزن مرحا احد خان بھی۔

صائم میں بتا رہا ہوں تم ان دونوں سے سو فٹ کے فاصلے پر رہو گے کوئی الٹی سیدھی حرکت مت کرنا بھائی میری شادی ہونے دے۔

ارے ارے لڑکے یہ کیا کہ رہے ہو میرا صائم کیوں کوئی الٹی سیدھی حرکت کرے گا۔

تم سب نے میرے شریف بچے کو ایسے ہی بدنام کر رکھا ہے۔دادی آپ کا شریف بچہ اب تک تین لڑکیوں کے ساتھ افیر چلا چکا ہے۔

ہاں تو جوانی میں سب ایسا کرتے ہیں اور ویسے بھی لڑکیاں خود چل کے اس کے پاس آتی ہیں یہ تھوڑی جاتا ہے۔جب مسز آفندی بولیں اماں جی آپ کی شے پر ہی یہ بگڑا ہوا ہے۔

بس کر دو بہو تم تو رہنے ہی دو ہر وقت میرے بچے کے پیچھے پڑی رہتی ہو۔

اوہو دادی سائیں یہ بتائیں شادی کب تک ہو گی۔

بیٹا شادی تو دو تین مہینے تک ہو گی۔

ہمم چلیں ٹھیک ہے دودو اب میں اپنے روم میں جا رہا ہوں آپ لوگ اپنی باتیں کریں۔اسکے جاتے ہی سب اپنے اپنے کاموں میں مصروف ہو گئے۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ دونوں کب سے سر جوڑے مرحا کی مسٹری کو حل کرنے کی کوشش کر رہے تھے۔

لیزا مجھے تو لگتا ہے کہ مرحا اپنے روم میں چلہ کاٹ رہی ہے۔تم مانوں یا نہ مانو یہ جنوں بھوتوں کو اپنے قبضے میں کرنے کے منتر پڑھ رہی ہو گی۔

پتہ نہیں آیان جب سے آئی ہے تب سے روم میں ہے میں کھانا کھانے کے لئے بھی بلانے گئی تھی پر کہا کہ بھوک نہیں ہے اور پھر سے دروازہ بند کر دیا مجھے تو لگتا ہے کوئی سریس بات ہے۔

www.novelsclubb.com

ہم چلو اندر چل کے دیکھتے ہیں۔جب وہ دونوں مرحا کے کمرے کے پاس پہنچے تو دروازہ اب بھی بند تھا۔

ان دونوں نے دروازہ بجایا تو اندر سے مرحا کی آواز آئی۔کیا مسئلہ ہے تم دونوں کو سونے کیوں نہیں دے رہے ہو۔مرحا دروازہ کھولو اب تو مجھے پکا یقین ہو گیا ہے کہ تم اندر چلہ کاٹ رہی ہو ورنہ تمہیں کیسے پتہ چلا کے ہم دونوں ہیں دروازے پر۔

کیوں کے تم دونوں کے سوا کسی اور کو دوسروں کو خامخواہ تنگ کرنے کی عادت نہیں ہے۔

تم دروازہ کھولو ورنہ ہم بجاتے رہیں گے۔

آرہی ہوں شیطان کے چیلو رک جاؤ۔

ہاں کیا ہے آؤ دیکھ لو کچھ نہیں کر رہی میں۔

ارے یار لیز و یہ تو واقعی میں کچھ نہیں کر رہی ہے۔

www.novelsclubb.com

جب لیز امر حا کے گلے لگی اور مر حا سے پوچھا کیا ہوا ہے یار کیوں ایسے کمرے میں بند ہو۔

ہاں ہاں بتاؤ کیا تم کسی لال آنکھوں والے جن سے ڈر کے بیٹھی ہو۔

تو پریشان مت ہو اسکے لئے تو میں اور لیز وہی کافی ہیں۔ آیان کی بات سن کے اسکے سامنے پھر سے اسکی لال آنکھیں گھومنے لگیں جس کو بھلانے کی ہی تو وہ پچھلے چار گھنٹوں سے کوشش کر رہی تھی۔

جب مر حا کا چہرہ پیلا پڑتا دیکھ لیز انے آیان کو ڈانٹا کیا ہو گیا ہے آیان وہ پہلے ہی پریشان ہے تم اسے اور تنگ کر رہے ہو۔ مر حا ادھر بیٹھو پانی پیو۔

اور مر حا پورا گلاس ایک ہی سانس میں پی گئی۔

اب بتاؤ مر حا کیا ہوا ہے۔

www.novelsclubb.com

جب مرحانے اٹکتے ہوالفاظ میں کہالیز ووہ وہ آج میں نے اسے دیک ھاوہ وہ آگ یا

ہے۔

کون آگیاہے۔

وہ وہ حدید حدید آگیاہے۔

****

وہ آفس میں بیٹھا کیس کی فائل سٹڈی کر رہا تھا۔ کہ اچانک اسکی نظر گھڑی پر پڑی۔

اوشٹ کافی لیٹ ہو گیاہے دادو گھر انتظار کر رہی ہوں گی۔۔

ایک کام کرتاہوں فائل گھر لے جاتاہوں باقی ادھر ہی ریڈ کر لوں گا۔۔

وہ جب باہر نکلاتو دیکھاانسپکٹر اسد دو لڑکوں کو ہتھکڑی لگا کر لا رہا تھا۔

کیا ہوا اسد کیا کیا ہے ان دونوں نے ؟۔

سر یہ لوگ جیولر کی شاپ سے جیولری چوری کرتے ہوئے پکڑے گئے ہیں۔۔

لگتے تو تم دونوں شریف گھر سے ہو۔ پھر یہ غلط کام کیوں کر رہے تھے ؟۔

سر آپ جیسے امیر لوگوں کو کیا پتہ کے ایک غریب انسان کو کون کون سی مجبوریاں یہ سب کرنے پر مجبور کر دیتی ہیں۔ آپ کو تو صرف یہ پتہ ہوتا ہے کہ ہم غلط کر رہے ہیں اور وہ غلط ہم کیوں کرتے ہیں یہ نہ تو کوئی جاننے کی کوشش کرتا ہے نہ کوئی سمجھنے کی۔۔

اچھا تو ایسا کیا ہوا جسکی وجہ سے تمہیں یہ کام کرنا پڑا۔۔۔

سر میری بہن اس وقت سٹی ہسپتال میں بیمار پڑی ہے اسکا دل کا آپریشن ہونا ہے۔ ہر جگہ سے پیسوں کے لیے مدد مانگ کر دیکھی پر غریب انسان کو دیکھ کر ہی لوگ دروازہ بند کر دیتے ہیں۔۔

ڈاکٹروں کی بھی منت کی کہ آپ آپریشن شروع کردو میں سارے پیسے دے دوں گا ورنہ وہ مر جائے گی۔۔۔

پر آگے سے وہ کہتے کہ آپ پیسے جمع کروائیں گے تو تبھی آپریشن شروع ہو سکتا ہے ورنہ نہیں۔۔

سر جب پیسے کسی کی جان سے زیادہ ضروری ہو جائیں۔تو ہم جیسے لوگ چوری نہ کریں تو کیا کریں۔۔

ہمم تم ٹھیک کرنا چاہتے تھے پر اسکے لیے تم نے راستہ غلط چنا ہے۔

اگر تم غلط پیسوں سے علاج کروا بھی دیتے اور اگر آپریشن کامیاب نہ ہوتا تو کیا کرتے۔زندگی اور موت اللہ کے ہاتھ میں ہے وہ اپنے بندوں کو اس لیے آزمائش میں ڈالتا ہے کہ دیکھ سکے کہ اسکا بندہ اس سے مدد مانگتا ہے یا پھر غلط راستہ اختیار کرتا ہے۔

جیسے اب تم غلطی بھی کر چکے ہو اور کچھ ٹھیک بھی نہیں ہوا ہے۔

جی سر سمجھ گیا ہوں اگر میں یہ سب نہ کرتا تو کم از کم اس وقت اپنے گھر والوں کے ساتھ تو ہوتا انکو ہمت تو دے سکتا تھا۔پر اب وہ میری وجہ سے اور بھی پریشان ہوں گے۔۔۔

اپنی بہن کے علاج کی فکر مت کرنا وہ ہو جائے گا پر تمہیں تمہاری غلطی کی سزا ضرور ملے گی۔۔۔۔۔

اسکے بعد وہ وہاں پر رکا نہیں بلکہ سیدھا ہسپتال جا کے آپریشن کے لیے پیسے جمع کروائے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ کب سے اناٹومی کی بک میں سر دیئے سبق یاد کر رہی تھی۔جب اسکے فون کی رنگ بجی۔۔

بابا کالنگ لکھا دیکھ کر اسکے چہرے پر پیاری سی مسکان آگئی۔۔

اسنے جلدی سے کال پک کی۔اسلام علیکم بابا۔۔

وعلیکم السلام بابا کی جان کیسی ہو۔۔

بابا میں بالکل ٹھیک ہوں آپ سب کیسے ہیں؟

الحمدللہ بیٹا ہم سب بھی ٹھیک ہیں بس تمہیں بہت یاد کرتے ہیں۔

بابا مجھے بھی آپ سب کی یاد آتی ہے خاص کر کے چھوٹو کی۔

بیٹا چھوٹو تم سے بات کرنا چاہتا ہے پہلے اس سے بات کرو۔

ہیلو آپی کیسی ہو؟

میں آپ کو بہت مس کرتا ہوں آپ کے بغیر میرا کرکٹ کھیلنے کا بھی دل نہیں کرتا ہے نہ آپ کے بخیر آئس کریم کھا میں مزا آتا ہے۔

ہاں تو تمہیں مزا کیسے آئے گا اب تو صرف تمہیں اپنی آئس کریم ملتی ہو گی نہ پہلے تو تم میری بھی کھا جاتے تھے۔

www.novelsclubb.com

آپی آپ واپس آجاو میں آپ کی آئس کریم بھی نہیں کھاؤں گا نہ آپ کو تنگ کروں گا۔۔

آپی کی جان جب آپی کو چھٹیاں ہوں گی تو وہ فورا آپ کے پاس آجائیں گی۔اگر ابھی آگئی تو آپ کی آپی ڈاکٹر بن کے دوسروں کی خدمت نہیں کر سکیں گی نہ۔۔

نہیں آپی میں رہ لوں گا آپ اچھی سی ڈاکٹر بن کے آنا۔پھر آپ میرے دوست کی امی کو بھی ٹھیک کر دینا وہ ڈاکٹر کے پاس نہیں جاتی ہیں کیونکہ ڈاکٹر انکل بہت سارے پیسے لیتے ہیں۔آپ ان سے پیسے مت لینا اوکے۔۔

ٹھیک ہے میری جان جیسا آپ کہو۔۔

اوکے آپی اللہ حافظ میں اور بابا نماز پڑھنے جا رہے ہیں۔

اللہ حافظ۔۔

بات کرنے کے بعد اسنے اپنی آنکھوں سے آنسوں صاف کیے یاد تو اسے بھی سب کی بہت آتی تھی۔

پر کچھ پانے کے لیے کچھ کھونا بھی تو پڑتا ہے۔۔۔۔۔۔۔

سیاہ اور سفید ٹائلوں والے بنگلے میں وہ تینوں بہن بھائی اس وقت اکھٹے بیٹھے تھے۔آیان اور لیزا کب سے مرحا کو ریلکس کرنے کی کوشش کر رہے تھے۔۔

ویسے یار لیزو یہ بات تو سنہری لفظوں میں لکھنی چاہے نہ مس مرحا دا گریٹ جنگلی بلی حدید عالم سے ڈر کر ایک کمرے میں چھپ کر بیٹھی تھی۔۔

اوے چلغوزے میں کسی سے نہیں ڈرتی اور اس چنگیز خان سے تو بلکل بھی نہیں۔

وہ تو بس اتنے عرصے بعد اسے دیکھا تو شاکڈ ہو گئی تھی۔۔

تم نے مجھے چلغوزہ بولا۔ہاں تو تم نے بھی تو مجھے جنگلی بلی بولا ہے حساب برابر۔۔

ہاں تو تم تو سچ میں جنگلی بلی ہو میں کہاں سے تمہیں چلغوزہ لگتا ہوں؟

لیزو اسے آئینہ دیکھا اور ہاں مسٹر چلغوزے آئینے میں چہرے کو زوم کر کے دیکھنا تو تمہیں چلغوزہ نظر آجائے گا۔

اوہیلو میری کلر لکس کو دیکھ کر لڑکیاں مرتی ہیں۔

وہی تو مرحا تمہیں پتہ کالج میں جو اسے ایک بار دیکھ لے ایسے گرتی ہے کہ اسے اٹھانے کے لیے تین تین لوگوں کو آنا پڑتا ہے۔

اسکی کلر لکس اتنی کلر ہیں کے لڑکیاں اسے دیکھ کر دور بھاگتی ہیں کہیں اسے دیکھ کر مر ہی نہ جائیں۔۔

لیزو کی بچی تم میری پاٹنر تھی۔۔

اچھا پر ابھی تو میں اپنی بہن کی پاٹنر ہوں۔ مسٹر چلغوزے تم اپنے لیے کوئی اور ڈھونڈ لو۔۔

ہاں ہاں جا رہا ہوں میں اب موڈ ٹھیک ہو گیا تو کسی کو میری ضرورت نہیں ہے۔ میری خوابوں کی شہزادی میں آ رہا ہوں تمھارے پاس ادھر تو کسی کو میری قدر نہیں ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ بالکنی میں کھڑا چاند کو دیکھ رہا تھا۔

اس سفید سنگ مرمر والے ویلا کی چمک دھمک کے سامنے تو چاند کی چمک بھی مانند پڑ رہی تھی۔

پر شاید اسے اس وقت کوئی بھی چیز چاند سے زیادہ خوبصورت نہ لگی تھی جو اسکی نظروں کا ارتکاز چاند سے ہٹا سکتی۔

www.novelsclubb.com

تمہیں پتہ ہے آج میں بہت سالوں بعد ادھر آیا ہوں پر میں آج بھی ادھر اکیلا کھڑا تم سے باتیں کر رہا ہوں۔

بچپن سے لے کر آج تک صرف تم نے اور تمھاری چاندنی کے

علاوہ کسی نے میرا ساتھ نہیں نھبایا۔

میں جس سے بھی پیار کرتا ہوں وہ مجھ سے دور ہو جاتا ہے۔اب تو مجھے بھی ان سب کے بنا جینے کی عادت سی ہو گئی ہے۔

تم جانتے ہو نہ کے میں ادھر صرف بابا کی کہی ہوئی وہ آخری بات پوری کرنے کے لیے آیا ہوں ورنہ اس شہر اور اس شہر کے لوگوں سے تو مجھے دکھ ہی ملا ہے۔۔

پر میں ادھر پورے یقین کے ساتھ آیا ہوں کہ میں وہ سب کر سکتا ہوں جو بابا چاہتے تھے کہ میں کروں۔

آنی نے مجھے سکھایا تھا کہ حالات کیسے بھی ہوں اللہ پر یقین رکھنا اگر تم نے کچھ اچھا کرنے کا سوچا ہو تو چاہے ساری دنیا تمھارے خلاف ہو جائے اگر تمھارا دل کہے کہ

تم ٹھیک راستے پر چل رہے ہو تو سمجھ لینا اللہ تمھارے ساتھ ہے وہ تمہیں گرنے نہیں دے گا اور تم اپنے مقصد میں ضرور کامیاب ہو گے۔۔

سنو نہ چاند تم تو میرے دوست ہو نہ تو تم تو آنی کو بتا دو نہ کے میں نے ہمیشہ ان کی بات کو صرف یاد ہی نہیں رکھا بلکہ اس پر عمل بھی کیا ہے پر وہ مجھ سے کہیں دور کھو گئی ہیں میں انہیں بہت یاد کرتا ہوں انکا حدی انکے بنا اکیلا ہے۔۔۔

ہر طرف کی خاموشی کھلا آسمان چاند کی چاندنی ہر چیز جیسے ساکن ہو کر اسے سن رہی تھی اور ایسا لگ رہا تھا کہ جیسے وہ چاند اسے صرف سن ہی نہیں رہا بلکہ اسکی باتیں جیسے کسی کو پہنچا بھی رہا ہے۔۔۔۔۔

بہریا ٹاؤن کے سیکٹر اے کے سیاہ اور سفید ماربل

www.novelsclubb.com

والے بنگلے کے اوپر والی منزل کے کمرے میں شیشے کی وال سے وہ خاموشی سے چاند کو دیکھ رہی تھی وہ خاموشی جو اسے اندر تک محسوس ہو رہی تھی۔۔

اسکی سیاہ آنکھوں کی چمک اس وقت مانند تھی۔ کیوں آئے ہو تم حدید عالم پھر سے آج شاید پہلی بار اس چاند کو دیکھ کر اس نے کوئی سوال کیا تھا۔

تم ایسے تو نہیں تھے یا پھر تم ایسے ہی تھے یا پھر تم میرے ساتھ ہی ایسے تھے اور اب بھی ایسے ہی ہو۔ کتنی اجنبیت تھی آج تمھاری آنکھوں میں۔

پر مسٹر حدید عالم مرحا احد کو نہ تم سے ڈر لگتا ہے اور نہ ہی کوئی فرق پڑتا ہے۔-------------------------------

لاہور جو شہر ہے زندہ دل کے لوگوں کا پر اس شہر کے اس سفید سنگ مرمر کے ویلا کے لوگوں کے دلوں کی زندہ دلی شاید سالوں پہلے ختم ہو گئی تھی۔۔

پر آج کی صبح کے سورج نے اس عالی شان محل کے لوگوں کے دلوں کو جیسے دھڑکنے کی وجہ دے دی تھی۔۔۔۔۔۔

اس سفید سنگ مرمر کے محل کے براؤن ترکش آرٹ کے دروازے سے گزر کر حال میں پہنچیں تو پورا

حال گرے وائٹ اور بلیک کلر کی کمبینیشن سے آراستہ نظر آتا تھا۔

چھت سے لٹکتا وہ بڑا سا سفید جھومر اتنا خوبصورت تھا کہ اک پل کو دیکھنے والے کی آنکھیں چندھیا جائیں۔

رضیہ تم لوگوں نے مجھے بتایا کیوں نہیں میر الاڈلہ حدید گھر آیا ہے۔

جاؤ تم سب اسکی پسند کی سب چیزیں بناؤ۔

گارڈن میں اس ترکش فوارے کے ساتھ والی سائیڈ پر جو جھولہ ہے اس کے ارد گرد سارے پھول سجاو۔

www.novelsclubb.com

مجھے کسی بھی چیز میں کمی نہیں چاہیے۔اماں جی ہم سب کر لیں گے۔بس اللہ آپ کے چہرے کی اس خوشی کو سلامت رکھے۔آمین

یہ محتشم کدھر رہ گیا ہے۔رضیہ اسے بلا کے لاو۔اس سے کہو کہ میرا لاڈلہ آگیا ہے مجھے اس کے پاس لے جائے۔۔۔۔۔۔

جب رضیہ نے دروازہ بجایا تو اندر سے آواز آئی۔

جی کون۔۔

محتشم بیٹا آپ کو اماں جی نیچے بلا رہیں ہیں۔

بی جی کا لاڈلہ آیا ہے اور وہ جب تک اسکو نہیں دیکھیں گی ان کی آنکھوں کو سکون نہیں ملے گا۔

کیا کہ رہی ہیں رضیہ بی میرا حدی آیا ہے؟

www.novelsclubb.com

کب آیا ہے؟

آپ نے مجھے بتایا کیوں نہیں۔کدھر ہے وہ۔۔

وہ ساری فائلز ویسے ہی رکھتا بھاگ کر نیچے آیا۔پر وہ کیا دیکھتا ہے نیچے تو کوئی نہیں ہے۔دادو حدی آیا ہے کدھر ہے۔۔

ہاں آگیا ہے۔وہ ادھر ہے اسی کمرے میں۔جی دادو چلیں میں آپ کو لے چلتا ہوں۔پر میں کیسے جاؤں گی تمہیں پتہ ہے نہ لفٹ میں میرا دم گھٹتا ہے۔

دادو تو آپ اسکے کمرے تک چل کے تو جا نہیں سکتی نہ تو آپ کا یہ گبرو جوان پوتا کس لیے ہے ان بازؤں میں اتنی طاقت ہے کہ وہ اپنی دادو کو اٹھا سکیں۔

یہ کہ وہ انہیں اپنی بازاں میں اٹھا کر نہ جانے کتنی سیڑھیاں چڑھ کر اس محل کی سب سے اونچی منزل کے کمرے کے آگے رکا۔۔

میرا بچہ تمھاری دادی بوڑھی ہو گئی ہے اب بوجھ بن گئی ہے۔ارے دادو یہ کیسی باتیں کر رہی ہیں آپ بچپن میں آپ نے بھی تو ہمیں ایسے ہی اٹھایا ہے تو کیا ہم آپ کے لیے تب بوجھ تھے جو آج آپ ہمارے لیے بوجھ بنیں گی آپ ایسا سوچا بھی مت کریں۔

وہ ابھی یہی بات کر رہے تھے کہ دروازہ کھول کر وہ نکلا سیاہ شلوار قمیض پہنے بالوں کو نفاست سے سیٹ کیے مہنگہ پرفیوم لگائے ہاتھ میں اپنے بابا جیسی رولیکس کی گھڑی پہنے۔دادی کو ایسا لگا جیسے یہ انکا حدی نہیں بلکہ انکا بیٹا عالم کھڑا ہو۔۔

وہ بلکل ویسا ہی تو لگ رہا تھا بس فرق تھا تو آنکھوں کے رنگ کا اور ان میں پھیلی سرخی کا۔

انکے عالم کی آنکھیں پر سکون ہوا کرتی تھیں اور اسکی آنکھوں میں جنون تھا پانے کی چاہ جو اکثر تباہ کر دیتی ہے۔۔

دادی اسے دیکھتے ہی اسکے گلے لگی اور اپنی ممتا کی آگ کو بجھانے لگیں۔وہ اسکا ماتھا چومنے لگیں اور انکی آنکھوں سے آنسوں بے ربط بہنے لگے۔۔

ارے بس بس باربی ڈول اب تو میں آگیا ہوں اب یہ آنسوں مت بہائیں ورنہ میں چلا جاؤں گا۔نہیں نہیں اب میں نہیں روتی بس تم کہیں مت جانا۔۔

بس کریں دادو مجھے بھی تو اس سے ملنے دیں۔ محتشم نے آگے بڑھ کر اسے اپنے سینے سے لگا لیا۔ حدی میری جان کیسا ہے تو۔ بھائی یار میں ٹھیک ہوں آپ کیسے ہو۔ تمہیں کیسا لگ رہا ہوں۔۔

مجھے تو کافی ڈیسنٹ لگ رہے ہو۔ کافی بدل گئے ہو۔

اچھا بدل تو تو بھی گیا ہے۔۔۔

بس کرو تم دونوں پہلے چل کے کھانا کھاو جو حکم باربی ڈول چلیں۔

نتاشہ کب سے لاؤنج میں بیٹھی مرحا کا انتظار کر رہی تھی۔

یار لیز و یہ اتنی خاموشی ہمارے ہوتے ہوئے اچھی تو نہیں لگتی۔

www.novelsclubb.com

وہی تو آیان میں بھی یہی سوچ رہی ہوں اگر کسی کو پتہ چل گیا کہ ٹوئینز کے ہوتے ہوئے اتنی خاموشی ہے تو سوچو کتنی بدنامی ہو گی۔

لیز و آج دیکھ تیرا بھائی کیا کرتا ہے یہ گھر فل لاؤڈ چیخوں سے گونج نہ پڑے تو پھر کہنا۔۔

نتاشہ آپی کیسی ہیں آپ لیز انے پوچھا؟

میں ٹھیک ہوں۔ تم دونوں گھر پر کیا کر رہے ہو؟

ارے ہم لوگ گھر پر نہیں رہیں گے تو کیا سڑک پر رہیں گے ؟اسکا جواب سن کر نتاشہ نے آنکھیں نکال کر کہا آیان تم کبھی سیدھا جواب نہیں دے سکتے۔

ارے نتاشہ آپی جواب تو جواب ہوتا ہے وہ الٹا سیدھا تو نہیں ہوتا۔

تنگ آ کر نتاشہ نے کہا تم دونوں کا کچھ نہیں ہو سکتا۔جی وہ تو واقعی نہیں ہو سکتا آپ انتظار کریں مرحا آتی ہو گی۔۔

انکو گئے ابھی پانچ منٹ بھی نہیں ہوئے تھے کہ پورا گھر نتاشہ کی چیخوں سے گونج اٹھا۔۔

اسکی آواز سن کر مرحا مسز احد سب بھاگ کر آئے۔

چچی چچی سانپ بچائیں مجھے۔

نتاشہ بیٹا کدھر ہے؟

چچی وہ وہ صوفے کہ ساتھ ہے۔

اس سے پہلے کہ مسز احد ادھر دیکھتی آیان بڑی صفائی سے اس نقلی سانپ کو اٹھا کر اپنی جیب میں ڈال چکا تھا۔ نتاشہ بیٹا کچھ نہیں ہے ادھر۔۔

www.novelsclubb.com

نہیں چچی تھا ادھر۔۔

ارے نتاشہ آپی مجھے لگتا ہے کہ آپ دن میں بھی خواب دیکھنے لگیں ہیں رات کو جلدی سو جایا کریں تو دن میں خواب نہیں آئیں گے۔۔ مرحا تھا سچ میں!

اچھا بابا ٹھیک ہے جو گا ہر اب نہیں ہے ریلیکس!

مر حا تم تیار ہو نہ۔

ہاں

چلو چلیں۔

مجھے اور نہیں رکنا۔

ہاں چلو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

کلاس میں مکمل خاموشی تھی اور صرف سر دؤاد بول رہے تھے۔جی تو کلاس نیکسٹ ویک آپ سب نے اسائیمنٹ ہے جسے آپ لوگ گروپس میں مل کر کریں گے۔

www.novelsclubb.com

دو دو لوگوں کا گروپ ہے اور کس کا رول نمبر کس کے ساتھ ہی یہ میں نے اس لیسٹ میں مینشن کر دیا ہے۔۔

سر کے جاتے ہی جب مرحا نے لسٹ میں اپنے گروپ میمبر کا نام دیکھا تو اسکی سر پر پورا آسمان آ گرا۔

مرحا گرتی اس سے پہلے نتاشہ نے اسے پکڑا۔

کیا ہوا مرحا؟

یار وہ سب لوگ جو مجھے پسند نہیں ہیں مجھ سے ہی کیوں ٹکرا جاتے ہیں۔

یہ دیکھو میرا گروپ میمبر یہ نمونہ صائم آفندی ہے۔

مطلب کیا میرے اتنے برے دن آ گے ہیں جو میں اس چھچھوندر کے ساتھ کام کروں گی اللہ جی کیا ہو گیا ہے۔ابھی کل ہی تو اس چنگیز خان سے ٹکرائی ہوں اور اب یہ۔۔

www.novelsclubb.com

کیا مطلب مرحا کون چنگیز خان کس سے ٹکرائی ہو؟

وہ نتاشہ یار وہ کل حدید سے سامنا ہو گیا تھا۔

کیا مطلب تم حدید عالم کی بات کر رہی ہو؟

کب آیا وہ اور تم نے مجھے بتایا کیوں نہیں؟

یار مجھے نہیں پتا کب آیا وہ کل اچانک میری اور اسکی کار کی ٹکر ہو گئی تھی۔

اسنے تمہیں کچھ کہا تو نہیں؟

نہیں کچھ نہیں کہا۔ مرحا میں تم سے کہ رہی ہوں تم اس سے دور رہو گی سمجھی۔جی سمجھ گئی میڈم اور

کچھ----------

وہ اس وقت بڑی بڑی کالی نکلی موچھیں اور لمبے کالے اور سفید بالوں کی وگ لگائے اپنا مکمل حلیا چینج کر کے

www.novelsclubb.com

آئیس کریم والا بنا ہوا تھا۔

سر آپ یہ رہنے دیں یہ میں کر لوں گا۔

نہیں اسد میں یہ کر لوں گا ویسے بھی آئس کریم ہی تو بیچنی ہے اور ہمارے لیے اس وقت سب سے زیادہ ضروری ہمارے لوگوں کی جان کی حفاظت ہے اس کے لیے یہ سب کچھ نہیں ہے۔

اور انسپکٹر اسد یہ سوچ رہا تھا کہ اسنے اب تک کی زندگی میں یہ پہلا آفیسر دیکھا تھا جس کے لیے اس کے لوگ اسکی سیلف ریسپیکٹ سے زیادہ ضروری تھے۔

ٹانگ پر ٹانگ چڑھائے وہ اس وقت اپنی پارٹی کے اجلاس میں بیٹھا تھا۔

اور جب اسنے بولنا شروع کیا تو سب لوگ اسکو توجہ سے سننے لگے۔۔۔

میرے بابا عالم شاہ نے اس پارٹی کے لیے بہت محنت کی تھی۔

www.novelsclubb.com

اس پارٹی کو ایک مقام تک لائے تھے۔انکا کا موٹیو انکی عوام کے ساتھ انصاف اور اس ملک کی ترقی تھی۔

جس میں وہ کافی حد تک کامیاب بھی ہوئے تھے۔

انکی موت کے بعد آپ سب نے مل کر اس پارٹی کو سنبھالا ہے اور اپنا حق پوری طرح سے ادا کرنے کی کوشش کی ہے۔اس پارٹی کے چیئر مین رئیس صاحب تھے اور ہیں۔

آفندی صاحب کی پارٹی اس وقت سٹرونگ ہے۔

چھ ماہ بعد جو الیکشن ہونے ہیں ہم پوری کوشش کریں گے کے ہماری پارٹی جیتے اور دوسری بات اس بار میں بھی الیکشن میں حصہ لے رہا ہوں۔۔

حدید بیٹا تم نے جو کہا بلکل ٹھیک کہا پر بیٹا عالم صاحب کی طرح ہم اس پارٹی کو سنبھال نہیں سکے۔

میں اس پارٹی کا میمبر ہوں۔اور میں نے اور ہم سب نے مل کر یہ فیصلہ کیا ہے کہ پارٹی کے میں چیئر مین تم بنو۔عوامی خدمت پارٹی کا نیا چیئر مین اور انشاللہ اگر نے چاہا تو پرائم منسٹر حدید عالم شاہ بنے گا۔

پر انکل میں اتنی جلدی اتنی بڑی زمین داری کیسے سنبھالوں گا۔

بیٹا آپ کر لوگے ہمیں پوری امید ہے۔

****

وہ تینوں گراؤنڈ میں بیٹھی اسائیمنٹ کا کام ڈسکس کر رہی تھیں۔

کہ اتنے میں صائم بلیک جینز پر بلیو شرٹ پہنے اپنی بھوری آنکھوں کو کالے چشمے کے پیچھے چھپائے چلتا ہوا انکے قریب آیا۔ہیلو گرلز وٹس اپ۔۔

وٹس اپ نہیں فیس بک ہم لوگ فیس بک کی بات کر رہے تھے مرحا نے کہا:

نائیس جوک۔

www.novelsclubb.com

تمہیں میں پاگل لگتا ہوں جو مجھے سمجھ نہ آئے کے تم مجھے اگنور کر رہی ہو۔

لگ تو مجھے کچھ ایسا ہی رہا ہے۔

کیا کہا مس مرحا آپ نے؟

کچھ نہیں مسٹر صائم آفندی کیا آپ مجھے بتانا پسند کریں گے کہ آپ نے اسائمنٹ کا کیا سوچا ہے۔

کیا مطلب کیا سوچا ہے ابھی تو پورا ہفتہ رہتا ہے سوچ لیں گے۔

آپ نے کیا مجھے اپنے جیسا سمجھ رکھا ہے جو کام آج کرنے کے بجائے آخری دن کروں گی۔

اف نتاشہ آپکی کزن کتنی بورنگ ہے انکو کتابوں کے علاوہ بھی کچھ نظر آتا ہے کہ نہیں۔

www.novelsclubb.com

نہیں بلکل بھی نظر نہیں آتا اب خوش۔ نتاشہ ہم لوگ جا رہے ہیں تم نے چلنا ہے کہ اپنے رشتہ داروں سے بات کرنی ہے۔ سوری صائم مجھے تھوڑا کام ہے ابھی بعد میں بات کرتے ہیں۔-------------------------

وہ کب سے اپنا روپ بدلے یونی کی کینٹین میں آئس کریم والا بنا ہوا تھا۔ اسکی نظریں چاروں طرف گھوم رہی تھیں پر ابھی تک اسے کوئی مشقوق افراد نظر نہیں آیا تھا۔

کہ اچانک اسکی نظر تین لڑکیوں پر پڑی ان میں سے ایک اسے گھورے کر دیکھ رہی تھی۔

ان تینوں کو اگنور کرتا وہ پھر سے اپنے کام میں لگ گیا اور ایک ایک کر کے سب لڑکے لڑکیوں کو دیکھنے لگا۔

کافی دیر بعد ان تینوں میں سے ایک لڑکی جس نے پینک سوٹ کے ساتھ سر پر پینک حجاب پہنا ہوا تھا اسکے پاس آئی۔ ایک چاکلیٹ فلیور آئس کریم۔

وہ آئس کریم نکالتے ہوئے اکتا رہا تھا اسے ایسے لگ رہا تھا کہ جیسے وہ لڑکی اسکا ایکس رے کر رہی ہو۔

وہ اسکو آئس کریم دیتا اس سے پہلے وہ بولی۔

انکل آپ کو شرم نہیں آتی اپنی عمر دیکھیں اور حرکتیں دیکھیں۔اگر آپ کی ٹائم پر شادی ہو گئی ہوتی تو جن لڑکیوں کو آپ گھور رہے ہیں انکے جتنی آپ کی بیٹیاں ہوتیں۔

آپ ادھر کام کرنے آئے ہیں تو کام کریں ورنہ میں آپ کی شکایت کر دوں گی۔

اچھا تو مس کیا کہیں گی آپ؟

یہی کہ میں لڑکیوں کو گھور رہا ہوں۔

تو میں بھی آپکی شکایت کروں گا کہ آپ بھی لڑکوں کو گھور رہی تھیں۔

میں نے کب گھورا لڑکوں کو؟

www.novelsclubb.com

تو آپ پچھلے آدھے گھنٹے سے جو میرا ایکس رے کر رہی ہیں تو وہ گھورنا نہیں تھا تو کیا تھا؟

ایک منٹ پہلے آپ مجھے یہ بتائیں کے آپ لڑکے تو ہو نہیں آپ تو آئس کریم والے انکل ہو۔

انکل میں آپ کو کہاں سے انکل لگتا ہوں۔

آپ کے ان سفید بالوں سے۔

میڈم یہ سفید بال فیشن ہیں نہ کے میرے بڈھے ہونے کا سرٹیفیکیٹ۔

وہ کچھ کہتی اسے پیچھے سے مرحانے آواز دی۔

www.novelsclubb.com

امثال یار کدھر رہ گئی ہو؟

آتی ہوں۔

انکل آئس کریم والے ابھی تو میں جلدی میں ہوں اگر آپ نہ سدھرے تو اگلی بار آپ کی کلاس پکی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

مسٹر احد اور مسز احد حال میں بیٹھے ٹی وی دیکھ رہے تھے۔

کہ چینل سرچنگ کرتے ہوئے اچانک ایک چینل پر چلتی خبر سن کر انکے ہاتھ رک گئے۔

رپیوٹر کی آواز انکے کانوں میں گونجنے لگی۔

مرحوم سیاست دان عالم شاہ کے چاہنے والوں کے لیے خوشخبری انکے بیٹے حدید عالم شاہ عوامی خدمت پارٹی کے نئے چیئرمین مقرر ہوئے ہیں اور اگلے چناؤ کے لیے وہ الیکشن میں حصہ لینے والے ہیں۔

اسی موٹیو اور اسی جذبے کے ساتھ جو انکے مرحوم والد کا تھا۔آئیں کچھ ان سے جانتے ہیں۔

سر سر آپ اس پارٹی کے نئے چیئرمین مقرر ہوئے ہیں۔تو مستقبل کے حوالے سے آپ کے کیا خوب یا خواہشیں ہیں۔میرا خواب وہی ہے جو کہ میرے بابا کا تھا کہ انکا بیٹا اس ملک اور اس ملک کے غریب لوگوں کی خدمت کرے اور اس ملک کو ترقی کی راہ پر لے کر جائے۔

تو سنا آپ سب نے کہ حدید عالم شاہ کا بھی وہی مقصد ہے جو کہ کبھی انکے والد کا تھا۔

وہ تو بس اسے ہی دیکھے جا رہے تھے اور تو جیسے سب آوازیں پیچھے چلی گئی تھیں۔

احد کیا سوچ رہے ہیں۔

سوچ رہا ہوں کے کتنا بڑا ہو گیا ہے نہ ہمارا حدید کل کی بات ہے کیسے چھوٹا سا تھا اور اب بلکل گبرو جوان بن گیا ہے قد تو شاید مجھ سے بھی بڑا ہو گیا ہے۔

مجھے ڈر لگ رہا ہے اسنے بھی سیاست میں قدم رکھ لیا ہے بلکل عالم کی طرح ضدی ہے ایک بار جس بات کو ٹھان لے پھر کر کے چھوڑتا ہے۔

احد آپ فکر نہ کریں بس دعا کریں کہ اللہ ہمارے بچے کو کامیاب کرے۔

احد کتنی دوریاں آگئی ہیں نہ ان بیتے سالوں میں کہ وہ آگیا ہے اور اس بات کی خبر بھی ہمیں ٹی وی سے چل رہی ہے۔ کبھی کبھی مجھے لگتا ہے کہ اس سب کی وجہ میں ہوں سچ کیا ہے یہ میں نہیں جانتا۔ ہماری وجہ سے حدید مرحا اور وہ چھوٹی سی گڑیا ایک دوسرے سے دور ہو گئے تھے۔ اور شاید حدید اور مرحا تو اب ایک دوسرے سے نفرت کرتے ہیں۔ آپ فکر نہ کریں ایک دن یہ دوریاں بھی ختم ہو جائیں گئیں۔ ہاں تم ٹھیک کہ رہی ہو اب ان دوریوں کو اللہ جلد ہی مٹا دے۔

www.novelsclubb.com

اور انکے بولے گئے الفاظ عرش تک تو پہنچ گئے تھے پر وہ نہیں جانتے تھے ان دوریوں کے ختم ہونے کی کتنی بڑی قیمت مرحا کو چکانی پڑے گی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

یار امثال کدھر رہ گئی ہو۔آگئی ہوں جناب یہ لو آئس کریم کھاو یہی لینے گئی تھی۔

امثال مرحابتا رہی تھی کہ تم لاہور فرسٹ ٹائم آئی ہو۔

جی نتاشہ بلکل ٹھیک بتایا ہے مرحانے تمہیں۔

تو مرحا کیوں نہ آج ہم لوگ امثال کو گھومانے لے جائیں۔آئیڈیا برا نہیں ہے آج ویسے بھی ہم جلدی فری ہو گئے ہیں چلو امثال چلتے ہیں مرحانے کہا۔

ہاں وہ تو ٹھیک ہے پر میں آنٹی سے پوچھ کر نہیں آئی۔

تو یہ کونسا مسلہ ہے موبائل نکالو اور پوچھو۔

پر مرحا ایسے اچھا نہیں لگتا۔امثال تم موبائل مرحا کو دو یہ خود بات کر لے گی ڈونٹ وری مرحا سب کچھ ہینڈل کر لیتی ہے۔

www.novelsclubb.com

مرحا نے امثال کے ہاتھ سے موبائل لے کے خود کال ملائی۔ہیلو آسلام علیکم آنٹی وعلیکم السلام بیٹا کون آنٹی میں امثال کی دوست مرحا ہوں ہم لوگوں نے سوچا کہ امثال کو لاہور کی سیر کروادیں تو آپ سے پرمیشن لینی تھی۔

جی بیٹا جاؤ آپ لوگ گھوم پھر آؤ کوئی مسلہ نہیں بس امثال کو گھر تک چھوڑ دینا آپ لوگ۔

جی ٹھیک ہے آنٹی۔۔

چلو کام ہو گیا چلیں۔۔۔۔۔۔

وہ تینوں گاڑی میں بیٹھی باتیں کر رہی تھیں اور مرحا سیگنل کے کھولنے کا انتظار کر رہی تھی کہ اچانک انکی گاڑی کے سامنے لیزا اور آیان آ گئے۔

سیگنل اون ہوتا کہ اس سے پہلے وہ دونوں امثال کے ساتھ پچھلی سیٹ پر بیٹھ چکے تھے۔

شکر ہے تم لوگ ہمیں مل گئے ورنہ ہمیں تو لگا تھا کہ آج ہمیں پیدل مارچ کر کے گھر جانا پڑے گا آیان نے کہا۔

تم دونوں ادھر کیا کر رہے ہو۔

ہم دونوں آئس کریم کھانے نکلے تھے پر راستے میں ہماری گاڑی خراب ہو گئی۔

جب امثال نے اپنی میٹھی سی آواز میں پوچھا مرحایہ کون ہیں؟ تو لیزا اور آیان کی نظر اس کیوٹ سی لڑکی پر پڑی۔

اس جنگلی بلی کو چھوڑیں ہم خود ہی اپنا انٹروڈکشن کروا دیتے ہیں۔

میں آیان لاہور کا سب سے ہینڈسم اور شریف لڑکا ہوں اور یہ لیزا اس ہینڈسم لڑکے کی ٹوئینز سسٹر۔

www.novelsclubb.com

اور یہ مرحادی گریٹ جنگلی بلی کی خوش قسمتی ہے کہ وہ ہم جیسے جینئس ٹوئینز کی بہن ہے۔

اور آپ کون ہو؟

میں امثال مرحا اور نتاشہ کی فرینڈ ہوں۔

ارے آپ تو اتنی پیاری اور سمجھ دار ہو آپ نے ان چڑیلوں سے دوستی کیسے کر لی۔

آیان کے بچے تم بھول رہے ہو کہ تم اس وقت میری گاڑی میں بیٹھے ہو تمیز سے بیٹھو ورنہ باہر پھینک دوں گی۔

ہم لوگ امثال کو گھومانے لے کے جا رہے ہیں تم دونوں کیب لو اور گھر جاو۔

تو ہم نے کب کہا ہے کہ مت جاؤ پر ہمیں بھی ساتھ لے جاؤ نہ۔

یہ سنتے ہی مرحا اور نتاشہ نے کہا نو نیور۔

www.novelsclubb.com

کیا ہو گیا ہے یار اتنے کیوٹ تو ہیں دونوں ان کو بھی لے جاتے ہیں۔

امثال تم نہیں جانتی یہ دونوں کیوٹ نہیں آفتیں ہیں آفتیں نتاشہ نے کہا۔

اچھا ٹھیک ہے میں تم دونوں کو بھی لے جاؤں گی پر تم دونوں انسان بن کے رہو گے۔

مرحا کی بات سنتے ہی ان دونوں کی پوری بتیسی نکل آئی۔۔

بیس منٹ کی ڈرائیونگ کے بعد مرحا نے شاہی قلعے کی پارکنگ میں گاڑی روکی۔۔۔۔۔۔۔

جب وہ لوگ شاہی قلعے کے سفید دروازے سے اندر آئے تو امثال کو لگا کہ وہ کسی اور ہی دنیا میں آگئی ہے۔

سالوں پرانہ بنایہ شاہی قلعہ آج بھی اپنی مثال آپ تھا۔ سرخ اینٹوں سے بنی دیواریں جن پر گارے کی لیپائی کی گئی تھی۔

اور اس پر سفید رنگ کیا ہوا تھا۔

www.novelsclubb.com

اسکے میدان میں ہر طرف رنگ برنگے پھولوں نے عجب ہی خوبصورتی بخشی ہوئی تھی۔

سرخ اینٹوں سے بنی عمارتیں اپنے گزرے ہوئے مارضی کی یاد دلا رہیں تھیں۔

عمارتوں کا خوبصورت آرکیٹیکچر بادشاہوں کے زوق کو ظاہر کر رہا تھا۔

چھوٹے چھوٹے سٹیپس والی سرخ اینٹوں سے بنی سیڑھیوں سے گزرتے ہوئے اسے لگ رہا تھا کہ جیسے وہ بھی اس گزرے ہوئے زمانے میں چلی گئی ہو۔

جب مرحا کی آواز سے وہ اپنے خیالوں سے نکلی۔

امثال میں تمہیں آج ادھر اپنی پسند کی جگہ دیکھاتی ہوں۔ مرحاان سب کو لیے ایک خیمہ نما عمارت کے سامنے آئی۔

www.novelsclubb.com

جو کہ شیش محل کے مخربی حصہ میں تھی۔

جو دیکھنے میں ایک مستطیل نما کمرہ تھا۔

جس کی چھت جھکی ہوئی خم دار تھی۔

جب وہ اسکے اندر آئی تو اسنے دیکھا کے اس کمرے کے عقب میں سنگ مرمر کی جالیاں بنی ہوئی تھیں۔

قیمتی پتھروں سے بنی یہ عمارت اپنی مثال آپ تھی۔

امثال ستونوں پر بنے ان چھوٹے چھوٹے آرائشی تابچوں کو دیکھ رہی تھی۔

چھوٹے بڑے پتھروں سے بنے وہ گلدان نما ڈیزائن کے تابچے دیکھنے والوں کو محسور کر رہے تھے۔امثال تمہیں پتہ ہے یہ پھول نما نمونہ تقریباً ایک سو دو قیمتی اور نیم قیمتی پتھروں کو جوڑ کر بنایا گیا ہے۔

اس عمارت کو نو لکھا محل کہتے ہیں۔

اسکی چھت دیکھو ادھر کتنے خوبصورت پتھر ہیں پر پتہ ہے تاریخی کتب کے مطابق اسکی چھت پر سونے کی پتیاں لگی ہوئی تھیں۔

اور تب اسکی تعمیر میں کثیر رقم خرچ ہوئی تھی۔اور یہ پیٹر وڈیورا کے کام کی بنی یہ خوبصورت سفید جالیاں مجھے بہت پسند ہیں۔

مرحا عقبی سمت سے بنی جالیوں سے باہر دیکھ رہی تھی جہاں سے پورے لاہور شہر کا منظر نظر آتا تھا۔

مرحا کو اس قدر کھویا ہوا دیکھ کر امثال نے اس سے پوچھا مرحا تمہیں یہ جگہ اتنی پسند کیوں ہے جب کے اس سے زیادہ خوبصورت عمارتیں ہیں ادھر۔

کیونکہ اس جگہ پر سکون ہے خاموشی ہے یہاں سے پورا شہر نظر آتا ہے پر اس شہر کا شور نہیں ہوتا ادھر۔

جب مرحا نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو آیان اور لیز اغائب تھے۔نتاشہ یہ دونوں کدھر گئے؟

پتہ نہیں یار میں بھی ان دونوں کو دیکھنے گئی تھی۔یا میرے خدا اب کس کی شامت آئی ہے ان دونوں کے ہاتھوں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

یار لیز و کچھ مزا نہیں آرہا کیا کریں؟

آیان کے بچے تمھارے چکر میں اتنا چل چل کے اب میرا بھوک سے برا حال ہو رہا ہے۔

ارے میری پیاری بہن پہلے بتاتی نہ رکو میں کچھ کرتا ہوں۔لیز وہ دیکھ اس بچی کے پاس تیرا فیورٹ لیز کا پیکٹ ہے۔پر آیان کسی بچی چھیننے میں میں تمھارا ساتھ نہیں دوں گی۔

یار لیز و دیکھ وہ بچی کتنی موٹی ہے اگر وہ ایسے ہی کھاتی رہی تو بھینس بن جائے گی۔

ہم تو نیک کام کر رہے ہیں تا کہ وہ بچی زیادہ موٹی نہ ہو۔ سوچو اگر وہ زیادہ موٹی ہو جائے گی تو بڑی ہو کر اسکی شادی بھی نہیں ہو گی اسکے گھر والے کتنے پریشان ہونگے۔ کیا تم یہ سب برداشت کر لو گی اور تمہیں بھوک بھی تو لگی ہے نہ۔

تم کہ تو ٹھیک رہے ہو۔

میں پارکنگ والی سائیڈ پر جا رہی ہوں پیکٹ چھین کر تم آؤ گے۔

لیزا کے جاتے ہی آیان نے جوگنگ کرنا شروع کر دی اور اس بچی کے قریب پہنچ کر پیکٹ کھینچتے ہی اسکی سپیڈ گولی کی رفتار جیسے ہو گی اور پارکنگ میں جا کر ہی بریک لگائی۔

پر وہ کیا دیکھتا ہے مرحا نتاشہ اور امثال تو پہلے ہی ادھر موجود تھیں۔

اسکے آتے ہی مرحا نے دونوں کی کلاس لگانا شروع کر دی۔ کہاں تھے تم دونوں؟

کہا تھا نہ کہ انسان بن کے رہنا تم دونوں کی وجہ سے کتنا پریشان ہوئے ہیں ہم۔

مرحاد یکھو ہم تو اب بھی انسان ہی ہیں۔

اور ہم ادھر بور ہو رہے تھے اس لیے اور جگہ چلے گئے تھے۔امثال آپی آپ سمجھاؤ نہ کہ ہم دو معصوم بچوں کو ڈانٹیں تو نہیں۔

امثال کچھ کہتی اس سے پہلے ہی اسے بلیک شلوار قمیض میں پراڈو گاڑی کے ساتھ کھڑا حدید اسے نظر آیا۔

خوشی کے مارے امثال نے ادھر ادھر دیکھے بغیر اسے آواز دی!!!

حدید بھائی حدید بھائی اور بھاگتی ہوئی اسکے پاس گئی!!!!

۔بھائی کیسے ہیں آپ؟آپ واپس کب آئے؟

www.novelsclubb.com

گڑیا میں ٹھیک ہوں ابھی کچھ دن پہلے ہی آیا ہوں۔

انکل سے بات ہوئی تھی میری انھوں نے بتایا تھا کہ تمہارا کینگ ایڈورڈ میں ایڈمیشن ہو گیا ہے۔

تم ادھر کس کے ساتھ آئی ہو۔

بھائی میں اپنی فرینڈز کے ساتھ آئی ہوں وہ ادھر ہیں۔

حدید نے اس طرف دیکھا تو مرحا اپنی کالی آنکھوں میں غصہ لیے اسے ہی دیکھ رہی تھی۔

اپنی آنکھوں کی بے اختیاری پہ قابو پاتے وہ امثال کی طرف متوجہ ہوا۔

گڑیا ابھی مجھے دیر ہو رہی ہے میں چلتا ہوں کسی بھی چیز کی ضرورت ہو تو اپنے بھائی کو

کال کر لینا اوکے۔

جی بھائی اللہ حافظ۔

اللہ حافظ

وہ کب سے لاؤنج میں چکر کاٹ رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

جب سے اسے پتہ چلا تھا کہ حدید الیکشن میں حصہ لے رہا ہے اور پارٹی کا چیئر مین بن گیا ہے تب سے اسے ایک پل بھی سکون نہیں مل رہا تھا۔

ابھی تک اسنے دادو کو بھی نہیں بتایا تھا۔

اسلیے میں نہیں چاہتا تھا حدید تم ادھر آو۔

پتہ نہیں تم سمجھتے کیوں نہیں ہو کہ تم میرے اور دادو کے لیے کتنے اہم ہو۔۔۔

۔

مرحا جب سے لوٹی تھی گارڈن میں چکر پہ چکر لگا رہی تھی۔

یہ امثال حدید کو کیسے جانتی ہے اور وہ اسے بھائی کیوں بلا رہی تھی؟

وہ تو گڑیا کے سوا کسی اور کو بھائی کہنے ہی نہیں دیتا تھا۔ تو پھر امثال اسکی کیا لگتی ہے۔

مرحا رلیکس امثال حدید کی جو بھی لگتی ہو مجھے اس کیا فرق پڑتا ہے۔

www.novelsclubb.com

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

مرحا اپنے ہی خیالوں میں کھوئی ہوئی تھی جب مسٹر احد نے آکر اسکے کندھے پر ہاتھ رکھا۔

مرحا بیٹا کیا ہوا کوئی پریشانی ہے کیا؟

نہیں ڈیڈ کوئی مسلہ نہیں ہے۔میں تو ویسے ہی کھولی ہوا میں ٹہل رہی تھی۔

اچھا چلو اندر چلو آپ کی مما آپ کو کھانے پر بلا رہی ہیں۔وہ جب ڈائینگ ٹیبل پر آئی تو آیان اور لیزا ہمیشہ کی طرح ایک دوسرے کی پلیٹ سے اٹھا اٹھا کر کھا بھی رہے تھے اور لڑ بھی۔

تم دونوں کبھی انسانوں کی طرح کھانا نہیں کھا سکتے کیا؟ جنگلی بلی تمہیں کیا مسلہ ہے ہم جیسے بھی کھائیں۔

www.novelsclubb.com

تمہیں شاید پتہ نہیں ہے کہ ایک دوسرے کی پلیٹ سے اٹھا کر کھانے سے پیار بڑھتا ہے۔

مسٹر اور مسز احدان تینوں کی نوک جھوک سن کر ہنس رہے تھے۔

کہ اچانک مسز احد کو کچھ یاد آیا:

مرحا، لیزا اور صائم تم تینوں اپنی شوپنگ کی لیسٹ بنانا سٹارٹ کر دو ایک ماہ بعد تاشہ کی شادی کی ڈیٹ فیکس ہوئی ہے اور تم تینوں شاپنگ کرنے میں بہت تنگ کرتے ہو اس لیے پہلے سی ہی اپنی لسٹ تیار رکھنا۔

تو آیان نے پر جوش ہو کر کیا واؤ مما شکر ہے ہمارے خاندان میں بھی کوئی شادی آئی۔

تم تو ایسے خوش ہو رہے ہو جیسے تمہاری شادی کی بات ہو رہی ہوں۔

ہاں تو مس مرحا خوش تو میں ہونگا نہ کیونکہ اسکے بعد تمہاری باری آئی گی اور ہمارے گھر سے بلا چلی جائے گی۔

بن مانس کی شکل والے میں کہیں نہیں جانے والی ادھر مما بابا کے پاس ہی رہوں گی۔ مرحا کی بچی رکو تمہیں میں بتاتا ہوں۔

آیان مرحا آرام سے بیٹھ کر کھانا کھاؤ۔ پر مما شروع آپ کی بیٹی نے کیا تھا۔ آیان کھانا کھاؤ۔ اللہ اللہ کر کے انہوں نے ساتھ کھانا کھایا اور اپنے روم میں چلے گئے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ کب سے لاؤنج میں بیٹھا حدید کا انتظار کر کر کے اب اپنے روم میں جانے لگا تھا کہ اسے حدید حال میں داخل ہوتا ہوا نظر آیا۔

ارے بھائی آپ اب تک جاگ رہے ہیں۔ حدید کیا تمہاری حرکتیں ایسی ہیں کے میں سکون سے سو سکوں۔

www.novelsclubb.com

اب کیا کر دیا ہے میں نے بھائی۔ یہ بات تم خود اچھے سے جانتے ہو؟

تم نے مجھے اور دادو کو یہ بتانا بھی گوارا نہیں سمجھا کہ تم پولیٹکس جوائن کر رہے ہو۔

بھائی اگر میں آپ کو بتا دیتا تو کیا آپ مجھے پولیٹکس جوائن کرنے دیتے؟

یقینا نہیں کرنے دیتے اس لیے نہیں بتایا تھا۔ حدی تم جانتے ہو نہ کہ تم ہمارے لیے کتنے ضروری ہو پھر یہ سب کیا ہے۔ سوچو دادو کو جب پتہ چلے گا تو انکو کیسے سمجھاؤ گے۔ بھائی دادو کو ہم دونوں مل کر سمجھا لیں گے اور اللہ پر یقین رکھیں جب تک وہ نہ چاہے تب تک مجھے کچھ نہیں ہو گا۔

چلیں اب آپ بھی چل کر آرام کریں صبح آپ کو ڈیوٹی پر جانا ہے۔ ہمم تم بھی ٹائم سے سو جانا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

صائم اپنے دوستوں کے ساتھ بیٹھا باتیں کر رہا تھا۔

جب مرحا اسکے پاس گئی اور کہا: مسٹر صائم آپ میرے ساتھ چل کر اپنی اسائمنٹ کا کام کرنا پسند فرمائیں گے یا پھر ابھی آپ کو اور بھی دو تین گھنٹے اور اپنے دوستوں کے ساتھ شغل فرمانا ہو تو فرما لیں۔

ارے ارے مس مرحا احد بلانے آئیں تو کون کافر جانے سے منع کرے گا۔

چلیے آپ جدھر بھی لے جانا چاہیں لے چلیں۔وہ صائم کے ساتھ چلتی ہوئی لائیبریری آئی اور دو تین بکس ڈھونڈنے لگی۔

بکس ڈھونڈ کر اسنے صائم کو دیں۔یہ بکس ہیں ان میں ہماری اسائمنٹ کے ٹاپکس مل جائیں گے اور اب آپ ادھر میرے ساتھ بیٹھ کر اسکو مکمل کریں۔

تقریبا آدھا گھنٹہ کام کرنے کے بعد صائم نے کہا: مرحا بس اب بہت سارا کام ہو گیا ہے باقی کل کر لیں گے میرا دماغ اب کام کرنا بند ہو گیا ہے۔

اگر آدھا گھنٹا کام کر کے آپ کا دماغ بند ہو جاتا ہے تو مجھے سمجھ نہیں آرہا کہ آپ نے انٹری ٹیسٹ کیسے پاس کر لیا۔مس مرحا آپ سمجھیں نہ جب خوبصورت لڑکی ساتھ ہو تو کام میں کس کا دل لگے گا۔

اگر آپ کو لگتا ہے کہ آپ کے ان تھرڈ کلاس جملوں سے ایمپریس ہو کر میں آپ سے کام نہیں کرواؤں گی تو آپ کی غلط فہمی ہے۔

نہ تو میں ان سے ایمپریس ہونگی اور نہ ہی کام میں آپ کو کوئی رعایت ملے گی۔ باقی کے جتنے ٹاپکس رہتے ہیں یہ اب آپ خود کل کر کے آئیں گے۔

یہ کہتے ہی وہ وہاں سے چلی گئی۔

صائم بیٹا ہے تو یہ تیکھی مرچی پر کوئی بات نہیں صائم آفندی کا جادو بہت جلد اس پر بھی چڑھ جائے گا۔ پر یہ تو قسمت ہی جانتی ہے کہ کس کا جادو کس پر چلے گا؟

محتشم کینٹین میں کام کر رہا تھا جب اسے دو تین لڑکیوں کی حرکتیں اور حلیہ عجیب سا لگا۔

www.novelsclubb.com

جب وہ لڑکیاں کینٹین سے باہر گئیں تو محتشم بھی انکا پیچھا کرنے لگا۔ وہ ان سے تھوڑے فاصلے پر تھا کہ اچانک وہ سامنے سے آتی لڑکی سے ٹکرا گیا۔

ہائے اللہ جی یہ کون لوہے سے بنا انسان ہی میرا سر ہی پھوڑ دیا۔

سوری میڈم پلیز راستہ دیجے میں ابھی جلدی میں ہوں۔

یہ آواز تو امثال کو کچھ جانے پہچانی لگی۔اسنے پیچھے مڑ کر دیکھا تو اسکا منہ کھلا کا کھلا رہ گیا۔

یہ تو وہی آئس کریم والے انکل ہیں اور یہ ضرور ان لڑکیوں کے پیچھے ہی جا رہے ہونگے۔

اللہ جی آج کل کے انکل بھی کتنے عجیب ہو گئے ہیں خود سے اتنی کم عمر لڑکیوں کو تاڑتے ہیں۔

وہ آئس کریم والے انکل کو کوستی ہوئی مرحا کے پاس گئی جو لائبریری سے آ رہی تھی۔

مرحا کہاں تھی تم؟

میں تمہیں صبح سے ڈھونڈ رہی تھی۔

یار میں وہ اسائمنٹ کا کام کر رہی تھی۔ تم نے کیا کہنا تھا؟ میں نے تمہیں تھینکس کہنا تھا کل تم مجھے اتنی اچھی جگہ گھومانے لے گئی اور تمہارے بہن بھائی اتنے کیوٹ ہیں کہ انکو دیکھ کر مجھے چھوٹو کی یاد آ گئی۔

یہ چھوٹو کون ہے؟

میرا بھائی ہے۔

اوہ اچھا۔ امثال ایک بات ہو چھوں؟

ہاں پوچھو کیا پوچھنا ہے۔ کل تم جس سے ملی تھی وہ تمہارے کیا لگتے ہیں؟

تم حدید بھائی کی بات کر رہی ہو۔ تو وہ میرے بڑے بھائی کی طرح ہیں سگے بھائی نہیں ہیں پر سگی بہن کی طرح پیار کرتے ہیں۔

www.novelsclubb.com

اچھا اچھا سہی تو تم لوگ کیسے جانتے ہو ایک دوسرے کو مطلب تم پہلی بار لاہور آئی ہو اور وہ لاہور کے لگتے ہیں؟ کافی سال پہلے کی بات ہے جب میرے بابا لاہور آرہے تھے تب حدید بھائی کے پرینٹس کی کار کا بہت برا ایکسیڈنٹ ہوا تھا۔

انکی کار تقریبا پوری بلاسٹ ہونے ہی والی تھی کہ بہت مشکل سے میرے بابا نے حدید بھائی کو اس کار سے نکال لیا تھا اور انکی جان بچ گئی تھی اور انکی باقی کی فیملی کی ڈیتھ ہو گئی تھی۔

میرے بابا ہی انکو ہسپتال لے کر گئے تھے۔ بس تب سے ہم لوگ حدید بھائی کو جانتے ہیں اور وہ میرے لیے میرے بڑے بھائی کی طرح ہیں۔

یہ سب سنتے ہوئے مرحا کس تکلیف سے گزری تھی یہ وہی جانتی تھی پر بولا تو صرف اتنا: بہت افسوس ہوا سن کے اللہ انکے گھر والوں کو جنت میں مقام عطا فرمائے۔ آمین

اچھا امثال اب میں چلتی ہوں۔

او کے اللہ حافظ۔

وہ گراؤنڈ سے اپنی کار تک بہت مشکل سے پہنچی تھی۔ سیٹ پر بیٹھ کر جب اسنے اپنی آنکھیں موندیں تو اسے امثال کی آواز سنائی دی:

حدید بھائی کو میرے بابا نے اس گاڑی سے بہت مشکل سے نکالا تھا اور انکی باقی فیملی کی ڈیتھ ہو گئی تھی۔

آنٹی آنٹی دیکھیں نا آپکا بیٹا مجھے تنگ کر رہا ہے۔

حدی بیٹا کیوں تنگ کر رہے ہو مرحا کو گڑیا کو پتہ چل گیا نہ تو تم سے بات نہیں کرے گی وہ۔

مما آپ میری مما پہلے ہو بعد میں اسکی آنٹی اس لیے آپ میری سائیڈ لیا کرو۔

حدید بری بات چھوٹی ہے وہ تم سے کیوں تنگ کرتے ہو اسے۔ مما جب تک میں اسے تنگ نہ کروں تو مجھے رات کو نیند ہی نہیں آتی ہے۔

گاڑی کے ہارن کی آواز پر اسنے اچانک آنکھیں کھولیں تو خود کو حال میں پایا وہ بچپن کی یادیں آنکھ کھلتے ہی کہیں کھو گئیں تھیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

مرحا جب گھر لوٹی تو مسز احد حال میں بیٹھی ٹی دیکھ رہیں تھیں۔

مرحا تم آج جلدی آگئی ہو؟

جی مما وہ سر میں درد تھا اس وجہ سے جلدی آگئی ہوں۔ کھانا یا چائے لاؤں تمہارے لیے۔

نہیں مما تھوڑی دیر ریسٹ کروں گی تو ٹھیک ہو جاؤں گی۔ مرحا ادھر آؤ میرے پاس بیٹھو۔

www.novelsclubb.com

جی مما! کیا ہوا ہے بیٹا؟ مما کچھ بھی نہیں۔

تم جانتی ہو نہ کی تم مجھ سے کچھ نہیں چھپا سکتی پھر کوئی بھی بات دل میں رکھ کر خود کو تکلیف کیوں دے رہی ہو۔

وہ مما میرا دو بار حدی سے سامنا ہوا ہے۔

اسنے کچھ کہا ہے تمہیں۔ نہیں مما کچھ نہیں کہا!

تو بیٹا تم اس سے بات کر لیتی نہ۔ نہیں مما جب اسے ہم سے کوئی رشتہ نہیں رکھنا تو مجھے بھی اس سے کوئی بات نہیں کرنی۔

مر حا بیٹا! مما پلیز اب ہم اس ٹاپک پر کوئی بات نہیں کریں گے۔ اچھا ٹھیک ہے بیٹا جاؤ آپ آرام کرو۔

آفندی ہاؤس میں سب اس وقت تیاریوں میں لگے ہوئے تھے اور دادی سرکار کی آواز پورے لاونج میں گونج رہی تھی۔ بہو کسی چیز کی بھی کمی نہیں ہونی چاہے۔

میرے بیٹے آفندی کی عزت کا سوال ہے۔

جی اماں جی سب تیاریاں اچھے سے ہو گئی ہیں۔یہ صائم کو بھی بول دو کہ وہ بھی تیار ہو جائے اسکے بھائی کی ڈیٹ فیکس کرنے جا رہے ہیں اس دن کافی پوچھ رہا تھا۔جی میں کہ دیتی ہوں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

مرحاجب اپنے کمرے میں آئی تو اک پل کے لیے اسے شک ہوا کہ شاید وہ کسی اور کے کمرے میں آ گئی ہے۔

اسے یہ کمرہ نہیں بلکہ کباڑ خانہ لگ رہا تھا۔

کبڈ سے سارے کپڑے نکلے ہوے تھے۔اسکی ساری میک اپ پروڈکٹس بکھری ہوئی تھی۔

کوئی ایک بھی چیز اپنی جگہ پر نہیں تھی۔جب وہ اندر آنے لگی تو اسکا پاؤں کسی کریمی چیز سے سلپ ہوا اور وہ سیدھی صوفے پر جا گری۔

وہ اٹھتی کہ اسکی نظر اچانک آیان اور لیز اپر پڑی جو چہرے پر ماسک لگائے بیٹھے تھے۔

آیان لیزا یہ میرے کمرے کا حلیہ تم دونوں نے بگاڑا ہے۔ارے ہم نے کچھ نہیں کیا میں اور لیزا تو بس فیشل کر رہے تھے ایک دوسرے کا پر پتہ نہیں یہ سب کیسے ہو گیا۔

ایسا کون سا فیشل ہوتا ہے جس میں کریم اور سکرب کو منہ پر لگانے کے بجائے فرش پر لگایا جاتا ہے۔

مرحا میں نے تو منہ پر ہی لگایا تھا پر آیان کہ رہا تھا کہ تمہارے کمرے کے فرش کا کلر ڈل ہو گیا ہے اسے بھی لگا دیتے ہیں یہ بھی گورا گورا اور صاف ہو جائے گا۔

اللہ جی آپ نے ان دونوں نمونوں کو میرے ہی بھائی بہن بنانا تھا کیا؟

کسی اینگل سے بھی تم دونوں سیکنڈ ائیر کے سٹوڈینٹ نہیں لگتے ہو۔

ایسا حال تو بندر بھی کسی جگہ کا نہیں کرتے جو تم دونوں نے میرے روم کا کیا ہے۔

ہاں تو تم سے کس نے کہا کہ ہم بندر ہیں ہم تو ٹوئینز کی جوڑی ہیں جو ہم کر سکتے ہیں وہ کوئی کر ہی نہیں سکتا اور جنگلی بلی تمہیں ہر وقت بندر کیوں یاد آتے ہیں کہیں تم پہلے بندر تو نہیں تھی اور پھر بعد میں انسان بنی ہو؟ آیان لیزا دفع ہو جاؤ میرے کمرے سے میرے سر میں پہلے ہی بہت درد ہے۔

اچھا ٹھیک ہے ہم جا رہے ہیں۔ جاتے جاتے لیزا مڑی اور کہا مرحا:

جی فرماؤ ابھی کچھ رہ گیا ہے کیا؟

ہاں وہ شام میں ہم سب نے تایا جی کے گھر جانا ہے تاشہ آپی کی ڈیٹ فیکس ہونی ہے آج تو میں نے تمہارا پنک ڈریس لے کر اسے اپنے سائز کا کر لیا ہے مجھے بہت اچھا لگ رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

لیزا کی بچی وہ میرا فیورٹ ڈریس تھا۔ نکلو تم دونوں ابھی کے ابھی اپنی شکل گم کرو۔

اس سے پہلے کہ مرحا انہیں کچھ اور کہتی وہ دونوں ہوا کہ گھوڑے پر سوار ہوتے دو سیکنڈ میں ادھر سے غائب تھے۔اور اب اپنے کمرے کی حالت دیکھ کر اسے رونا آرہا تھا۔

ایک ایک کر کے ساری چیزیں سمیٹ کر جب وہ سوئی تو وہ حدید اور اس سے جڑی ساری باتیں بھول چکی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

سب لوگ اس وقت مسٹر ظفر کے گھر بیٹھے باتیں کرنے میں مصروف تھے۔

مسٹر احد کی فیملی،اور آفندی فیملی بھی آچکی تھی۔اور صائم کی نظریں کب سے مرحا کو تلاش کر رہیں تھیں پر وہ کہیں نظر ہی نہیں آرہی تھی۔

آیان یا یہ ابرار بھائی تو کافی اچھے ہیں پر تاشہ اتنی نک چڑھی ہے اس بچارے کی تو شادی کر کے قسمت ہی پھوٹ جائے گی۔

ہاں یار لیز وہ تو ہے پر لگتا ہے کہ انکے گھر والوں کو بھی اپنے بیٹے کو سولی پر چڑھانے کی زیادہ ہی جلدی ہے۔ چلو اللہ انکو آگے صبر سے کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

آمین

وہ دونوں اپنی ہی باتوں میں مصروف تھے جب صائم انکے پاس آیا۔

ہیلو کیسے ہو تم دونوں میں ابرار بھائی کا چھوٹا بھائی ہوں۔

جی ہم دونوں تو بہت پیارے ہیں آپ کو لگ نہیں رہے کیا۔ نہیں نہیں تم دونوں واقع میں بہت پیارے ہو۔

تمہاری بہن نہیں آئی کیا؟

www.novelsclubb.com

اسکا سوال سن کر آیان نے پوچھا؛ آپ کو ٹھیک نظر تو آتا ہے نہ۔

کیا مطلب صائم نے پوچھا: مطلب یہ کے میری بہن لیز اتو یہ میرے ساتھ ہی کھڑی ہے اور آپ کہ رہے ہو کہ وہ آئی نہیں ہے۔

ارے نہیں میں تو مرحا کا پوچھ رہا تھا۔اچھا وہ آئی ہے پر اوپر چھت پر ہے کیوں آپ کوئی کوئی کام ہے کیا؟

ہاں وہ ہم دونوں اکھٹے اسائنمنٹ بنا رہے ہیں تو کچھ ڈسکس کرنا تھا۔اچھا تو آپ اوپر چھت پر چلے جاؤ۔اوکے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

صائم جب اوپر چھت پر آیا تو وہ فل بلک سوٹ پہنے، کرلی بالوں کو کھلا چھوڑے اپنی کالی سیاہ آنکھوں میں اداسی لیے اوپر آسمان کو دیکھ رہی تھی۔

چمکتا ہوا آسمان اور چاند کی بکھرتی چاندی نے ماحول کو اور بھی خوبصورت بنا رکھا تھا۔

صائم کو ایسا لگا کہ جیسے وہ اسکی طرف کھینچا چلا جا رہا ہے۔

www.novelsclubb.com

ہیلو مرحا: صائم کی آواز سے وہ اک دم چونکی!

ہائے آپ ادھر کیا کر رہے ہو؟

مجھے تم سے کچھ پوچھنا تھا اسائنمنٹ سے ری لیٹڈ۔

جو بھی پوچھنا ہے کل پوچھ لینا۔

ایک بات پوچھوں؟

کیا؟تم خاموش بھی رہتی ہو کیا؟

کیوں میں خاموش نہیں رہ سکتی کیا؟

نہیں پر یہ خاموشی یہ اداسی تم پر اچھی نہیں لگتی۔

اچھا۔اور وہ سوچ رہی تھی کہ حدید کو تو اسکا ہر وقت بولنا کتنا اری ٹیٹ کیا کرتا تھا۔

ہیلو کہاں کھو گئی؟

کہیں نہیں ادھر ہی ہوں۔دیکھو نہ یہ چاند کتنا خوبصورت ہے صائم آپ کو چاند پسند ہے کیا؟

www.novelsclubb.com

چاند کا تو نہیں پتہ پر اس وقت چاند کو تکتی ہوئی لڑکی بہت اچھی لگ رہی ہے۔

اگر آپ فلرٹ کر رہے ہو تو بیکار ہے۔

نہیں میں فلرٹ نہیں کر رہا وہ کہ رہا ہوں جو سچ ہے۔

مس مرحا کیا تم مجھ سے دوستی کرو گی۔

نہیں میں اب لڑکوں سے دوستی نہیں کرتی۔اسکا مطلب یہ ہوا کہ پہلے تمہارا کوئی دوست تھا۔

میں نے یہ تو نہیں کہا؟

تم نے اب کہا اور اسکا مطلب یہ ہوا کہ اب سے پہلے کوئی تھا۔

چھوڑیں یہ سب یہ بتائیں کے کیا ڈیٹ فکس ہوئی؟

ابھی ہونی ہے سب نیچے ڈسکس کر رہے ہیں۔

www.novelsclubb.com

ایک بات مانو گی میری۔

کیا؟تم مجھے تم کہ کر بلا لیا کرو آپ بہت عجیب لگتا ہے مجھے۔

ٹھیک ہے میں آپ کو تم کہ لیا کروں گی پر اسکا یہ مطلب نہیں ہے کہ ہم دوست ہیں۔

اوکے میڈم جیسا تم کہو!

چلو نیچے چلتے ہیں۔وہ دونوں جب نیچے آئے تو سب باتیں کر رہے تھے۔مرحا نے سب کو سلام کیا اور ایک سائیڈ پر نتاشہ کے ساتھ بیٹھ گئی۔

تو دادی سرکار نے مسز احد سے پوچھا؟

یہ آپ کی بڑی بیٹی ہے نہ جو میرے پوتے صائم کے ساتھ پڑھتی ہے۔

جی جی یہ میری بیٹی مرحا ہے۔

www.novelsclubb.com

ماشاءاللہ بہت پیاری ہے۔

جی شکریہ۔کہ اتنے میں مسٹر آفندی بولے کہ شادی اس ماہ کے اینڈ میں ہی رکھ لیتے ہیں کیونکہ پھر الیکشن میں ہم سب لوگ مصروف ہو جائیں گے تو سب ٹھیک سے نہیں ہو گا۔

تو مسٹر ظفر بولے بھائی صاحب ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے آپ جب چاہیں رکھ لیں۔

ڈیٹ فکس ہونے کے بعد سب کھانا کھا کر اپنے اپنے گھر روانہ ہوئے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

مرحاجب رات کو سونے لگی تو اسے صائم کی بات یاد آئی۔کیا تم مجھ سے دوستی کرو گی؟

www.novelsclubb.com

اور پھر اچانک اسے مارضی میں کی ہوئی گڑیا کی وہ بات یاد آئی۔

جب وہ عالم ویلا کے ترکش آرٹ کے بنے فوارے کی دوسری طرف بنے جھولے پر بیٹھی وہ دونوں باتیں کر رہیں تھیں۔ گڑیا مجھے نہ تمھارا یہ نک چڑھا بھائی بہت تنگ کرتا ہے۔ جب دیکھو مجھے باتیں سناتا رہتا ہے ارے بڑا ہے تو کیا ہر وقت ڈانٹے گا۔

محتشم بھائی بھی تو اتنی سویٹ ہیں یہ ہٹلر پتہ نہیں کس پر چلا گیا ہے۔

میں نے بھی حدی سے فرینڈ شپ توڑ کے کسی اور سے کر لینی ہے۔

فرینڈز ایسے ہوتے ہیں کیا؟

کہ اچانک پیچھے سے حدید نے آکر مرحا کے بال کھینچے! جنگلی بلی سوچنا بھی مت تمہارا دوست صرف میں ہوں اور تم ہمیشہ صرف میری ہی دوست رہو گی چاہے میں لڑوں غصہ کروں یہ کچھ بھی۔

میری بسٹ فرینڈ صرف گڑیا اور نتاشہ ہیں اور تم صرف میرے دوست ہو اور اگر تم نے دوبارہ غصہ کیا نہ تو میں کسی اور کو دوست بنالوں گی۔

ہاں تو تم مجھے آپ بولا کرو نہ تو میں غصہ نہیں کروں گا۔ہاں تو دوستوں کو تم بولتے ہیں نہ۔

آپ تھوڑی بولتے ہیں۔مجھے دوسروں کا نہیں پتہ پر تم مجھے آپ بولو گی۔

بھائی مرحابس کرو دونوں جہاں بھی اکھٹے ہوتے ہو لڑنا شروع کر دیتے ہو۔

ہاں تو میں تھوڑی لڑائی کرتی ہوں تمھارا یہ بھائی کرتا ہے۔تو تم مجھے تم بول کر لڑائی کہ وجہ نہ دیا کرو نہ جنگلی بلی۔

میں جنگلی بلی ہوں تو تم کیا ہو سڑے ہوئے کریلے!

www.novelsclubb.com

بس کر دو دونوں ورنہ میں نے دونوں سے بات نہیں کرنی۔نہ نہیں گڑیا تم ناراض مت ہو اب ہم لڑائی نہیں کریں گے۔مارضی کی خوبصورت یادوں کو سوچتے سوچتے وہ پر سکون نیند کی وادیوں میں چلی گئی۔

پر سوتے ہوئے بھی اسکے ہونٹوں کی مسکراہٹ اسکے کہیں اور کھوئے ہونے کا پتہ دے رہی تھی۔----------

رات کے تیسرے پہر اس سرخ عمارت کے کمرے میں آئیں تو لیمپ کی پیلی روشنی بیڈ پر سوئی لڑکی کے چہرے پر پسینے کی بوندوں کو واضح کر رہی تھی۔

اسکی آنکھوں کی کپکپاہٹ اسکے کسی ڈراؤنے سپنے میں کھوئے ہونے کو ظاہر کر رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

بند آنکھوں کے پردے تلے وہ کسی لڑکی کو گھنے سیاہ جنگل میں دیکھ رہی تھی۔اس لڑکی کی رونے کی آواز اسکے دل کو دہلا رہی تھی۔

وہ لڑکی دور سے اسے سوکھے ہوئے درختوں میں جکڑی ہوئی لگ رہی تھی۔ایسالگ رہاتھاکہ جیسے وہ لکڑیاں اس لڑکی کے گردزنجیریں بنارہی ہوں۔

وہ اس لڑکی کے پاس جاکے اسے آواز دیتی ہے۔

سنو کون ہو تم؟

کیوں رو رہی ہو؟

اسکی آواز سن کر وہ لڑکی اپنا چہرہ اوپر اٹھانے لگتی ہے کہ اچانک فجر کی آنکھ کھل جاتی ہے۔

اور اسکے کانوں میں طلوع فجر کی آذان گونجتی ہے۔آنکھ کھولنے کے کافی ٹائم بعد بھی وہ کھوئی کھوئی تھی۔

www.novelsclubb.com

یامیرے خدا کون تھی وہ لڑکی اور کس مشکل میں تھی۔مجھے ہی کیوں نظر آئی اور یہ تو فجر کا وقت ہے کیا یہ خواب سچ ہونے والا ہے؟

وہ خود سے سوال جواب کرنے میں ہی مصروف تھی کہ امثال دروازہ بجا کے فجر کے کمرے میں آئی۔

آنٹی کیا ہوا آپ ٹھیک تو ہو نہ۔

ہاں بیٹا میں ٹھیک ہوں۔آج تم اتنی جلدی اٹھ گئی۔

آنٹی میں آج جلدی نہیں اٹھی بلکہ آپ آج لیٹ اٹھی ہیں۔بس بیٹا وہ کچھ طبعیت ٹھیک نہیں تھی تو وقت کا پتہ نہیں چلا۔

تو آنٹی آپ اپنا خیال بھی تو نہیں رکھتی ہیں نہ اب سے میں خود آپ کا خیال رکھوں گی۔اچھا جی رکھ لینا خیال پر ابھی میں نماز پڑھ لوں دیر ہو رہی ہے۔جی جی آپ پڑھ لیں ناشتہ میں بنالوں گی۔آپ بس آرام کریں۔-------------------------------------

مسز احد کب سے آیان اور لیزا کو اٹھانے کی کوشش کر رہی تھیں۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

پر وہ دونوں تو ایسا لگتا تھا جیسے گھوڑے بیچ کے سو رہے ہوں۔ آیان لیز ا اٹھ جاؤ میں بہت اچھے سے جانتی ہوں کے آج تم دونوں کا کیمسٹری کا ٹیسٹ کے تو چھٹی کا سوچنا بھی مت اٹھو جلدی۔

کہ اچانک آیان کی کراہتی ہوئی آواز بستر سے آئی۔ مما میرے اور لیزو کے سر میں بہت درد ہے گلے میں بھی درد ہے اور فیور بھی ہو رہا ہے۔

کیا کہ رہے ہو رات تک تو دونوں ٹھیک تھے۔

ادھر دیکھاؤ۔ مسز احد نے جب دونوں کا ٹمپریچر چیک کیا تو دونوں کا ٹمپریچر ہائی تھا۔

تم دونوں کو تو واقعی میں بخار ہے پر دونوں کو اکھٹا کیسے ہو گیا ہے۔

تو لیز ابولی مما ہم دونوں ٹوئینز ہیں نہ تو اس لیے ہم دونوں ساتھ ہستے ہیں ساتھ روتے ہیں اور ساتھ ہی بیمار ہوتے ہیں۔

چلو تم دونوں آرام کرو میں ڈاکٹر کو فون کر کے بلاتی ہوں۔ جی ٹھیک ہے مما۔

مسز احد کے جاتے ہی لیزا نے آیان کا کمبل کھینچا۔

یار لیزو کیا کر رہی ہو اب چھٹی ہو گئی ہے تو سونے تو دو۔ آیان کے بچے تمھاری گوپی بہن کی ولن راشی کے پیاز بغل میں رکھنے والے آئیڈیا سے ہم مما سے تو بچ گئے ہیں پر ڈاکٹر کو آرام سے پتہ چل جائے گا کہ ہمیں بخار نہیں ہے۔

ہاں تو پاگل میں نے کب کہا کے ڈاکٹر کے سامنے بھی ہمیں یہ ناٹک کرنا ہے۔

تو پھر اب یہ بھی بتا دو کہ آگے کیا کرنا ہے۔

سو سمپل اگر صبح بخار ہو تو ضروری تو نہیں کہ وہ دوپہر تک بھی ہو۔

کیا مطلب ہے آیان میں سمجھی نہیں؟

www.novelsclubb.com

لیزو تجھے کیا ہو گیا ہے تو میری بہن ہے آیان کی جس کی ذہانت کا چرچا پورے لاہور میں ہے اور تجھے اتنی سی بات سمجھ نہیں آ رہی۔

یار جیسے ہی کالج جانے کا ٹائم ختم ہو گا ہمارا فیور بھی ختم ہو جائے گا۔

تو مما سے ہمیں ڈانٹ بھی پڑے گی۔

لیز و تو ہم مما کو بول دیں گے نہ کے صبح آپ نے چیک کیا تو تھا تب بخار تھا اور ہم ٹوئینز ہیں تو ہمارا ابخار دوسروں سے مختلف ہے جو ایک ٹائم پہ آتا ہے تو دوسرے ٹائم پہ چلا جاتا ہے۔

چل اب سو جا اور مجھے بھی سونے

دے--------------------------------------

مرحا امثال اور نتاشہ گراؤنڈ میں بیٹھی اپنے نوٹس بنا رہیں تھیں۔ جب امثال کی نظر وہاں پر اس دن والے کالے اور سفید بالوں والے انکل پر پڑی۔

جو آج بھی نیچی آنکھوں سی لڑکیوں کو گھور رہا تھا۔

تم دونوں بیٹھو میں ابھی آئی۔

کہاں جا رہی ہو امثال؟

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

ابھی آئی کسی کی طبعیت درست کرنی ہے۔

امثال چلتی ہوئی سیدھا اس انکل کے پاس آئی۔

آپ کو شرم نہیں آتی کیا؟ مطلب کے حد ہو گئی ہے اب تو۔ میں نے اس دن آپ کو وارن کیا تھا نہ کے آئندہ آپ ایسی حرکت سے گریز کیجئے گا پر مجال ہے جو آپ کے کان پر جوں تک رینگی ہو۔

مس میں نے بھی آپ کو کہا تھا کہ آپ بھی لڑکوں کو دیکھنے سے اجتناب کیا کریں پر لگتا ہے آپ پر بھی اسکا کوئی اثر نہیں ہوا ہے۔

آپ بھی تو اپنے ان بڑے بڑے ڈیلوں سے گھورتی رہتی ہیں۔ آپ نہ ایک نمبر کے بد تمیز انسان ہو آپ کو لڑکیوں سے بات کرنے کی تمیز ہی نہیں ہے۔

بد تمیز بد تمیز ہوتا ہے ایک نمبر یا دو نمبر نہیں ہوتا اور تمیز سے بات ان سے کی جاتی ہے جن کو تمیز والی زبان سمجھ بھی آتی ہو۔

اب ہٹیں میرے راستے سے مجھے اپنا کام کرنے دیں۔

جی جی کریں اپنا لڑکیوں کو دیکھنے والا کام جس میں میرے آنے کی وجہ سے خلل پڑ گیا ہے۔

پتہ ہے کیا میں نہ آپ کو اپنا پاٹنر بنالیتا ہوں میں لڑکیوں کو دیکھتا ہوں آپ لڑکوں کو دیکھ لینا۔

کیونکہ مجھے لگتا ہے یہ کام آپ بہت اچھے سے کر لیں گی۔ دیکھے انکل آپ نہ اپنی لمٹ میں رہیں ورنہ میرے بھائی کا بھائی پولیس میں ہے میں نے ان سے آپ کی کمپلین کر کے آپ کی یہ جو الٹی حرکتیں ہیں نہ ان کو سیدھا کروا دینا ہے۔

خیال کیجے گا کہیں آپ کے بھائی کا بھائی جو کے آپ کا بھی بھائی ہوا کہیں مجھے سیدھا کرنے کے بجائے اس کو لینے کے دینے نہ پڑ جائیں۔

چلیں ہٹیں اب خامخواہ میں میرا ٹائم ویسٹ کر دیا۔ یہ انکل سمجھتے کیا ہیں خود کو۔

چھوڑا مشی تجھے کیا جو بھی سمجھیں خود کو۔

تو اپنے کام پہ فوکس کر۔

جب وہ واپس لوٹی تو مرحا اور نتاشہ کے ساتھ صائم بھی بیٹھا کام کر رہا تھا۔

امثال حیران ہوتی آ کے نتاشہ کے ساتھ بیٹھی اور اس سے پوچھا؛ نتاشہ خیر تو ہے یہ دشمن دشمن دوست کب بنے۔امثال تمھاری طرح میں بھی حیران ہوں۔

شاید کل شام کو جب آپی کی ڈیٹ یہ لوگ فیکس کرنے آئے تھے تب بنے ہوں۔

چلو دیکھتے ہیں یہ دوستی اور امن سکون کب تک قائم رہتا ہے۔

ان دونوں کو کان میں کھسر پھسر کرتے دیکھ صائم نے کہا؛ بیوٹی فل گرلز کیا تمہیں پتہ نہیں جہاں پر دو سے زیادہ لوگ ہوں ادھر کانوں میں باتیں نہیں کرتے۔

پر صائم جہاں صرف دو لوگ ہوں ادھر کان میں بات کرنے کی ضرورت ہی نہیں پڑتی اب میں اور امثال تم لوگوں کو ڈسٹرب نہیں کرنا چاہتے اس لیے کان میں

www.novelsclubb.com

باتیں کر رہے ہیں۔وہ تینوں باتوں میں مصروف تھے اور امثال دنیا جہاں سے گم اپنی اسائیمنٹ بنانے میں مصروف تھی۔

کہ اچانک صائم کا فون رنگ ہوا اور فون پر کسی کی بات سنتے ہی اسکے چہرے پر مسکان آئی۔

نتاشہ نے پوچھا کیا ہوا صائم کس کی کال تھی۔

وہ بھائی کی کال تھی بھائی اور بھابھی شادی کی شوپنگ کرنے ایمپوریم مال میں گئے ہیں اور بھابھی تمیں اور مرحا کو بلا رہیں ہیں تاکہ تم دونوں انکی ہیلپ بھی کر دو اور اپنی شاپنگ بھی کر لو۔

مرحا کیا کر رہی ہو یار اب اسکو رکھو اور چلو۔

نتاشہ تم اور صائم چلے جاؤ میرے نہ آج پہلے ہی پیر میں درد ہے تو مجھ سے تو زیادہ چلا نہیں جائے گا اور تاشہ آپی شاپنگ میں کتنا گھماتی ہیں تم اچھے سے جانتی ہو۔

مرحا کی بات سنتے ہی صائم کی مسکراہٹ کہیں غائب ہو گئی اور اس نے کہا اب تو ہم تمہیں فورس بھی نہیں کر سکتے کیونکہ تمھارے پاؤں میں درد ہے۔

پر اگلی بار تم ہمارے ساتھ ضرور چلنا۔

اوکے ڈن۔

ان دونوں کے جاتے ہی مرحا اور امثال نے اپنی اسائمنٹ کا کام ختم کیا۔

جب دونوں گھر جانے کے لیے روانہ ہونے لگیں تو مرحا نے امثال سے کہا؛ آج تمہیں

میں چھوڑ دیتی ہوں اس بہانے تمھاری آنٹی سے بھی مل لوں گی۔

www.novelsclubb.com

ہاں کیوں نہیں چلو۔

وہ دونوں گاڑی میں بیٹھ کے روانہ ہوئیں۔ تقریباً آدھے راستے میں جا کے مرحا کی گاڑی رک گئی۔

یہ کیا ہوا مرحا؛شٹ ٹائیر پنکچر ہو گیا ہے یار۔

اب کیا کریں۔مرحا یہاں سے تقریبا پندرہ منٹ کے فاصلے پہ گھر ہے اگر چل کے جائیں تو۔

پر امثال میرے پیر میں پہلے ہی درد ہے اتنی دیر نہیں چل سکوں گی۔اچھا چلو باہر نکلو دیکھتے ہیں شاید کوئی کیب مل جائے۔

وہ دونوں سڑک پر کیب ڈھونڈ رہیں تھیں جو دور دور تک نظر نہیں آ رہی تھی کہ اچانک ایک پراڈو انکے سامنے سے گزر کر پھر واپس ریورس ہوئی اور انکے قریب آ کے رکی۔دروازہ کھلا تو اس میں سے سفید کاٹن کا سوٹ پہنے پیروں میں براؤن پشاوری چپل اور کندھوں پر براؤن ہی شام ڈالے اپنی نیلی آنکھوں کو بلیک گلاسز میں چھپائے وہ شانے بے نیازی سے چلتا ہوا انکے پاس آیا۔

حدید کو دیکھتے ہی امثال کے چہرے پر پیاری سی مسکان آئی۔

حدید بھائی شکر ہے آپ مل گئے میری دوست کی گاڑی خراب ہو گئی ہے پلیز آپ ہمیں میرے گھر تک چھوڑ دیں گے۔امثال گڑیا آپ فکر نہیں کرو میں آپ کو اور آپکی دوست دونوں کو چھوڑ دوں گا۔

یہ کہتے ہوئے اسنے مرحا کو ایک نظر سر سے پیر تک دیکھا جس نے بلیو جینز پر ریڈ ٹوپ پہن رکھا تھا کرلی بالوں کی ہائی پونی کیے اور گلے میں بلیو سٹولر پہنا تھا۔

اسکی ڈریسنگ اسے اچھی نہیں لگ رہی تھی۔

امثال تم انکے ساتھ چلی جاؤ میں کیب کے کے گھر چلی جاؤں گی۔ تمھارے ساتھ پھر کبھی چلی جاؤں گی۔

اسکی بات سنتے ہی حدید کی آنکھوں میں غصہ آنے لگا تھا اور یہ سوچتے ہی اسکا پارہ اور اوپر جانے لگا تھا کہ وہ ان کپڑوں میں کیب میں جانے کی بات کر رہی ہے جو اسے پہلے ہی زہر لگ رہے تھے۔

مس آپ کو ابھی ہمارے ساتھ چلنا چاہیے کیونکہ ابھی آپ کو ادھر کوئی کیب مشکل ہی ملے گی۔

یہ سب تو مرحا بھی جانتی تھی پر اس ہٹلر کے ساتھ جانے کا بھی دل نہیں کر رہا آگے کنواں پیچھے کھائی والا حساب تھا تو مرتی کیا نہ کرتی وہ جا کے پچھلی سیٹ پر بیٹھ گئی اور امثال حدید کے ساتھ آگے فرنٹ سیٹ پر بیٹھ گئی۔ گاڑی میں مکمل خاموشی تھی مرحا نے اچانک اوپر دیکھا تو بیک مرر سے وہ اسے ہی دیکھ رہا تھا۔

پر اسکی آنکھوں پر بلیک کلاسز ہونے کی وجہ سے مرحا اسکی آنکھوں کا تاثر نہیں دیکھ سکی کہ ان آنکھوں میں اجنبیت ہے کہ شناسائی۔

بھائی ادھر گاڑی روکیں میں آنٹی کی دوائیاں لے کے آتی ہوں آپ بس پانچ منٹ ویٹ کریں۔

اسکے گاڑی روکتے ہی امثال جلدی سے گاڑی سے نکل گئی۔ تقریبا تین منٹ کی خاموشی کے بعد مرحا سے رہا نہ گیا تو بول دیا۔

لگتا ہے آج کل لوگ سیاست دانوں کو کچھ زیادہ ہی فالو کرنے لگے ہیں جو ہر وقت انکے جیسی ڈریسنگ کر کے گھومتے رہتے ہیں۔

مجھے بھی کچھ ایسا ہی لگتا ہے کہ آج کل لڑکیاں کچھ زیادہ ہی ماڈرن ہو گئیں ہیں۔

انکو تھوڑا دھیان اپنی ڈریسنگ کی طرف بھی دینا چاہیے۔ تمہیں جو کہنا ہے مجھے ڈائریکٹلی بولو اس طرح سے ٹونگ کیوں کر رہے ہو۔

تمہیں کتنی بار سمجھایا ہے کہ تم نہیں آپ بولا کرو۔

تو تمہیں بھی تو پتہ ہے کہ مجھے یہ ان ڈائریکٹلی باتیں زہر لگتی ہیں۔

اچھا تو سنو مجھے تمہاری یہ ڈریسنگ اس وقت زہر لگ رہی ہے۔اچھا میری ڈریسنگ زہر لگ رہی ہے تو تمہیں کیا لگتا ہے مجھے تمہاری پولیٹیکس تو جیسے بڑی پسند ہے نہ۔

امثال جب گاڑی میں آ کے بیٹھی تو وہ دونوں اپنی اپنی سوچوں سے باہر نکلے اور اک پل کے لیے دونوں چونکے تو کیا یہ سب باتیں وہ دونوں تصور کر رہے تھے دونوں نے خود سے ہی سوال کیا؟

اور جواب آیا ہاں وہ سب ایک تصوراتی مکالمہ تھا ورنہ وہ دونوں اب بچپن کی طرح لڑنا تو دور بات بھی نہیں کرتے تھے۔

حدید نے گاڑی کو چلانا سٹارٹ کیا اور اس کالے گیٹ والی سرخ اینٹوں سے بنی چھوٹی سی عمارت کے سامنے آ کے روکی۔

جب وہ دونوں گاڑی سے نکلیں تو امثال نے حدید سے کہا؛ بھائی آپ اندر نہیں آئیں گے کیا؟

www.novelsclubb.com

نہیں گڑیا آج پارٹی کا اجلاس ہے ادھر پہنچنا ہے پھر کبھی دعا کرنا تمہارا بھائی اپنے مقصد میں کامیاب ہو جائے۔

وہ بات تو امثال سے کر رہا تھا پر دیکھ مرحا کو رہا تھا۔

جی بھائی ضرور۔ وہ مرحا کے پاس آئی تو وہ گاڑی کی موڑ کاٹ چکا تھا۔ چلو مرحا یہ کہتے ہی امثال آگے چلنے لگی۔ پر مرحا تو بس اسکی گاڑی کو جاتا ہوا دیکھ رہی تھی اور وہ بھی تو گاڑی کے مرر سے اسے ہی دیکھ رہا تھا اور دیکھتے ہی دیکھتے وہ دونوں ایک دوسرے کی نظروں سے اوجھل

ہو گئے۔--------------------------------

مرحا کیا ہوا کدھر کھو گئی ہو؟

نہیں کہیں نہیں چلیں۔

ہاں آؤ۔ امثال اسے لیتے ہوئے سرخ اینٹوں والے گھر کے کالے دروازے سے اندر داخل ہوئی۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

مرحا جب اندر داخل ہوئی تو سب سے پہلے اسکی نظر سرخ اینٹوں والی چھوٹی سی سڑک کے اطراف لگے وائٹ چیری کے درختوں پر پڑی۔ چھوٹے چھوٹے وائٹ پھولوں سے لدے ہوئے درخت، درختوں کے پیچھے کے میدان میں بچھی سبز گھاس اور میدان میں لگے پینک چیری کے درخت، ڈھلتے ہوئے سورج کی مدہم کرنیں ان پھولوں کو اور بھی خوبصورت بنا رہیں تھیں۔

اس جگہ پر چھایا سکون گویا ایسا لگ رہا تھا جیسا وہ اس دنیا کا نہیں بلکہ جنت کا ایک چھوٹا سا پر سکون ٹکڑا ہو۔ اس سے پہلے کہ سفید پھول جو اسکی کمزوری تھے اسے اپنے سحر میں جکڑتے کہ امثال نے چہک کر کسی کو اسکا نام بتایا۔

آنٹی یہ میری دوست مرحا ہے۔

www.novelsclubb.com

مرحا یہ میری سوئیٹ سی آنٹی ہیں۔ اسلام علیکم بیٹا کیسی ہو؟

وعلیکم اسلام آنٹی میں ٹھیک ہوں۔ آپ کیسی ہیں؟

الحمداللہ بیٹا میں بھی ٹھیک ہوں۔آؤ آپ لوگ اندر چلو۔

جی۔مرحاامثال کے پیچھے چلتی ہوئی اندر آئی۔

وہ دونوں حال میں آ کے بیٹھی تو فجر انکے لیے جوس کے گلاس لے آئیں۔

آنٹی آپ کیوں لے آئیں ہیں آپکی طبعیت پہلے ہی ٹھیک نہیں ہے۔

بیٹا کچھ نہیں ہوا میری طبعیت کو بلکل ٹھیک ہوں میں۔مرحا فجر کو دیکھ رہی تھی پتہ نہیں کیوں اسے وہ چہرہ دیکھا ہوا لگ رہا تھا پر کہاں یہ یاد نہیں تھا۔

آنٹی کیا ہم پہلے کبھی ملے ہیں؟

نہیں بیٹا میں تو آپ سے آج پہلی بار مل رہی ہوں۔

www.novelsclubb.com

پتہ نہیں آنٹی بس مجھے ایسا لگا۔

اوہو مرحا چھوڑوں ان سب باتوں کو یہ بتاؤ کھانے میں کیا بناؤں۔

نہیں امثال میں بس تھوڑی دیر رکوں گی کھانا میں گھر جا کے کھالوں گی۔

نہیں بیٹا کھانا آپ ادھر کھا کے جانا۔امثال بیٹا آپ اپنی دوست کے ساتھ بیٹھو میں تھوڑا سا کام کر لوں۔

کیا ہوا میڈم یونی میں تو اچھی بھلی تھی۔اب منہ پہ بارہ کیوں بج رہے ہیں۔

نہیں امثال مجھے کیا ہونا ہے میں بلکل ٹھیک ہوں۔

اگر تمہیں برا نہ لگے تو تمہارے گارڈن میں چل کے بیٹھیں۔ہاں کیوں نہیں چلو۔

وہ امثال کے ساتھ باتیں کرتی ہوئی گارڈن میں آئی تو ایک بار پھر سے وائٹ چیری کے پھولوں کو دیکھ کر کہیں کھونے لگی۔

کہیں بہت پیچھے عالم ویلا کے گارڈن میں جب وہ اور گڑیا سفید گلاب کے پھول توڑ رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

گڑیا ہم اس چنگیز خان کے لیے یہ پھول کیوں توڑ رہے ہیں۔میں یہ پھول اس چنگیز خان کو دینے نہیں جاؤں گی تم ہی جانا۔

مرحا بھائی کے گیٹار کی تار تم نے توڑی ہے تو سوری کے ساتھ یہ پھول بھی تم ہی انکو دو گی۔

گڑیا پلیز نہ یار شیر کی کچھار میں میں اکیلی نہیں جاؤں گی ورنہ وہ تو مجھے دیکھتے ہی کچا چبا جائے گا۔

اوہو بھائی کچھ نہیں کہیں گے تمہیں تم انکی پسند کے یہ سفید پھول لے کے جاؤ گی نہ۔

میڈم یہ پھول سفید ضرور ہیں پر اسکی پسند کے نہیں ہیں اسے وائٹ چیری کے پھول پسند ہیں نہ کے سفید گلاب۔

چلو مرحا یہ پھولوں کا بکے بن گیا ہے اور یہ رہا سوری کارڈ چلو بھائی کے روم میں چلیں۔

وہ دونوں جب حدید کے روم کے پاس پہنچی تو گڑیا نے کہا؛ چلو مر حاب اندر تم جاؤ اور جلدی سے سوری بول کے میرے روم میں آجانا اوکے۔

تم تب تک درود پڑھتی رہنا اور اگر میں دس منٹ تک نہ آؤں تو سمجھ جانا کہ تمھارا آدم خور بھائی مجھے کچا چبا رہا ہو گا۔

وہ دروازہ نوک کر کے حدید کے کمرے میں داخل ہوئی تو وہ اپنا ٹوٹا ہوا گٹار لے کے بیٹھا تھا آنکھیں اس وقت غصے سے لال ہو رہیں تھیں۔

میڈم آج کہیں سورج مخرب سے تو نہیں نکلا جو تم میرے کمرے میں نوک کر کے آئی ہو ورنہ تو تم منہ اٹھا کہ ایسے آتی ہو جیسے یہ میرا نہیں تمھارا کمرہ ہو اور تو اور میری ساری چیزوں توڑ کے رکھ دیتی ہو۔

www.novelsclubb.com

گڑیا کی بچی کہا پھنسا دیا آج تو چنگیز خان مرچیں چبا کے بیٹھا ہے کہیں مجھے ہی نہ چبا جائے۔

ہاں تو میرا کمرا ہے تو ہے تمہیں کیوں مرچیں لگ رہی ہیں۔دیکھو ہم دوست ہیں نہ تو دوستوں میں تیری میری نہیں ہوتی جو تمھاری چیزیں ہیں وہ سب میری چیزیں ہیں۔

اور اب اگر مجھ سے غلطی سے اس گٹار کی ایک تار ٹوٹ گئی ہے تو اس میں اتنا غصہ کرنے کی کیا ضرورت ہے۔

یہ تم نے ابھی ایک تار توڑی ہے یہ ساری تاریں ٹوٹی ہوئی ہیں۔

اچھا نہ یہ غصہ چھوڑوں دیکھو میں تمہارے لیے یہ سفید پھول اتنی مشکل سے توڑ کے آئی ہوں انکو لو اور بس ناراضگی ختم کرو۔

بے وقوف لڑکی جب لڑکیاں ناراض ہوتی ہیں تو انکو پھول دیئے جاتے ہیں لڑکوں کو نہیں۔اچھا نہ اب تو میں لے آئی ہوں اب تو انکو رکھو۔

دو مجھے پر اگلی بار پھول مت لانا۔

ٹھیک ہے۔حدی تم اب نیا گیٹار کب لو گے ؟

کیوں اسے بھی توڑنا ہے کیا؟

نہیں نہیں توڑوں گی نہیں تم مجھے گیٹار بجانا سیکھادو نہ۔

ایک شرط پر اگر تم مجھے آپ بلاؤ گی تو۔

تمہیں اور آپ کبھی بھی نہیں گیٹار تو میں اپنی سکول ٹیچر سے بھی سیکھ لوں گی بڑا آیا آپ بلاو گی۔

یہ کہتے ہی وہ تن فن کرتی وہاں سے چلی گئی۔

مرحا کیا ہوا کہاں کھو گئی۔ نہیں کہیں نہیں بس ان پھولوں کو دیکھ رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

چلو آؤ کھانا لگ گیا ہو گا وہ کھاتے ہیں۔ ہمم چلو۔ کھانا کھانے کے بعد فجر اور امثال سے تھوڑی باتیں کرنے کے بعد اسکی گاڑی بن کے آئی تو وہ اپنے گھر روانہ ہوئی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

پارٹی کے اجلاس میں بیٹھا وہ کب سے الیکشن کے متعلق ہونے والے جلسوں کو ڈیسائیڈ کر رہا تھا۔

مجھے لگتا ہے کہ ہمیں جلسے بھی کرنے چاہیے پر گاؤں یا چھوٹے علاقوں میں خود جا کر وہاں کے لوگوں کے مسائل سننے چاہے اور ان کے حل کو یقینی بنانے کی کوشش بھی کرنی چاہے اگر ہم سلیکٹ ہوتے ہیں تو۔

گاؤں اور چھوٹے علاقوں کے لوگ بہت سادہ اور مخلص ہوتے ہیں اور اگر ہم خود چل کر جائیں گے تو ہمارے لیے ان کے دلوں میں عزت اور بڑھے گی اور یہی ہمارے لیے پلس پوائنٹ ہو گا وہ علاقے جہاں پر آج تک کوئی سیاست دان نہیں گیا ہم پہلے ادھر جائیں گے۔

www.novelsclubb.com

اور پھر ہم بعد میں بڑے شہروں پر فوکس کریں گے۔اور تین ماہ کے ٹائم کو دیکھتے ہوئے آپ یہ سب چیزیں سیٹ کر لیں تاکہ ہم سب شہروں اور علاقوں کو کور کر سکیں۔

اور ویسے بھی آفندی صاحب کے بیٹے کی شادی ہے اس ماہ جب تک وہ ادھر بزی ہوں گے ہم چھوٹے علاقوں کے ووٹرز کو اپنی سائیڈ پر کر لیں گے۔

حدید بیٹا یہ بہت اچھا آئیڈیا ہے ہم اس پر کام شروع کرتے ہیں۔آپ سب راضی ہیں تو پھر اب اس اجلاس کو ادھر ختم کرتے

ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ اپنے بستر پر لیٹا کب سے سونے کی کوشش کر رہا تھا پر جب بھی آنکھیں بند کرتا اسے اس لڑکی کی وہ بڑی بڑی سبز آنکھیں یاد آجاتی۔

ارے عمر دیکھیں اپنی اور حرکتیں دیکھیں،آپ کو شرم نہیں آتی لڑکیوں کو تاڑتے ہوئے،اگر آپ کی وقت پر شادی ہو گئی ہوتی تو ان لڑکیوں جتنی آپ کی بیٹی ہوتی ،ارے آپ تو وہی آئیس کریم والے انکل ہو۔

اسکی کہی ہوئی باتوں کو یاد کرتے اسکے ہونٹوں پر مسکراہٹ آگئی پر وہ اک دم سمٹ بھی گئی۔

یار کیا میں سچ میں انکل لگتا ہوں؟

پر ابھی تو میری ستائیس سال ہی عمر ہے میں ابھی سے بوڑھا تو نہیں ہوا ہوں۔

اچھا خاصا ینگ ہوں ابھی تو۔

مجھے لگتا ہے کہ اس لڑکی کی آنکھیں ہی خراب ہیں جو اسے میں انکل لگتا ہوں۔

ویسے اسکی عمر کیا ہو گی؟

میڈیکل کے فرسٹ ائیر میں ہے تو آئی تھینک انیس بیس سال ہو گی۔

ہاں اتنی ہی ہو گی۔

کیا ہو گیا ہے مجھے میں اس بد تمیز لڑکی کے بارے میں کیوں سوچ رہا ہوں محتشم مشن پر فوکس کر۔

پر وہ لڑکی بد تمیز تو نہیں ہے دل نے آواز دی۔

www.novelsclubb.com

تنگ آتاوہ اپنے منہ پر تکیہ دے کر سونے کی کوشش کرنے

لگا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

مرحا اپنے کمرے میں بیٹھی بک پڑھ رہی تھی کہ اسکے موبائل کی رنگ ہوئی۔

اس نے دیکھا تو ان نون نمبر تھا وہ سوچ رہی تھی کہ اٹھائے کہ نہیں کہ اتنے میں

رنگ بند ہو گئی۔

وہ موبائل کو رکھ کر پھر سے پڑھنے لگی تو دوبارہ رنگ ہوئی۔

اسنے کال اٹھائی تو دوسری طرف سے صائم کی آواز آئی۔ ہیلو مرحا کیسی ہو تمہارے

پاؤں کا درد ٹھیک ہوا کہ نہیں۔ہاں سب ٹھیک ہے۔

www.novelsclubb.com

صائم تمہیں میرا نمبر کس نے دیا؟

نتاشہ سے لیا ہے سوچا تمہاری طبعیت کا پوچھ لوں۔

تمہیں برا تو نہیں لگا؟

نہیں ایسی کوئی بات نہیں۔

تم لوگوں کی شوپنگ ہو گئی؟

کہاں تاشہ بھابھی نے اتنا گھومایا کے اب تو میں نے کانوں کو ہاتھ لگایا ہے کہ کبھی انکے ساتھ نہیں جانا۔

ہاہاتاشہ آپی کے ساتھ جو بھی جاتا ہے واپسی پر یہی کہتا ہے۔

لڑکی تم ہنستی بھی ہو کیا؟

کیوں میں نہیں ہنس سکتی کیا؟

نہیں ہم دونوں جب بھی ملے ہیں ہماری صرف لڑائی ہی ہوئی ہے تو مجھے نہیں پتہ تھا تم ہنستی بھی ہو۔

ہاں یہ تو ہے تمہاری حرکتیں ہی ایسی تھی کہ مجھے غصہ آجاتا تھا۔

کیا کر رہی تھی تم؟

www.novelsclubb.com

میں بک پڑھ رہی تھی۔اف لڑکی تم تھکتی نہیں ہو یہ کتابیں پڑھ پڑھ کر۔

نہیں میں کتابیں پڑھ پڑھ کر نہیں تھکتی پر اگر کتابیں نہ پڑھوں تب تھک جاتی ہوں۔

اچھا پھر میرا تو الٹا کام ہے میں تو کتابوں کو دیکھ کر ہی تھک جاتا ہوں۔

اچھا جناب چلو ابھی سو جاؤ کیونکہ کل میں نے تم سے تمہارے حصے کی اسائمنٹ کمپلیٹ کروانی ہے۔

اوکے میڈم جو حکم بائے۔

بائے۔کال بند کر کے وہ پھر سے کتاب پڑھنے لگی اور پڑھتے پڑھتے ہی وہ نیند کی وادیوں میں گم ہو گئی۔---

--

www.novelsclubb.com

وہ جو گنگ کر کے گھر آیا تو اماں جی حال میں بیٹھی اسکا انتظار کر رہی تھیں۔

ارے باربی ڈول کیا ہوا آپ ادھر کیوں بیٹھی ہیں۔

حدید بات مت کرو تم ہم سے ہم تم سے بہت ناراض ہیں۔ارے ملکہ عالیہ کیا ہوا خادم سے کوئی غلطی ہوئی ہے کیا؟ کیا فائدہ آج کل تم لوگ اپنے فیصلے خود کرنے والے ہو گئے ہو تو میں اب اس بوڑھی دودی کی کیا حیثیت رہ گئی ہے۔

دادو کیسی بات کر رہی ہیں آپ میرے اور محتشم بھائی دونوں کے لیے بہت ضروری ہیں۔

ہاں تو اور کیا تم نے سیاست میں حصہ لے لیا اور مجھے بتانا بھی گوارا نہیں سمجھا۔

دادو میں جانتا ہوں آپ کو نہ بتا کہ میں نے غلطی کی ہے پر اگر میں آپ کو بتا دیتا تو آپ مجھے ایسا نہیں کرنے دیتی اور دادو میں بابا کا خواب پورا کرنا چاہتا ہوں۔

پر حدید مجھے بہت ڈر لگتا ہے جو کچھ پہلے ہوا؟ داد و جو پہلے ہوا وہ ویسے ہونا ہی لکھا تھا آپ بس میرے لیے دعا کیا کریں۔

آپ کی دعاؤں سے ہی میں کامیاب ہونگا اور مجھے کچھ نہیں ہوگا اللہ پر یقین رکھیں۔

بیٹا میری دعائیں تو ہمیشہ تم دونوں کے ساتھ ہیں۔ چلیں آپ روم میں چل کے تھوڑی دیر آرام کر لیں۔۔۔

آفندی ہاؤس میں سب ڈائینگ ٹیبل پر بیٹھے کھانا کھا رہے تھے کہ مسٹر آفندی نے کہا؛ ابرار یہ عوامی خدمت پارٹی کا نیا چیئرمین کون بنا ہے۔

ڈیڈ وہ حدید عالم ہے۔

سیاست دان عالم شاہ کا بیٹا جن کی ڈیتھ آج سے سات سال پہلے کاربلاسٹ میں ہوئی تھی۔

ہمم تو کیا لگتا ہے یہ لڑکا ہمیں ٹف ٹائم دے سکتا ہے کہ نہیں۔

ڈیڈ وہ لندن سے پولیٹکس اور اکنامکس پڑھ کے آیا ہے اور کچھ عالم شاہ کے چاہنے والے بھی اسکو سپورٹ کر رہے ہیں ابھی اس کے بارے میں کچھ کہ نہیں سکتے۔

کہ اتنے میں صائم بولا ڈیڈ آپ فکر نہیں کریں کوئی بھی نیا یا پرانا سیاست دان آپ کو ہرا نہیں سکتا اور اگر وہ لندن سے پڑھ کے آیا ہے تو کیا ہوا اسکے پاس آپ کے جیسے سیاست کے داؤ پیچ تو نہیں ہونگے نہ۔

بیٹا یہ تو تم نے ٹھیک کہا ہے۔ چلیں موم ڈیڈ میں یونی کے لیے نکلتا ہوں لیٹ ہو جاؤں گا۔

صائم میرے شیر پتر خیر تو ہے نہ آج کل تیرا یونی اور پڑھائی میں بڑا دل لگتا ہے آج سے پہلے تو ایسا نہیں ہوتا تھا کہ تجھے کالج جانے کی جلدی ہو۔

ارے دادی سرکار اس پہلے وہ رونق بھی تو نہیں تھی جو یونی میں ہے اور نہ ہی میرے ساتھ کام کرنے والے لوگ پہلے خوبصورت تھے۔

اچھاتواسکامطلب ہے کہ آج کل تم خوبصورت لوگوں کے ساتھ کام کررہے ہو۔

جی جی دادی سرکار بلکل آپ بھی اسکو جانتی ہیں۔اچھااب میں چلتاہوں بائے۔اماں سرکاراپنے شیر پوتر سے کہ دیجئے گا کہ الیکشن سے پہلے مجھے اسکی کوئی الٹی سیدھی حرکت نہیں چاہے۔

آفندی اب تو بھی اپنی بیوی کی طرح میرے صائم کے پیچھے مت پڑ جا کچھ نہیں کرتا وہ۔سب ناشتہ کرتے ہی اپنے اپنے کاموں پر چلے گئے۔۔۔

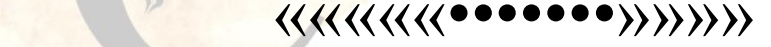

مرحاکب سے لائیبری میں بیٹھی صائم کاانتظار کررہی تھی پرسوں اسائمنٹ کی لاسٹ ڈیٹ تھی اور صائم نے اب تک اپناکام پورانہیں کیا تھا۔

کہ اسے پیچھے سے صائم کی آواز آئی ہیلو بیوٹی فل گرل سوری میں لیٹ ہو گیا۔

صائم تم تھوڑے نہیں کافی لیٹ ہو چکے ہو۔اب بیٹھ کے اپنا کام کرو نتاشہ اور امثال اپنا کام ختم بھی کر چکی ہیں۔

کول ڈاؤن یار میں سارا کام کر چکا ہوں۔تم اسے ایک بار دیکھ لو۔

صائم دیکھ رہا تھا کہ اسکا کام دیکھ کر مرحا کے چہرے پہ چھایا غصہ ختم ہونے لگا ہے۔غصے سے اسکی ناک جو سرخ ہو رہی تھی اب نارمل تھی۔

تو کیسا لگا میڈم کو۔اچھا ہے فائینلی ہمارا کام ختم ہوا۔ویسے کل تک تو تم کہہ رہے تھے کہ تم نے کام نہیں کیا ایک رات میں سارا کام کر بھی لیا تم نے۔

کچھ کام پہلے ہی کیا ہوا تھا اور کچھ تمھارے غصے کے ڈر سے رات کو ہی کر لیا تھا۔

پھر تو اچھا کیا ہے ورنہ آج سچ میں تمھاری کلاس لگ جانی تھی میرے ہاتھوں۔چلو میں نتاشہ کے پاس جاتی ہوں وہ میرا ویٹ کر رہی ہو گی اور تمھارے وہ بگڑے ہوئے دوستوں کو بھی تمھاری یاد آ رہی ہو گی۔

مس مرحاب میرے دوست اتنے بگڑے ہوئے بھی نہیں۔ویسے تمھارا میرے بارے میں کیا خیال ہے؟

کیا مطلب؟مطلب کے کیا تمھیں میں بھی بگڑا ہوا لگتا ہوں؟پہلے تو تم بھی لگتے تھے پر اب نہیں لگتے۔

چلو شکر ہے تمھاری میرے بارے میں رائے تو چینج ہوئی۔اچھا اوکے بائے اب میں جاتی ہوں۔بائے۔

‹‹‹‹‹‹‹‹•••••••••›››››››››

نتاشہ تم لوگوں کی شاپنگ ہو گئی کل۔

یار امثال کہاں تمھیں میری بہن کا نہیں پتہ اسکے ساتھ بازار جانا مطلب ٹانگوں کا حشر کرنے والی بات ہے۔پورا مال میڈم نے گھوم لیا پر اتنی مشکل سے میڈم کو دو

ڈریس ہی پسند آئے۔بس اب کچھ ہی دن رہ گئے ہیں شادی ہو جائے گی تو اپنی ساس کو شاپنگ پہ لے جائے گی کم از کم میری اور مرحہ کی تو جان چھوٹ جائے گی۔

ارے مرحا سے یاد آیا امثال تم نے مرحا کو کہیں دیکھا ہے کیا؟

نہیں میں نے تو اسے صبح سے ہی نہیں دیکھا۔

ہیلو گرلز لگتا ہے مجھے ہی مس کر رہی تھی۔جی بلکل کہاں تھی تم صبح سے۔نتاشہ یار وہ صائم نے اسائمنٹ کمپلیٹ کرلی تھی تو وہی چیک کر رہی تھی۔

اچھا سہی ہے مجھے بتا ہی دیتی۔میرے موبائل کی بیٹری ختم ہو گئی تھی۔امثال کل کے کھانے کے لیے تھینک یو۔تمہاری آنٹی بہت اچھا کھانا بناتی ہیں۔یو ویل کم۔

چلو اناٹومی کی کلاس کا ٹائم ہو گیا ہے پہلے وہ لے لیتے ہیں۔نتاشہ آج میں گھر جلدی جاؤں گی ممانے کہا تھا کہ شوپنگ پر جانا ہے تم چلو گی۔

نہیں جی وہ ٹوئینز کی جوڑی ساتھ ہو گی تو میں نے نہیں جانا میں بعد میں چلی جاؤں گی۔ چلو ٹھیک ہے۔۔۔۔

«««««««••••••••••»»»»»»»

آیان، لیزا اور کتنی دیر ہے تم لوگوں کو ہم لوگ شاپنگ پر جا رہے ہیں کسی فیشن شو میں نہیں جو تم دونوں اتنا تیار ہو رہے ہو۔

مرحا جنگلی بلی تم نہ ہمیشہ ہم دونوں سے جلتی ہی رہنا کیا پتہ وہاں کوئی حسین سی لڑکی تمھارے اس ہینڈسم بھائی پر دل و جان سے فدا ہو جائے۔

بلی کے خواب میں چھیچھڑے ہو ہی نہ جائے کوئی فدا۔ جلدی آؤ ورنہ میں اور مما چلے جائیں گے اور تم دونوں فیشن شو میں جانے کے لیے تیار ہوتے رہنا۔

تم چلو ہم دونوں بس دو منٹ میں آئے۔

مرحاوہ دونوں کہاں ہیں۔ ممابس آرہے ہیں۔ مما آگئے ہم لوگ چلیں جلدی چلیں۔

چلو پہلے خود ہی دیر کرتے ہو اور پھر جلدی جلدی لگا دیتے ہو۔ آیان اور لیزا اپنی شاپنگ کر چکے تھے اور اب مرحا کی رہتی تھی۔

وہ کب سے ڈریس دیکھ رہی تھی پر اسے کوئی پسند ہی نہیں آرہا تھا۔ جنگلی بلی جو بھی پسند آتا ہے لے لو دلہن تو ویسے بھی تاشہ آپی ہیں تمہیں تو کسی نے دیکھنا ہی نہیں تو کیوں میرے اور لیز و جیسے مصروف لوگوں کا ٹائم ویسٹ کر رہی ہو۔

آیان کے بچے چپ کر جاؤ تم ورنہ میں نے تمہارے ٹانگیں توڑ دینی ہیں۔

ان تینوں کی تکرار کو دیکھ کر اماں جی نے محتشم کا ہاتھ پکڑ کر اسے روکا۔ محتشم کا ہاتھ پکڑ کر اسے ان تینوں کی طرف لے گئی۔

مسز احد نے جب اماں جی کو دیکھا تو انکی آنکھیں بھیگنے لگیں اور وہ جلدی سے آ کے انکے گلے لگیں۔

اماں جی کیسی ہیں آپ اور یہ محتشم ہے نہ۔

میں ٹھیک ہوں بیٹا تم کیسی ہو اور یہ محتشم ہے۔

میں بھی ٹھیک ہوں۔ماشاءاللہ محتشم بیٹا کتنے بڑے ہو گئے ہو۔

جی آنٹی یہ مرحا اور دونوں ٹوئینز ہیں نہ؟

ہاں بیٹا۔اسلام علیکم دادو کیسی ہیں آپ؟

میں تو ٹھیک ہوں مرحا دادو کی جان میرا بچہ تم کیوں نہیں آئی مجھ سے ملنے۔

www.novelsclubb.com

دادو آپ کے لاڈلے نے ہی منع کیا تھا کہ ہم اسکے گھر میں نہ آئیں۔

اسنے منع کیا اور تم نے مان لیا۔پہلے کب تم نے حدی کی بات مانی تھی جو اسکی اس بات کو اپنے پلو سے باندھ لیا۔

وہ گھر صرف اسکا نہیں تمھاری دادو کا بھی ہے۔

جی دادو پر وہاں آپ کا لاڈلا بھی رہتا ہے۔دادو آپ جب کہیں گی ہم آجائیں گے پر عالم ویلا ہم نہیں آسکتے۔

کہ اچانک پیچھے سے حدید نے آکر کہا؛ مس مرحا احد خان تمھیں وہاں پر آنے کی ضرورت بھی نہیں ہے۔حدید کیا کہ رہے ہو تم تمیز سے بات کرو۔

بھائی پلیز آپ نے مجھے جتنی تمیز سیکھانی ہے گھر جا کر سیکھائے گا۔ابھی آپ اور دادو دونوں گھر چلیں یہ کہتا ہی وہ وہاں سے مڑ گیا۔مرحا،آنٹی حدید کی طرف سے میں معافی مانگتا ہوں۔نہیں محتشم بیٹا آپ رہنے دو۔دادو چلیں۔ہاں چلو۔۔

www.novelsclubb.com

«««««««••••••••••»»»»»»»

وہ جو گنگ کر کے گھر آیا تو اماں جی حال میں بیٹھی اسکا انتظار کر رہی تھیں۔

ارے باربی ڈول کیا ہوا آپ ادھر کیوں بیٹھی ہیں۔

حدید بات مت کرو تم ہم سے ہم تم سے بہت ناراض ہیں۔ارے ملکہ عالیہ کیا ہوا خادم سے کوئی غلطی ہوئی ہے کیا؟ کیا فائدہ آج کل تم لوگ اپنے فیصلے خود کرنے والے ہو گئے ہو تو میں اب اس بوڑھی دودی کی کیا حیثیت رہ گئی ہے۔

دادو کیسی بات کر رہی ہیں آپ میرے اور محتشم بھائی دونوں کے لیے بہت ضروری ہیں۔

ہاں تو اور کیا تم نے سیاست میں حصہ لے لیا اور مجھے بتانا بھی گوارا نہیں سمجھا۔

دادو میں جانتا ہوں آپ کو نہ بتا کہ میں نے غلطی کی ہے پر اگر میں آپ کو بتا دیتا تو آپ مجھے ایسا نہیں کرنے دیتی اور دادو میں بابا کا خواب پورا کرنا چاہتا ہوں۔

پر حدید مجھے بہت ڈر لگتا ہے جو کچھ پہلے ہوا؟ دادو جو پہلے ہوا وہ ویسے ہونا ہی لکھا تھا آپ بس میرے لیے دعا کیا کریں۔

آپ کی دعاؤں سے ہی میں کامیاب ہونگا اور مجھے کچھ نہیں ہو گا اللہ پر یقین رکھیں۔

بیٹا میری دعائیں تو ہمیشہ تم دونوں کے ساتھ ہیں۔ چلیں آپ روم میں چل کے تھوڑی دیر آرام کر لیں۔۔۔

آفندی ہاؤس میں سب ڈائینگ ٹیبل پر بیٹھے کھانا کھا رہے تھے کہ مسٹر آفندی نے کہا؛ابرار یہ عوامی خدمت پارٹی کا نیا چیئر میں کون بنا ہے۔

ڈیڈ وہ حدید عالم ہے۔

سیاست دان عالم شاہ کا بیٹا جن کی ڈیتھ آج سے سات سال پہلے کار بلاسٹ میں ہوئی تھی۔

ہمم تو کیا لگتا ہے یہ لڑکا ہمیں ٹف ٹائم دے سکتا ہے کہ نہیں۔

ڈیڈ وہ لندن سے پولیٹکس اور اکنامکس پڑھ کے آیا ہے اور کچھ عالم شاہ کے چاہنے والے بھی اسکو سپورٹ کر رہے ہیں ابھی اس کے بارے میں کچھ کہ نہیں سکتے۔

www.novelsclubb.com

کہ اتنے میں صائم بولا ڈیڈ آپ فکر نہیں کریں کوئی بھی نیا یا پرانا سیاست دان آپ کو ہرا نہیں سکتا اور اگر وہ لندن سے پڑھ کے آیا ہے تو کیا ہوا اسکے پاس آپ کے جیسے سیاست کے داؤ پیچ تو نہیں ہونگے نہ۔

بیٹا یہ تو تم نے ٹھیک کہا ہے۔ چلیں موم ڈیڈ میں یونی کے لیے نکلتا ہوں لیٹ ہو جاؤں گا۔

صائم میرے شیر پتر خیر تو ہے نہ آج کل تیرا یونی اور پڑھائی میں بڑا دل لگتا ہے آج سے پہلے تو ایسا نہیں ہوتا تھا کہ تجھے کالج جانے کی جلدی ہو۔

ارے دادی سرکار اس پہلے وہ رونق بھی تو نہیں تھی جو یونی میں ہے اور نہ ہی میرے ساتھ کام کرنے والے لوگ پہلے خوبصورت تھے۔

اچھا تو اسکا مطلب ہے کہ آج کل تم خوبصورت لوگوں کے ساتھ کام کر رہے ہو۔

جی جی دادی سرکار بلکل آپ بھی اسکو جانتی ہیں۔اچھا اب میں چلتا ہوں بائے۔اماں سرکار اپنے شیر پوتر سے کہ دیجئے گا کہ الیکشن سے پہلے مجھے اسکی کوئی الٹی سیدھی حرکت نہیں چاہے۔

آفندی اب تو بھی اپنی بیوی کی طرح میرے صائم کے پیچھے مت پڑ جا کچھ نہیں کرتا وہ۔سب ناشتہ کرتے ہی اپنے اپنے کاموں پر چلے گئے۔۔۔

‹‹‹‹‹‹‹‹‹•••••••›››››››››

مرحاکب سے لائیبری میں بیٹھی صائم کا انتظار کر رہی تھی پرسوں اسائمنٹ کی لاسٹ ڈیٹ تھی اور صائم نے اب تک اپنا کام پورا نہیں کیا تھا۔

کہ اسے پیچھے سے صائم کی آواز آئی ہیلو بیوٹی فل گرل سوری میں لیٹ ہو گیا۔

صائم تم تھوڑے نہیں کافی لیٹ ہو چکے ہو۔اب بیٹھ کے اپنا کام کرو نتاشہ اور امثال اپنا کام ختم بھی کر چکی ہیں۔

کول ڈاؤن یار میں سارا کام کر چکا ہوں۔ تم اسے ایک بار دیکھ لو۔

صائم دیکھ رہا تھا کہ اسکا کام دیکھ کر مرحا کے چہرے پہ چھایا غصہ ختم ہونے لگا ہے۔ غصے سے اسکی ناک جو سرخ ہو رہی تھی اب نارمل تھی۔

تو کیسا لگا میڈم کو۔ اچھا ہے فائینلی ہمارا کام ختم ہوا۔ ویسے کل تک تو تم کہہ رہے تھے کہ تم نے کام نہیں کیا ایک رات میں سارا کام کر بھی لیا تم نے۔

کچھ کام پہلے ہی کیا ہوا تھا اور کچھ تمھارے غصے کے ڈر سے رات کو ہی کر لیا تھا۔

پھر تو اچھا کیا ہے ورنہ آج سچ میں تمھاری کلاس لگ جانی تھی میرے ہاتھوں۔ چلو میں نتاشہ کے پاس جاتی ہوں وہ میرا ویٹ کر رہی ہو گی اور تمھارے وہ بگڑے ہوئے دوستوں کو بھی تمھاری یاد آ رہی ہو گی۔

مس مرحاب میرے دوست اتنے بگڑے ہوئے بھی نہیں۔ ویسے تمھارا میرے بارے میں کیا خیال ہے؟

کیا مطلب؟ مطلب کے کیا تمھیں میں بھی بگڑا ہوا لگتا ہوں؟ پہلے تو تم بھی لگتے تھے پر اب نہیں لگتے۔

چلو شکر ہے تمھاری میرے بارے میں رائے تو چینج ہوئی۔ اچھا او کے بائے اب میں جاتی ہوں۔ بائے۔

«««««««•••••••»»»»»»»

نتاشہ تم لوگوں کی شاپنگ ہو گئی کل۔

یار امثال کہاں تمہیں میری بہن کا نہیں پتہ اسکے ساتھ بازار جانا مطلب ٹانگوں کا حشر کرنے والی بات ہے۔ پورا مال میڈم نے گھوم لیا پر اتنی مشکل سے میڈم کو دو ڈریس ہی پسند آئے۔ بس اب کچھ ہی دن رہ گئے ہیں شادی ہو جائے گی تو اپنی ساس کو شاپنگ پہ لے جائے گی کم از کم میری اور مرحہ کی تو جان چھوٹ جائے گی۔

ارے مرحا سے یاد آیا امثال تم نے مرحا کو کہیں دیکھا ہے کیا؟

نہیں میں نے تو اسے صبح سے ہی نہیں دیکھا۔

ہیلو گرلز لگتا ہے مجھے ہی مس کر رہی تھی۔جی بلکل کہاں تھی تم صبح سے۔نتاشہ یار وہ صائم نے اسائمنٹ کمپلیٹ کر لی تھی تو وہی چیک کر رہی تھی۔

اچھا سہی ہے مجھے بتا ہی دیتی۔میرے موبائل کی بیٹری ختم ہو گئی تھی۔امثال کل کے کھانے کے لیے تھینک یو۔تمہاری آنٹی بہت اچھا کھانا بناتی ہیں۔یو ویل کم۔

چلو اناٹومی کی کلاس کا ٹائم ہو گیا ہے پہلے وہ لے لیتے ہیں۔نتاشہ آج میں گھر جلدی جاؤں گی مما نے کہا تھا کہ شوپنگ پر جانا ہے تم چلو گی۔

نہیں جی وہ ٹوئینز کی جوڑی ساتھ ہو گی تو میں نے نہیں جانا میں بعد میں چلی جاؤں گی۔چلو ٹھیک ہے۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

آیان،لیزااور کتنی دیر ہے تم لوگوں کو ہم لوگ شاپنگ پر جا رہے ہیں کسی فیشن شو میں نہیں جو تم دونوں اتنا تیار ہو رہے ہو۔

مرحا جنگلی بلی تم نہ ہمیشہ ہم دونوں سے جلتی ہی رہنا کیا پتہ وہاں کوئی حسین سی لڑکی تمھارے اس ہینڈسم بھائی پر دل و جان سے فدا ہو جائے۔

بلی کے خواب میں چھیچھڑے ہو ہی نہ جائے کوئی فدا۔جلدی آؤ ورنہ میں اور مما چلے جائیں گے اور تم دونوں فیشن شو میں جانے کے لیے تیار ہوتے رہنا۔

تم چلو ہم دونوں بس دو منٹ میں آئے۔

مرحا وہ دونوں کہاں ہیں۔ مما بس آ رہے ہیں۔ مما آ گئے ہم لوگ چلیں جلدی چلیں۔

www.novelsclubb.com

چلو پہلے خود ہی دیر کرتے ہو اور پھر جلدی جلدی لگا دیتے ہو۔آیان اور لیزا اپنی شاپنگ کر چکے تھے اور اب مرحا کی رہتی تھی۔

وہ کب سے ڈریس دیکھ رہی تھی پر اسے کوئی پسند ہی نہیں آ رہا تھا۔ جنگلی بلی جو بھی پسند آتا ہے لے لو دلہن تو ویسے بھی تاشہ آپی ہیں تمہیں تو کسی نے دیکھنا ہی نہیں تو کیوں میرے اور لیز وجیسے مصروف لوگوں کا ٹائم ویسٹ کر رہی ہو۔

آیان کے بچے چپ کر جاؤ تم ورنہ میں نے تمہارے ٹانگیں توڑ دینی ہیں۔

ان تینوں کی تکرار کو دیکھ کر اماں جی نے محتشم کا ہاتھ پکڑ کر اسے روکا۔ محتشم کا ہاتھ پکڑ کر اسے ان تینوں کی طرف لے گئی۔

مسز احد نے جب اماں جی کو دیکھا تو انکی آنکھیں بھیگنے لگیں اور وہ جلدی سے آ کے انکے گلے لگیں۔

اماں جی کیسی ہیں آپ اور یہ محتشم ہے نہ۔

میں ٹھیک ہوں بیٹا تم کیسی ہو اور یہ محتشم ہے۔

میں بھی ٹھیک ہوں۔ ماشاءاللہ محتشم بیٹا کتنے بڑے ہو گئے ہو۔

www.novelsclubb.com

جی آنٹی یہ مرحا اور دونوں ٹوئینز ہیں نہ؟

ہاں بیٹا۔اسلام علیکم دادو کیسی ہیں آپ؟

میں تو ٹھیک ہوں مرحا دادو کی جان میرا بچہ تم کیوں نہیں آئی مجھ سے ملنے۔

دادو آپ کے لاڈلے نے ہی منع کیا تھا کہ ہم اسکے گھر میں نہ آئیں۔

اسنے منع کیا اور تم نے مان لیا۔پہلے کب تم نے حدی کی بات مانی تھی جو اسکی اس بات کو اپنے پلو سے باندھ لیا۔

وہ گھر صرف اسکا نہیں تمھاری دادو کا بھی ہے۔

جی دادو پر وہاں آپ کا لاڈلا بھی رہتا ہے۔دادو آپ جب کہیں گی ہم آجائیں گے پر عالم ویلا ہم نہیں آسکتے۔

www.novelsclubb.com

کہ اچانک پیچھے سے حدید نے آکر کہا؛ مس مرحا احد خان تمھیں وہاں پر آنے کی ضرورت بھی نہیں ہے۔حدید کیا کہ رہے ہو تم تمیز سے بات کرو۔

بھائی پلیز آپ نے مجھے جتنی تمیز سیکھانی ہے گھر جا کر سیکھائے گا۔ابھی آپ اور دادو دونوں گھر چلیں یہ کہتا ہی وہ وہاں سے مڑ گیا۔مرحا، آنٹی حدید کی طرف سے میں معافی مانگتا ہوں۔ نہیں محتشم بیٹا آپ رہنے دو۔دادو چلیں۔ہاں چلو۔۔

«««««««•••••••••••»»»»»»»

ماضی

عالم ویلا کے لان میں بیٹھے سب اس وقت شام کی چائے پی رہے تھے۔

جب پنک فراک پہنے گڑیا بھاگتی ہوئی مسز احد کے پاس آئی اور انکے سامنے اپنے چھوٹے چھوٹے ہاتھ اپنی قمر پر رکھ کر کھڑی ہو گئی۔

آنٹی آپ لوگ دوسرے شہر نہیں جائیں گے ادھر ہی رہیں گے۔بیٹا آپ کے انکل بزنس شفٹ کرنے کا سوچ رہے ہیں میں کچھ نہیں کر سکتی ہوں۔

احد کیا ہو گیا ہے کیوں جا رہے ہو یار تم جانتے ہو تمھارے بغیر میں ادھر اکیلا ہو جاؤں گا۔

عالم میں کون سا دوسرے ملک جا رہا ہوں دوسرے شہر ہی تو جا رہا ہوں۔ تم تو جانتے ہو کہ کراچی والا پروجیکٹ میرے بزنس کے لیے کتنا ضروری ہے ورنہ میں اپنے دوست کو چھوڑ کر کہیں نہیں جانے والا بس ایک سال کی ہی تو بات ہے۔

انکی بات سن کے گڑیا نے ناک پھلا کر کہا انکل آپ کو جانا ہے تو جائیں پر مرحا کہیں نہیں جائے گی وہ میرے ساتھ رہے گی۔

انکل کی پری پر یہ بھی تو سوچو ہم اسکے بغیر کیسے رہیں گے اور ہم اسے ادھر چھوڑ بھی تو نہیں سکتے ورنہ مرحا اور حدید ہر وقت لڑتے رہیں گے۔

تو پھر آپ ان دونوں کی شادی کروا دیں اس طرح سے مرحا میرے پاس بھی رہے گی اور بھائی سے اسکی لڑائی بھی نہیں ہو گی میں نے ڈرامے میں دیکھا تھا ہیرو

ہیروئن پہلے بہت لڑتے ہوتے ہیں پر جب شادی ہو جاتی ہے تو ٹھیک ہو جاتے ہیں۔

اے گڑیا کیا اول فول بولتی رہتی ہے ایسا نہیں ہو سکتا۔ کیوں داد وایسا کیوں نہیں ہو سکتا؟

کیونکہ وہ دونوں ابھی چھوٹے ہیں۔

احد انکل پھر جب وہ دونوں بڑے ہو جائیں گے تب کروادیں گے نہ۔ پر میں اپنی بسٹ فرینڈ کو کسی کو نہیں دوں گی۔ اوکے انکل کی پری ایسا ہی کریں گے۔

پر آپکی بیسٹ فرینڈ اور آپکا بھائی ہیں کدھر۔

کدھر ہونا ہے مر حانے بھائی کے دوسرے گیٹار کی بھی تاریں توڑ دیں ہیں اور اس وقت وہ دونوں لڑ رہے ہیں۔

مما آپ بھائی سے کہیں کے مرحا کو گیٹار بجانا سیکھادے پھر وہ بھی گیٹار کی تاریں نہیں توڑے گی۔

دادی ماضی کی یادوں میں اتنی گم تھیں کہ انہیں حدید کے آنے کی خبر ہی نہ ہوئی۔ایم سوری باربی ڈول میں مال میں کچھ زیادہ روڈ ہو گیا تھا۔

حدید تم روڈ نہیں ہو گیے تھے بلکہ تم نے بد تمیزی کی تھی۔حدید کب تک چلے گا یہ سب ایک چھوٹی سی بات کو انا کا مسلہ بنالیا ہے تم نے۔

دادو وہ چھوٹی سی بات نہیں تھی میری گڑیا کی جان بستی تھی اس میں اور آپکی چہیتی نے کیا کیا تھا بھول گئی ہیں کیا آپ؟

آپ بھول سکتی ہیں میں نہیں۔

مرنے سے پہلے بھی میری گڑیا کو یہ فکر تھی کہ اسکی دوست اس سے ناراض ہے۔دادو میں نہیں جانتا کہ غلطی کس کی تھی پر جو مرحا نے کیا تھا وہ غلط تھا۔

www.novelsclubb.com

جب اسے اس گھر میں آنا چاہیے تھا گڑیا سے دوستی رکھنی چاہیے تھی۔تب وہ نہیں آئی تھی تو اب اسکی بھی اس گھر میں کوئی جگہ نہیں ہے۔

دادو آپ آرام کریں اب میں چلتا ہوں۔

«««««««•••••••»»»»»»»

لیزویار شاپنگ پہ تو حدید دی گریٹ اور جنگلی بلی نے موڈ خراب کر دیا ہے۔

چل ایک کام کرتے ہیں مووی دیکھتے ہیں موڈ کچھ ٹھیک ہو جائے گا۔مجھے تو ہارر مووی اچھی لگتی ہے پر تم تو ہارر مووی دیکھ کے ڈر جاتے ہو پچھلی بار بھی مجھے سکون سے سونے نہیں دیا تھا۔

نہیں یار وہ پچھلی بار تو طبعیت ٹھیک نہیں تھی ورنہ آیان دی گریٹ کسی چیز سے نہیں ڈرتا۔

www.novelsclubb.com

چلو ٹھیک ہے۔لیز امووی لگا کے آئی تو وہ دونوں بڑے غور سے مووی دیکھ رہے تھے۔کہ اچانک جنگل میں سرسراہٹ کی آواز آتی ہے پھر ایک لڑکی اچانک سفید کپڑے پہنے اپنے لمبے بالوں کو کھلا چھوڑے پیچھے مڑ کر اپنے لمبے لمبے ناخوں سے لڑکے پر حملہ کرتی ہے اور پھر اپنے نوکیلے دانتوں سے اسکا خون پینے لگتی ہے۔

اور جب اچانک اسکا چہرہ مووی میں زوم ہوتا ہے تو اسکی کالی آنکھوں سے خون کو نکلتا دیکھ کر آیان کی چیخ نکل گئی۔

ہائے چوڑیل چوڑیل مماڈیڈ کوئی مجھے بچاؤ چڑیل میرا خون پی جائے گی۔

وہ جلدی جلدی اٹھ کر بھاگنے لگا تو کمرے میں اندھیرا ہونے کی وجہ سے لیز اکے دوپٹے میں اسکا پاؤں الجھا اور وہ سیدھا فرش پر جا گرا۔

www.novelsclubb.com

لیز وچڑیل آگئی ہے میرے پیروں میں اس نے کچھ پھینکا ہے۔آیان کی آوازیں سن کر سب کمرے میں آئے اور مرحا نے جلدی سے لائٹ اون کی۔

مما مماوہ چڑیل میرا خون پی جائے گی۔ کیا ہو گیا ہے آیان کوئی چڑیل نہیں ہے تم دونوں نے پھر سے ہارر مووی دیکھی ہے کیا؟

لیزا کیوں لگائی تم نے پچھلی بار بھی اس نے کتنا تنگ کیا تھا۔

مما آیان نے خود کہا تھا کہ آیان دی گریٹ کسی چیز سے نہیں ڈرتا۔

تو لیز واب تو ہمارا ہیرو بھائی زیرو بن گیا نہ۔ بس کرو تم لوگ میں جا رہی ہوں نیند ہی خراب کر دی۔

نہیں مما مما میں آج ڈیڈ کے ساتھ سو جاؤں گا آپ اس چھپکلی لیزو کے ساتھ سو جاؤ ادھر پھر سے چڑیل آ گئی تو۔ تو بیٹا جی فکر مت کرو تم جیسے جن کو دیکھ کر وہ خود ہی ڈر کر بھاگ جائے گی۔

www.novelsclubb.com

چلو تم سب سو اور لیزا آئندہ اگر تم نے ہارر مووی اس کو ساتھ دیکھائی تو میں تمھاری بھی پیٹائی لگاؤں گی۔ جی مما۔ چلو مرحا تم بھی چل کے سو۔۔

«««««««•••••••»»»»»»»

تاشہ آپی کدھر ہیں آپ؟

ادھر ہی ہوں بولو۔آپی وہ ابرار بھائی کب سے آپ کو کال کر رہے ہیں انکو آپ سے بات کرنی ہے انکا فون آیا تھا میرے پاس۔

بات ہو گئی ہے میری ان سے۔

تم یونیورسٹی کیوں نہیں گئی ابھی تک۔کیونکہ آج میں شاپنگ کرنے جا رہی ہوں شادی میں دن ہی کتنے رہ گئے ہیں۔لڑکی کچھ پڑھائی پہ بھی توجہ دے دیا کرو۔

اوہو آپی جو نہیں آئے گا وہ بعد میں مرحا کروا دے گی نہ۔تاشہ بس کرو مرحا کی پرچھائی بننا تمھاری خود کی بھی کوئی پہچان ہے۔

www.novelsclubb.com

خود کہ پہچان بناؤ تاکہ لوگ تمہیں مرحا کی وجہ سے نہیں تمھاری وجہ سے جانیں۔

اچھا آپی ٹھیک ہے پر مرحا بھی تو میری ہر بات مانتی ہے۔کیا مان لیا ہے اسنے؟

آپی آپ جانتی تو ہیں نہ میرے کہنے پر ہی اس نے گڑیا اور حدید سے بات کرنا چھوڑا تھا اور اب بھی حدید کے آنے کے بعد بھی وہ اس سے بات نہیں کرتی۔

کیسے مجھے کہتا تھا کہ مرحا اسکی دوست ہے پر اب وہ اسکی شکل بھی دیکھنا پسند نہیں کرتی۔

دیکھو نتاشہ وہ بچپن کی باتیں تھیں انکو چھوڑ کے اب آگے بڑھو صائم بہت اچھا لڑکا ہے تھوڑا اس پر دھیان دو۔

وہ ہر وقت مرحا کے ارد گرد گھومتا رہتا ہے اور میں نہیں چاہتی کہ مرحا میرے ہی سسرال میں میرے برابر آجائے۔اوہو آپی ایسی کوئی بات نہیں ہے صائم تو سب کے ساتھ ایسے ہی فرینک ہے اور مرحا کو ان سب چیزوں میں کوئی انٹریسٹ نہیں۔

اسکو بس اپنی پڑھائی میں انٹریسٹ ہے۔

ٹھیک ہے پر پھر بھی احتیاط کرنا۔اوکے آپی چلیں میں اب شاپنگ کرنے جاتی ہوں اور آپ بیٹھ کے دولہابھائی کے خواب دیکھیں۔۔

«««««««•••••••»»»»»»»

ہائے امشی لگتا ہے تو جلدی آگئی ہے ابھی تک تو مرحا بھی نہیں آئی اب کیا کروں۔

ایک کام کرتی ہوں یونیورسٹی کی بیک سائیڈ ہی اتنی دیر تک گھوم آتی ہوں۔

وہ چلتے ہوئے بیک سائیڈ پر آئی۔

ارے ادھر تو کوئی ہے ہی نہیں چلو اچھا ہے تب تک میں اس پیاری سی جگہ پہ سلفیاں لی لیتی ہوں۔

www.novelsclubb.com

وہ ادھر رنگ برنگے خوبصورت پھولوں کے ساتھ تصویریں بنا رہی تھی کہ اچانک تین عجیب سے موالی ٹائپ کے لڑکے اسے نظر آئے۔

ارے چھمک چھلو اکیلی اکیلی تصویریں کیوں بنا رہی ہو ہم کچھ ہیلپ کر دیں بنانے میں کیا؟

اوہ لگتا ہے کہ بیچاری بور ہو رہی ہے چلو ہم تمھیں کمپنی دے دیتے ہیں۔

ان کی فضول باتوں کو سن کر امثال کے چہرے پر ٹھنڈے پسینے آنے لگے اور وہ وہاں سے بھاگنے کی کوشش کرنے لگی کہ ان میں سے ایک نے امثال کا دوپٹہ پکڑ لیا۔

وہ اسکا دوپٹہ کھینچتا کہ اس سے پہلے ہی محتشم نے اسکے منہ پر زور سے مکہ مارا اور امثال کو پکڑ کر اپنے پیچھے کیا۔

دوسرا ڈنڈا لے کر اسے مارنے لگا تو اسنے ہاتھ سے ڈنڈے کو پکڑ کر اپنا گھٹنا زور سے اسکے پیٹ میں مار تینوں کی اچھے سے پیٹائی کرنے کے بعد وہ امثال کے پاس لوٹا۔

ریلکس چلے گئے ہیں وہ لوگ دونٹ وری۔ تھینک یو اگر آپ نہیں آتے تو۔

تو بھی کچھ نہیں ہوتا آپ انکو اپنی باتوں سے اتنا پکاتی کے وہ خود ہی بھاگ جاتے جیسے مجھے اپنی باتوں سے پکاتی ہیں۔

آپ نہ ہمیشہ آئیس کریم والے انکل ہی رہنا تمیز سے بات کروں تو آپ کو ہضم ہی نہیں ہوتی۔

یہ کہ کر وہ جانے لگی۔اچھا سنیں آئیندہ ایسی سنسان جگہ پر اکیلی مت گھومنے جایئے گا ہر بار میں نہیں آؤں گا۔

تو میں نے کب کہا کہ آپ ہر بار آئیں گے آپ کونسا سپائیڈر مین ہیں جو اڑتا ہوا ہیروئن کو بچانے پہنچ جائے۔

وہ منہ بناتی ہوئی وہاں سے چلی گئی اور اسکی باتوں کو سوچتے ہوئے محتشم کے ہونٹ اپنے آپ مسکرانے لگے۔۔

یہ امثال کدھر رہ گئی اسکو بولا بھی تھا کہ کینٹین میں میرا ویٹ کرے۔

وہ ادھر ادھر نظریں گھوما کے امثال کو دیکھ رہی تھی کہ اچانک اسکا پیر سلیپ ہوا وہ گرتی اس سے پہلے کسی نے اسکا ہاتھ پکڑ کے گرنے سے بچالیا۔

مرحا دھیان سے دیکھ کے چلو۔

تمھارا دھیان کدھر ہے؟

تھینک یو صائم اگر تم ہاتھ نہ پکڑتے تو میں سب کے سامنے گر جاتی۔

اگر تم کہو تو میں تمھارا ہاتھ ہمیشہ کے لیے پکڑ لوں اور تمھیں گرنے ہی نہ دوں۔

کیا مطلب؟ چھوڑو مرحا تمھیں کتابی باتیں سمجھ آتی ہیں یہ دل کی باتوں کو سمجھنا تمھارے بس کی بات نہیں۔

صائم تم کیا کہ رہے ہو مجھے کچھ سمجھ نہیں آرہا تم نے امثال کو دیکھا ہے کہیں کیا؟

www.novelsclubb.com

نہیں میں نے تو اسے نہیں دیکھا۔ایک کام کرتے ہیں کلاس میں چلتے ہیں شاید ادھر تمھیں تمھاری دوست مل جائے۔

ہاں یہ ٹھیک ہے۔اور آنٹی انکل اور تمھارے وہ ٹوئینز بہن بھائی کیسے ہیں؟

سب ٹھیک ہیں تم بتاؤ شادی کی تیاریاں کیسی چل رہی ہیں۔اچھی چل رہی ہیں۔

وہ دونوں کلاس میں آئے تو امثال چیئر پر گم سم بیٹھی تھی۔وہ رہی تمھاری دوست جاؤ مل لو۔

امثال کہاں تھی تم میں کب سے کینٹین میں تمھارا انتظار کر رہی تھی۔

سوری یار میں بھول گئی تھی۔امثال تم ٹھیک ہو۔ہاں بلکل ٹھیک ہوں۔

پکانہ۔ بلکل پکا۔ چلو سر کے آنے سے پہلے کچھ پڑھ لیتے ہیں۔ہاں ٹھیک ہے۔۔

www.novelsclubb.com

آیان آیان اٹھ،ادھر ہمارے اوپر ایٹم بم گرنے والا ہے اور تم گدھے گھوڑے بیچ کے سو رہے ہو۔

کیا ہو گیا ہے لیز و کون سا وہ سڑا ہوا کریلا آ رہا ہے جو تم نے میری نیند برباد کر دی۔جی بلکل ٹھیک کہا وہ سڑے ہوئے کریلے نک چڑے مسٹر آبان آ رہے ہیں۔

نہ کر لیز و صبح صبح اتنا گھٹیا جوک نہیں مارتے۔

آیان میں جوک نہیں مار رہی ابھی مما کے پاس پھپھو کا فون آیا تھا کہ وہ لوگ آج شام کہ فلائٹ سے آ رہے ہیں اور پھپھو شادی تک ہمارے گھر ہی رکیں گئیں۔

مطلب لیز واب شادی تک اس مسٹر سڑو کو برداشت کرنا پڑے گا۔

شادی تک نہیں ساری زندگی!کیا مطلب ساری زندگی؟

مطلب یہ کے میرے بھائی پھپھو وغیرہ ادھر ہی شفٹ ہو رہے ہیں اور بابا نے ہمارے گھر کے ساتھ والے گھر کو خریدنے کا مشورہ بھی دے دیا ہے۔

www.novelsclubb.com

لیز واچھا اچھا بول اللہ نہ کرے کہ وہ ادھر رہیں ورنہ آیان بھائی نے ہم دونوں کو پینڈولم کے گھنٹے کی طرح بجا بجا کے سیدھا کر دینا ہے۔

آیان مجھے تو لگتا ہے کہ ہماری قربانی کے دن آنے والے ہیں کیونکہ مسٹر سڑو کی بہن بھی آرہی ہے اور وہ ہمارے ساتھ پڑھے گی۔

اسکا مطلب لیز وہ افنان جلیبی ہائی فائی مارکس لے گی تو اسکی ہائی فائی عزت اور ہماری ہائی فائی بیستی ہو گی۔ آیان میرے بھائی مجھے تو ابھی سے چکر آرہے ہیں۔

لیز وتجھے تو صرف چکر آرہے ہیں میں تو پورا کا پورا گھوم رہا ہوں۔

ایک کام کرتے ہیں ابھی تھوڑی دیر سو جاتے ہیں ورنہ شام کو مصیبت سے سامنا تو ویسے بھی ہونا ہے۔

www.novelsclubb.com

آیان مجھے تو خواب میں بھی مسٹر سڑو ڈانٹتے ہوئے نظر آئیں گے۔ چل لیز وبلا کو ٹالنے والا منتر پڑھ کے سوتے ہیں۔ آل تو جلال تو آئی بلا کو ٹال تو!

«««««««••••••••••»»»»»»»

مرحا پارکنگ میں کھڑی کب سے آیان کو فون ملا رہی تھی پر وہ اٹھا ہی نہیں رہا تھا۔

کیا ہوا مرحا سب ٹھیک ہے؟

وہ ایکچلی آیان مجھے لینے آنے والا تھا پر نہ تو وہ خود آیا ہے اور نہ ہی فون اٹھا رہا ہے۔

تو اس میں پریشان ہونے والی کیا بات ہے میں تمہیں چھوڑ دیتا ہوں۔ نہیں میں اسکا ویٹ کر لیتی ہوں شاید تھوڑی دیر تک آجائے۔

کم اون مرحا ہم فرینڈز ہیں تو تم ایسے اجنبیوں جیسا بی ہیو مت کرو چلو میں چھوڑ دیتا ہوں۔

www.novelsclubb.com

ویسے صائم تم شروع میں کافی بگڑے ہوئے لگتے تھے پر ویسے ہو نہیں۔

کرم نوازی ہے جناب آپ کی ورنہ کبھی فرصت میں غور کیجے گا اور بھی بہت سی اچھی عادتیں ہیں مجھ میں۔ اچھا جی وہ کون سی؟

وہ یہ کہ ڈیشنگ کے ساتھ ساتھ میں بہت لونگ بندہ ہوں جس سے پیار کروں گا اسکو سب کچھ بھلادوں گا اسے صرف میں ہی میں نظر آؤں گا۔

اچھا تو کوئی گرل فرینڈ ہے کیا؟

ابھی تک تو نہیں پر اب اک خوبصورت حسینہ دل پر قبضہ کرنے لگی ہے۔اچھا کون ہے وہ؟

ابھی نہیں پر سب سے پہلے تمہیں ہی بتاؤں گا۔ویسے تمہیں کیسا لائف پارٹنر چاہے؟

پیار محبت کا تو مجھے پتہ نہیں پر میں چاہتی ہوں کہ میرا لائف پاٹنر ایسا ہو جو مجھے عزت دے سکے جسکی آنکھوں میں بس میرا چہرہ ہو جسکے دل پر پہلی دستک میرے نام کی ہو۔

جو ہر مصیبت میں میری ڈھال بن کر کھڑا رہے، جسے میرا درد تکلیف دے، جس کا نام ہی میرے ہونٹوں پر مسکراہٹ لے آئے، جس کے ہونے سے مجھے تحفظ کا احساس ہو۔

جسے مجھ پر یقین ہو، جسے کچھ کہنا نہ پڑے بلکہ وہ میری آنکھوں میں ہی سب پڑھ لے۔

واو یار ویسے ساری نہیں پر ایسی کچھ کوالٹی مجھ میں بھی ہیں تو کیا خیال ہے؟

کس بارے میں۔

مس مرحا احد خان میرے بارے میں۔ابھی ایسا کوئی خیال نہیں۔

چلیں جب خیال آئے تو اپنے خیال میں میرا بھی خیال رکھیے گا۔اسکی بات سن کے مرحا نے اسے آنکھیں دیکھائی صائم!

اچھا بابا آنکھیں تو مت دیکھاؤ مزاق کر رہا ہوں۔ چلو میڈم تمہارا گھر بھی آگیا۔

چلو اندر چلو نہ تم بھی۔ نہیں مرحا آج نہیں پر نیکسٹ ٹائم جب آؤں گا تو تمھارے ہاتھ کی چائے پی کے جاؤں گا۔ شیور۔ اوکے بائے۔

بائے۔

«««««««••••••••••»»»»»»»

حدید اپنے روم میں بیٹھا اپنے بابا کی ڈائری پڑھ رہا تھا جس میں انہوں نے وہ سب خواب لکھے تھے جو وہ اپنے ملک اور اپنے ملک کے لوگوں کے لیے کرنا چاہتے تھے۔

آج میں بہت خوش ہوں کیونکہ کہ آج مجھے حکومت میں آئے دو سال ہو گئے ہیں اور میں نے اب تک اپنے عہدے اور اسکے اختیارات کا اچھے سے استعمال کیا ہے۔

میں شیر شاہ سوری جیسے بڑے کام تو نہیں کر سکا ہاں پر اب تک اپنی غریب عوام کے لیے جو کر سکا ہوں وہ کیا ہے۔ اور اب میں اپنے ملک کے غریب طبقے کے لیے ایک بہت بڑا کام کرنے والا ہوں۔

www.novelsclubb.com

اس سے بہت سے لوگ میرے خلاف ہو جائیں گے جانتا ہوں پر مجھے یہ خطرہ لینا ہو گا۔

اس سے پہلے مجھے ان کالی بھیڑوں کو ڈھونڈنا ہو گا جو کہ ہمارے سسٹم کے اندر رہ کر اسے تباہ کر رہے ہیں۔

شیر شاہ سوری نے کہا تھا کہ کسی بادشاہ کی بادشاہت تب گرتی ہے جب اسکے وزیر بک جائیں۔

مجھے لگتا ہے کہ جیسے میرے گرد بھی ایسے ہی وزیر بنتے جا رہے ہیں جو ہیں تو میرے ساتھ پر میری ہی جڑیں کاٹ رہے ہیں۔

پر میں بہت جلد انکو ڈھونڈ لوں گا۔

ڈائری کا آخری صفہ پڑھ کر اس نے اسے بند کیا تو اسکی آنکھیں لال ہو رہی تھیں۔

www.novelsclubb.com

بابا میں آپ سے وعدہ کرتا ہوں میں آپ کے سارے خواب پورے کروں گا۔ بابا شیر شاہ سوری نے اپنے دور میں بڑے بڑے کارنامے ایسے ہی انجام نہیں دیے تھے اسکے لیے نرمی کے ساتھ ساتھ اتنا ہی سخت دل بھی بننا پڑتا ہے۔

ورنہ نرم دل لوگوں کے ساتھ یہ پولیٹکس میں چھپے لوگ اپنے فائدے کے لیے ان نرم دل لوگوں کو کچل ڈالتے ہیں۔

پر بابا آپ کا بیٹا ایسا نہیں اس نے نرمی آپ سے لی ہے تو سنگدلی اس دنیا سے لی ہے۔

میں اچھے سے جانتا ہوں کہ کہاں سے کام پیار سے کروانا ہے اور کہاں مار سے بس بہت جلد آپ کا بیٹا آپ کے خواب پورے کرے گا۔

www.novelsclubb.com

«««««««••••••••••••»»»»»»»

امثال بیٹا کدھر کھوئی ہوئی ہو کھانا کھاؤ۔

جی آنٹی کہیں نہیں۔بیٹا کچھ ہوا ہے کیا؟

نہیں آنٹی کچھ بھی نہیں ہوا۔بیٹا تم جب سے یونیورسٹی سے آئی ہو ایسے ہی گم سم ہو کوئی بات ہے تو مجھے بتا سکتی ہو۔

نہیں آنٹی ایسی کوئی بات نہیں بس تھوڑا تھک گئی ہوں۔تو بیٹا کھانا کھا کے آرام کر لو۔

جی۔وہ کھانا کھا کے سونے لگی تو اسکی آنکھوں کے سامنے وہی چہرہ آیا جس نے آج اسکو ان بد تمیز لڑکوں سے بچایا تھا۔

اوہو کیا ہو گیا ہے امشی تجھے یہ انکل کیو نظر آرہے ہیں۔کیوں کہ انہوں نے تیری عزت بچائی ہے۔

ہاں تو انکی جگہ کوئی اور ہوتا تو وہ بھی ایسا ہی کرتا۔پر امشی کیا واقعی انکی جگہ کوئی اور ہوتا تو ایسا کرتا اور اگر وہ آج ادھر نہ آتے تو کیا ہوتا؟

"اگر میں نہ آتا تو بھی کچھ نہیں ہوتا تم بول بول کے انکو اتنا پکا دیتی کہ وہ خود ہی بھاگ جاتے جیسے میرے ساتھ کرتی ہو۔"

محتشم کی بولی گئی بات کو یاد کر کے اسکو ہونٹوں پر پیاری سی مسکراہٹ نے بسیرا کیا۔

کیا ہو گیا ہے امشی تو مسکرا کیوں رہی ہے۔

کہیں مجھے اس انکل سے پیار تو نہیں ہو گیا۔اللہ نہ کرے امشی تو کیا سوچ رہی ہے بس صبح انکو تھینک یو بول کے بات ختم کر اور پھر انکے سامنے جانا ہی نہیں بس۔

ابھی سو جاتی ہوں جب سو جاؤں گی تو انکے خیال بھی نہیں آئیں گے۔

www.novelsclubb.com

آہ،ہائے،آآآآآ،پلیز سر چھوڑ دیں آئیندہ ایسا نہیں کریں گے۔آئیندہ تم لوگ ایسا کرنے لائق ہو گے ہی نہیں تو کرو گے کیسے۔

تم لوگ یہی سب پڑھنے جاتے ہو ماں باپ کا پیسا الگ حرام کرتے ہو اور تم جیسے لوگوں کی وجہ سے لڑکیاں سکون سے پڑھنے نہیں جا سکتی ہیں۔

گھٹیا انسان بہن لگتی تھی تیری جو تو نے اسکا دوپٹہ کھینچا تھا۔

ہاتھ کیسے لگایا تھا تو نے۔اب نہ یہ ہاتھ ہونگے اور نہ آئیندہ تم کسی لڑکی کا دوپٹہ کھینچو گے۔

سر پلیز چھوڑ دیں سر آئیندہ آیسا نہیں کریں گے۔اس لڑکی نے بھی تو تم سے کہا تھا نہ کے جانے دو مجھے تو تم لوگوں نے کیا کیا تھا۔

جو کیا تھا اب وہی بھروگے۔

راشد صبح تک ان لوگوں کی خاطر تواضع جاری رکھنا تاکہ اگلی بار یہ کسی لڑکی کو آنکھ اٹھا کر بھی نہ دیکھ سکیں۔جی سر۔

میں جارہاہوں کل تک انکی طبعیت درست ہونی چاہے۔ محتشم کے جاتے ہی حولدار نے اسکے حکم کے مطابق ان لڑکوں کی پھر دھلائی شروع کر دی۔

«««««««••••••••••»»»»»»»

رات کے تقریباً تین بجے جب ہر طرف اندھیرا چھایا ہوا تھا۔پیاس کی شدت سے اسکی آنکھ کھلی۔

اس نے سائیڈ ٹیبل سے پانی کی بوتل اٹھائی تو وہ خالی تھی۔اف کیا مصیبت ہے اب پانی لینے کے لیے نیچے جانا پڑے گا۔پانی کی بوتل اٹھا کر وہ نیچے آئی تو پورا لاؤنج اندھیرے میں ڈوبا ہوا تھا۔

وہ آدھی بند آدھی کھلی آنکھوں سے آگے بڑھ رہی تھی کہ اچانک وہ کسی چیز سے ٹکرائی۔

پر یہ کیا وہ کوئی چیز نہیں بلکہ کوئی انسان تھا جتنی زور سے اسکا سر درد کر رہا تھا اس سے ایک بات تو واضح تھی کہ وہ انسان لوہے کا بنا تھا۔اس سے پہلے کہ وہ چیختی سامنے والے نے اسکے منہ پر ہاتھ رکھ دیا۔

وہ شخص اسکے انتہائی قریب کھڑا تھا اور اسکے لگائے ہوئے پولو بلیو پرفیوم کی خوشبو اسکے ارد گرد پھیلنے لگی تھی۔یہ خوشبو اور اس انسان کو تو وہ ہزاروں میں بھی پہچانتی تھی۔

کہ اتنے میں اسے اسکی وہ رعب دار آواز سنائی دی۔میں ہاتھ ہٹا رہا ہوں شور مت مچانا۔ہاتھ ہٹا کے اس انسان نے لائٹ اون کی۔اسکی آنکھیں جو آدھی بند اور آدھی کھلی تھیں سامنے والے انسان کو دیکھ کر پوری کھل چکیں تھیں۔بلیک پینٹ اور وائٹ شرٹ میں ملبوس وہ انسان اپنی کالی آنکھوں میں سنجیدگی لیے چلتا ہوا اسکے پاس آیا۔

کیا ہوا ایسے بت بن کے کیوں کھڑی ہو جیسے کہ کوئی بھوت دیکھ لیا ہو۔

www.novelsclubb.com

بھوت ہی تو دیکھ لیا ہے۔ کیا کہا لیزا؟ نہیں کچھ نہیں کچھ بھی تو نہیں میں نے کیا کہنا ہے۔ ویسے آبان بھائی کب آپ مطلب پھپھو سب۔

رات کو کافی لیٹ آئے تھے ماموں لینے آئے تھے اس لیے کسی کو جگایا نہیں۔

میرے خیال سے تم پانی لینے آئی تھی وہ لے لو۔ آپ کو دیکھ لیا ہے اب تو پانی بھی زہر لگے گا لیزا نے دل میں سوچا۔

جی میں پانی لے کے جا رہی ہوں آپ بھی روم میں چلے جائیں کہیں آپ کو دیکھ کے کسی کو ہارٹ اٹیک ہی نہ آ جائے۔

کیا مطلب سمجھوں میں اس بات کا؟ جس طرح سے آپ مجھ سے ٹکرائے تھے ایسے اگر آیان سے ٹکرا گئے تو اسنے اوپر ہی پہنچ جانا ہے۔ تم نہیں پہنچی تو وہ بھی نہیں جاتا اوپر۔ جاو جا کے سو جاؤ اس سے پہلے کے کھڑے کھڑے بے ہوش ہو جاؤ۔

جی۔

«««««««•••••••»»»»»»»

عالم ویلا کے لاؤنج میں بیٹھے دونوں بھائیوں کی شامت آج دادی کے ہاتھوں آئی ہوئی تھی۔نہ تم دونوں مجھے یہ بتاؤ کے یہ گھر ہے یا پھر کوئی ہوٹل جہاں جب تم دونوں کا دل کرے آؤ اور جب دل کرے آدھی رات کو نکل جاؤ۔

میں اس گھر کی دیواروں کو دیکھنے کے لیے ہوں کیا؟

ارے باربی ڈول آپ غصہ کیوں کر رہی ہیں آپ حکم کریں ہم دونوں بھائی ادھر ہی دن رات بیٹھے رہیں گے۔

حدید تم تو نہ اپنا مکھن اپنے پاس ہی رکھو آگے سیاست میں لوگوں کو لگانے کے کام آئے گا۔ایک بات تو تم نے میری مانی نہیں بڑے آئے حکم ماننے والے۔

محتشم تم رات کو دیر سے گھر کیوں آئے تھے۔داد وہ پولیس اسٹیشن میں ایک کیس حل کر رہا تھا ٹائم کا پتہ ہے نہیں چلا۔یہ جو تم دونوں کو گھر آنا بھول جاتا ہے نہ آسکا بندوبست تو میں کرتی ہوں۔

ڈھونڈتی ہوں کوئی لڑکیاں اور تم دونوں کی شادی کرتی ہوں۔تب تم لوگوں کو ٹائم سے گھر آنا بھی یاد رہے گا اور مجھے بھی ان دیواروں سے باتیں نہیں کرنی پڑیں گئیں۔نہیں نہیں باربی ڈول مجھے تو ابھی اس سیاپے میں مت ڈالیں۔

ہاں بھائی کی شادی کی عمر نکلتی جا رہی ہے انکے بارے میں سوچیں۔کیا مطلب ہے حدی میں تمہیں کہاں سے بوڑھا لگتا ہوں۔بھائی میں نے تو بوڑھے ہونے کا بولا ہی نہیں البتہ آپ خود کو خود بوڑھا بنانا چاہتے ہیں تو میں کیا کر سکتا ہوں۔

www.novelsclubb.com

تم دونوں اپنی چونچیں لڑانا بند کرو۔جیسے ہی مجھے کوئی اچھی لڑکیاں ملیں گئیں میں تم دونوں کی شادی کروادوں گی اور اگر کوئی پسند ہو تو مجھے بتا سکتے ہو۔میں جا رہی

ہوں تم دونوں بیٹھ کے مشاورت کر لو کہ ٹائم سے گھر آنا ہے یا پھر میں جلدی تم لوگوں کی شادی کر واؤں۔

یار بھائی یہ سب کیا ہے مجھے ابھی شادی نہیں کرنی مجھے ابھی سیاست میں کریئر بنانا ہے۔ فکر نہیں کرو کچھ نہیں ہوتا بس اب ٹائم سے گھر آنا پڑے گا۔

بھائی ایک فیور چاہیے۔ ہاں بولو حدی۔

بھائی وہ مجھے آج رات کو بلوچستان اور دوسرے علاقوں کے دورے کے لیے نکلنا ہے الیکشن قریب ہیں آپ سمجھ رہے ہیں نہ۔ میں تو سمجھ رہا ہوں پر اگر دادو کو پتہ چلا تو جو وہ ابھی بول کے گئی ہیں اس پر کل ہی عمل کر دیں گی۔

اس لیے تو آپ سے کہہ رہا ہوں آپ سنبھال لینا نہ۔ یہ ٹھیک ہے بلنڈر تم مارو اور کور میں کرتا پھروں۔ ہاں تو بڑے بھائی ہو نہ آپ اور بڑے بھائیوں کا کام چھوٹوں کو سپورٹ کرنا ہوتا ہے۔

اچھا جناب دیکھ لوں گا پر تم دھیان سے جانا اور اپنا خیال رکھنا اور اب تم سیاست میں آ ہی گئے ہو تو ایک بہت ہی اچھا لڑکا ہے جو تمھارا مینجر بن کر ساتھ رہے گا اور دوسرا وہ بلیک بیلٹ ہے تو جب بھی کوئی خطرہ ہو گا تو وہ تمھارے ساتھ ہو گا۔

آج شام وہ آ جائے گا ولید نام ہے اسکا۔

جی بھائی ٹھیک ہے پر میں اپنی حفاظت خود بھی کر سکتا ہوں۔ جانتا ہوں سب پر میں پھر بھی تمہیں اکیلا نہیں چھوڑ سکتا۔ میں اب ڈیوٹی پر جا رہا ہوں شام میں وہ آ جائے گا تو اسے ساتھ لے کے جانا۔

‹‹‹‹‹‹‹‹•••••••••›››››››››

آیان اٹھو پتہ نہیں سوتے ہوئے بھینسوں سے مقابلہ لگا کے سوتے ہو کیا جو اٹھنے کا نام ہی نہیں لیتے۔

اٹھ گیا ہوں ایک تو پتہ نہیں تم لوگوں کو میرا سونا برداشت کیوں نہیں ہوتا۔ جلدی فریش ہو کہ نیچے آجاؤ سرپرائز تمھارا انتظار کر رہا ہے۔

ہیں ایسا کیا سرپرائز ہے آج تو میری برتھڈے بھی نہیں ہے۔ بہت بڑا سرپرائز ہے دیکھو کے تو تمھارا دل اش اش کر اٹھے گا۔

چلو میں ابھی آیا۔ جب وہ تیار ہو کر سیڑھیوں سے اتر رہا تھا تو سامنے صوفے پر اس مس عینکوافنان جلیبی کو دیکھ کر سچ میں اسکا دل اش اش کر اٹھا۔

ہائے اللہ یہ آفت صبح ہی صبح نظر آگئی۔ کاش یہ بہن بھائی میری سوئیٹ سی پھپھو کے بچے نہ ہوتے تو کتنا اچھا ہوتا۔ اسلام علیکم! او میری پیاری پھپھو میں کب سے آپ کا انتظار کر رہا ہے۔

www.novelsclubb.com

وعلیکم اسلام پھپھو کی جان بس تم نے یاد کیا اور ہم آگیے۔ پھپھو میں نے تو آپ کو یاد کیا تھا پر آپ کے ساتھ باقی لوگ فالتو میں ہی آگئے۔

مما یہ مجھے فالتو بول رہا ہے۔ارے ارے مس چشمش میں نے کب بولا پر وہ کہتے ہیں نہ چور کی داڑھی میں تنکا۔ مرحا آپی سمجھا لیں اپنے چلغوزے کی شکل والے بھائی کو مجھ سے پنگا اسے مہنگا پڑے گا۔

آیان کچھ تو شرم کر لو وہ آج ہی آئی ہے اور تم شروع ہو گئے ہو۔ جنگلی بلی تم تو ہمیشہ دشمن پارٹی کی سائیڈ لینا۔

مما آج تو بتا ہی دیں یہ ہماری سوتیلی بہن ہے نہ جب دیکھو سوتیلوں جیسا سلوک کرتی ہے۔ آیان بیٹا اب اگر تم نے اپنی نوٹنکی کی پوٹلی بند نہ کی تو جوتوں سے تمہاری تواضع کروں گی۔ افنان بیٹا آپ اسکی باتوں کو دل پر مت لینا یہ ایسا ہی ہے۔

ہائے اللہ ایلیز و دیکھ ماں ماں نہ رہی بہن بہن نہ رہی۔

آیان !اس سے پہلے کہ مسز احد سچ میں اسکو جوتے لگاتیں وہ بھاگ گیا۔ بھابھی پریشان مت ہوں بچے ہیں۔ آبان اور افنان تو لندن میں کچھ بولتے ہی نہیں ہیں اور میں بور ہو جاتی تھی۔

ادھر آ کے انکی نوک جھوک سے میرا تو دل بہل جاتا ہے۔پر شائستہ میرے بچے تو صرف قد میں ہی بڑے ہوئے ہیں حرکتیں انکی اب بھی بچوں والی ہیں۔

مما پرسوں تاشہ آپی کی مہندی ہے تو آپ ان سب سے کہہ دیجیے گا کہ ڈانس پریکٹس کر لیں گے شام میں میں انکی پرفامنس دیکھ لوں گی میری آج دو کلاسز ہیں جو میں جلدی لے کے آجاؤں گی۔

اوکے بیٹا ٹھیک ہے۔

«««««««•••••••••••»»»»»»»

امثال کب سے کینٹین میں بیٹھی اس آئیس کریم والے انکل کا انتظار کر رہی تھی۔پر لگتا تھا کہ انہوں نے بھی آج نہ آنے کی قسم کھا رکھی تھی۔امثی کیا تو پاگل ہو گئی ہے تو کیوں انکا انتظار کر رہی ہے۔

اب تو پورے دو گھنٹے ہو رہے ہیں لگتا ہے آج نہیں آئیں گے وہ۔ چل لائبریری جا کہ کچھ پڑھ لے۔ہاں بس بہت ہو گیا انتظار وہ کون سا پرائم منسٹر ہیں جو میں انکا انتظار کرتی رہوں۔

وہ اٹھ کے جانے لگی تو اسے سامنے سے محتشم آتا ہوا دیکھائی دیا۔اس سے پہلے کہ وہ اندر جاتا وہ بھاگ کر اسکے پاس گئی اور اس کے سامنے رکتے ہی نون اسٹاپ بولنا شروع کر دیا۔

کہاں تھے آپ؟ میں کب سے آپ کا انتظار کر رہی تھی۔اچھا چھوڑیں ساری باتوں کو مجھے بس آپ کو یہ کہنا تھا۔ کہ کل جو آپ نے میری مدد کی اسکے لیے تھینک یو۔اور مجھے آپ سے کوئی بات نہیں کرنی اور آج کے بعد مجھ سے دور رہیے گا۔

www.novelsclubb.com

اور ہاں دوسری لڑکیوں کو گھورنا چھوڑ دیں یہ بری بات ہے اور اگر آپ گھوریں گے بھی تو مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ محتشم کو سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ وہ اسکی بات سنے کہ بات کا جواب دے۔

مس امثال کیا ہوا؟آپ ٹھیک ہیں؟

ہاں مجھے کیا ہونا ہے میں، میں تو بلکل ٹھیک ہوں۔اور آپ کو بولا نہ کہ مجھ سے دور رہیں تو مجھ سے بات کیوں کر رہے ہیں۔

میں جا رہی ہوں مجھے آپ سے دور رہنا ہے۔بائے

یہ اس کو کیا ہو گیا ہے یہ عجیب کیوں بی ہیو کر رہی ہے۔محتشم چھوڑا سکو اپنے کام پہ فوکس کر۔

«««««««•••••••••»»»»»»»

مرحا جلدی جلدی نوٹس بنا رہی تھی۔تاکہ جلدی سے کام ختم کر کے گھر جائے۔

کہ اتنے میں صائم اسکے پاس والی سیٹ پر آ کے بیٹھا۔ہائے۔جانی پہچانی آواز سن کے مرحا نے مڑ کے دیکھا۔

اوہائے۔صائم تم ادھر کیا کر رہے ہو؟

www.novelsclubb.com

وہی جو تم کر رہی ہو یونی پڑھنے تو آتے ہیں۔پر تم پچھلی کلاس میں تو تھے ہی نہیں۔

ہاں وہ کچھ فرینڈز کو انوائیٹ کرنا تھا تو اس لیے آیا تھا۔اچھا گڈ۔

مرحا تو پریکٹس ہو گئی تم لوگوں کی۔تم فکر نہیں کرو ہم لوگ ایک دن میں بھی پریکٹس کر کے تم لوگوں سے جیت جائیں گے۔

مس مرحا اتنا اوور کونفیڈینس بھی اچھا نہیں ہوتا ہارنے والوں میں سے ہم بھی نہیں۔

مسٹر صائم کمپٹیشن تو ہم ہی جیتیں گے۔مس مرحا خیال کرنا کہیں کمپٹیشن جیتتے جیتتے دل نہ ہار بیٹھو۔

www.novelsclubb.com

کیا مطلب؟

مطلب یہ کے تمہیں جو جو کوالٹیز اپنے لائف پاٹنر میں چاہیے ہیں۔ان میں سے بہت سی کوالٹیز میرے اندر بھی ہیں۔تو کہیں تم اس شادی کہ ہنگامے میں پیار ہی نہ کر بیٹھو۔

مسٹر صائم اب اوور کونفیڈینس والی بات تو آپ کر رہے ہیں ناممکن ہے یہ۔

ناممکن کو ممکن بنانا ہی تو صائم آفندی کا کام ہے۔

اوکے مسٹر صائم آفندی دیکھتے ہیں کہ تم کیا کرتے ہو۔

«««««««•••••••»»»»»»»

ظفر صاحب کے لان میں آئیں تو پورا لان برقی قمقموں سے سجا ہوا تھا۔سفید کلر کے پلرز پر یلو کلر کے کپڑے لپیٹے ہوئے تھے اور ایک پلر سے دوسرے پلر تک سفید لائٹینگ کی لڑیاں لگی ہوئیں تھیں۔

www.novelsclubb.com

اسٹیج پر دولہے اور دلہن کے لیے ایک خوبصورت جھولا گلاب اور موتیے کے پھولوں سے سجایا گیا تھا اور جھولے کی دونوں سائیڈوں پر ایک ایک صوفہ رکھا ہوا تھا۔اسٹیج کے سامنے نیچے ڈانس فلور تیار کیا گیا تھا۔جس پر لڑکیاں بیٹھی ڈھولک بجا رہیں تھیں۔

سی گرین کلر کا لہنگا پہنے گولڈن کلر کے دوپٹے سے الجھتی،اپنے کرلی بالوں کو اسٹریٹ کیے بڑا سا مانگ ٹیکا لگائے اپنی بڑی بڑی کالی سیاہ آنکھوں کو کاجل کی دھار سے اور قاتل بنائے وہ پھولوں کی ٹوکری کو اٹھا کر بھاگتی ہوئی سیڑھیوں سے اتر رہی تھی۔

جب سامنے سے آتے شخص سے اسکی ٹکر ہو گئی۔

www.novelsclubb.com

پھولوں کی ٹوکری سے ساری پھولوں کو گرتے دیکھ کر اسکی کالی سیاہ آنکھوں میں آنسوں آنے لگے اور جب اسنے سامنے ٹکرانے والے شخص کو دیکھا جو بلیک شلوار

قمیض پر براؤن شال پہنے؛اپنی بھوری آنکھوں میں شرارت لیے اسے گھورے جا رہا تھا۔

تب اسکی آنکھوں میں آنسوں کی جگہ غصے نے لے لی۔

مسٹر صائم آفندی تم نے مجھ سے ہر بار ٹکرانے کی قسم کھار کھی ہے کیا؟ کتنی بار کہا ہے تم سے کے ان بٹنوں کو اتار کر آنکھیں لگالو ان سے تو تمہیں نظر ہی کچھ نہیں آتا ہے۔اگر آنکھیں لگالی تو تم سے ٹکراؤں گا کیسے اور اگر ٹکراؤں گا نہیں تو تمہیں مجھ سے پیار نہیں ہو گا۔سوری اتنا بڑا رسک میں نہیں لے سکتا۔

پیار تو مجھے تم جیسے بندر سے ویسے بھی نہیں ہونا ہٹو راستے سے۔تم راستے سے ہٹنے کا نام کہ رہی ہو میں تو ساری زندگی سایہ بن کے تمہارے ساتھ رہنے کو تیار ہوں۔اوہ اتنی آگے کی مت سوچو مسٹر صائم پہلے آج والے مقابلے کا تو سوچ لو اگر ہار گئے تو اپنے دوستوں کو کونسا منہ دیکھاؤ گے۔وہی منہ دیکھاوں گا جو وہ روز دیکھتے

ہیں۔تو پھر مقابلے کے ٹائم پہ دیکھ لیں گے ہٹو مجھے راستہ دو۔یہ راستہ کیا چیز ہے میں تو دل دینے کو تیار ہوں۔

«««««««•••••••»»»»»»»

لیزا جب تیار ہو کے نیچے آئی تو وہ مسٹر سڑو وائیٹ شلوار قمیض پر میرون واسکٹ پہنے اپنے موبائل میں مصروف تھا۔ہو گئی میڈم تم تیار جتنی دیر تم نے تیار ہونے میں لگائے ہے نہ اتنی دیر میں پہلے زمانے میں بادشاہ ملک فتح کر لیتے تھے۔وہ آبان بھائی اس میں میری کوئی غلطی نہیں ہے آیان نے میرے جھمکے چھپا دیئے تھے۔ان کو ڈھونڈنے میں ٹائم لگ گیا۔اب چلو پہلے ہی دیر ہو چکی ہے سب جا چکے ہیں تمہارے تشریف آوری کے انتظار میں ہی میں بیٹھا ہوا تھا۔آپ مجھے اتنی باتیں کیوں سنا رہے ہیں۔میں نے تو نہیں کہا تھا کہ آپ میرا انتظار کریں۔اتنی محنت سے میں تیار ہوئی ہوں اور آپ تعریف کرنے کے بجائے مجھے ڈانٹ رہے ہیں۔اسکے کہنے پر آبان نے اسے ایک بار سر سے پیر تک دیکھا جو پنک اور آف وائٹ کلر کا شیشوں والا

www.novelsclubb.com

لہنگا، ہاتھوں میں گجرے اور پیروں میں پائل پہنے پہلے سے تو بہت مختلف اور پیاری لگ رہی تھی۔ایسے کیا دیکھ رہے ہیں پیاری لگ رہی ہوں نہ؟اب جتنا تم نے ٹائم ویسٹ کیا ہے اتنی بھی پیاری نہیں لگ رہی اگر اتنی محنت پڑھائی پر کرو تو ٹوپ کر لو۔مجھے پتہ ہے میں پیاری لگ رہی ہوں۔اسکے لیے مجھے آپ سے پوچھنے کی ضرورت نہیں ہے اور اب آپ کو دیر نہیں ہو رہی کیا؟ہاں چلو۔

«««««««•••••••••»»»»»»»

مرحا کب سے انٹرنس پر کھڑی امثال کا انتظار کر رہی تھی جب ایک ٹیکسی سے امثال اسے اترتی ہوئی نظر آئی۔شکر ہے تم آگئی ورنہ مجھے تو لگ رہا تھا کہ میڈم آئیں گی ہی نہیں۔

www.novelsclubb.com

نہیں جناب اب ایسی بھی بات نہیں ہے تم نے اور نتاشہ نے اتنے پیار سے بلایا تھا تو مجھے تو آنا ہی تھا۔چلو اب آؤ تمہیں دولہے دلہن سے ملاتی ہوں۔مرحا امثال کو لے کر تاشہ اور ابرار کے پاس آئی۔جہاں تاشہ یلو کلر کے لہنگے میں پھولوں کا زیور پہنے

اپنے ہونے والے ہمسفر کے ساتھ جھولے میں بیٹھی پری لگ رہی تھی اور ساتھ ہی نتاشہ یلو اور وائٹ کلر کمبینیشن کا شرارہ پہنے تصویریں بنا رہی تھی۔تاشہ آپی یہ ہماری دوست ہے امثال۔

اچھا تو تم ہو امثال جس کی یہ دونوں باتیں کرتی رہتی ہیں۔جی آپی میں ہی ان دونوں دوست ہوں۔اپی بہت پیاری لگ رہی ہیں آپ۔وہ تینوں باتیں کر رہیں تھیں جب دولہے بھائی سے بات کرتے انسان نے امثال کی توجہ اپنی طرف کھینچنی

۔آگیا تو مل گئی تجھے فرصت اب بھی نہ آتا نہ۔یار ابرار ناراض کیوں ہو رہا ہے تجھے پتہ تو ہے کہ کتنی مصروفیت ہوتی ہے۔جی جی ساری مصروفیت تو تمہیں ہی ہیں۔آخر پورے لاہور کے کیس تو انسپیکٹر محتشم نے ہی حل کرنے ہوتے ہیں نہ۔اب تو ناراض نہ ہو آخر دوست ہوں تیرا اب آگیا ہوں تو تیری مہندی کو دیکھ کیسے رنگ لگا کے جاتا ہوں۔امثی یہ آواز تو اس آئس کریم والے انکل جیسی ہے پر

www.novelsclubb.com

انکی شکل تو ویسی نہیں ہے ہو سکتا ہے یہ کوئی اور ہوں انکے تو بال بھی کالے ہیں جب کے انکے تو سفید ہیں۔

کہ اتنے میں مائیک میں ایک لڑکے نے بولنا شروع کیا تو مقابلے کا پہلا راؤنڈ شروع ہونے جارہا ہے جس میں آمنے سامنے ہونگی دو ٹیمز ایک طرف سب لڑکے اور دوسری طرف سب لڑکیاں اور پہلے راؤنڈ میں ہونگے ٹپے اور ایک ٹیم سے پہلے کوئی ایک فرد ٹپہ گائے گا اور پھر دوسری ٹیم اسکا جواب دے گی۔ چلو امثال، نتاشہ سب چل کے بیٹھتے ہیں۔

ڈانس فلور کے ایک طرف سب لڑکیاں اور دوسری طرف سب لڑکے آ کے بیٹھے اور دونوں طرف مائیک اور ڈھولکی رکھی گئیں۔ صائم بولا لڑکیوں ہر جگہ تم لوگ کہتی ہو لیڈیز فرسٹ تو آج تم لوگوں کے لیے بغیر ہم لوگ تمہیں موقع دے رہے ہیں۔

چلو نتاشہ اسٹارٹ تم کرو۔

www.novelsclubb.com

"کوٹھے تے آماہیا، کوٹھے تے آماہیا

ملڑا مل ماہیانی تے کھسمانو کھاماہیا"

نتاشہ نے کہا تو اسکے جواب میں صائم نے کہا؛

"کی لیڑا اے متراں توں، کی لیڑا اے متراں توں

ملڑتے آجاؤں ڈرلگدا اے چھترا توں"

صائم کے ٹکر دار جواب پر اگلا جملہ افنان نے آیان کو نشانہ بنا کہ کہا؛

"اتھے پیار دی پوچھ کوئی نہ، اتھے پیار دی پوچھ کو نہ

تیرے نال نیو بولنا تیرے منہ تے مجھ کوئی نہ"

www.novelsclubb.com

افنان کے جملے پر سب لڑکیاں ہسنے لگیں تو اسنے جوابی کاروائی کی؛

مزا پیار دا چکھ لاں گے، مزا پیار دا چکھ لاں گے

جے تیرا حکم ہوئے اسی مچھ وی رکھ لاں گے"

اگلا جملہ لیزا نے آبان کی سڑی ہوئی باتوں کو یاد کرتے ہوئے اسکی طرف اشارہ کر کے کہا؛

باغے وچ آیا کرو، وچ آیا کرو

اسی جے نہ آیئے تے توسی مکھیاں اڈایا کرو"

آبان کو غصہ تو بہت آیا کیونکہ وہ تھوڑی دیر پہلے والا بدلا لے چکی تھی پر وہ کہاں کسی سے کم تھا؛

"توسی روزنہ آیا کرو توسی روزنہ آیا کرو، توسی روزنہ آیا کرو

مکھیاں توڈر دے او گڑ تھوڑا کھایا کرو"

www.novelsclubb.com

اگلا جملہ امثال نے محتشم کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا جسے اب تک وہ پہچان چکی تھی؛

"توسی کالے کالے او، توسی کالے کالے او

کجھ تاں شرم کرو دھیاں پتراں والے او"

محتشم حیران تھا مطلب وہ اسکو پہچان چکی تھی اور اس طرح سے اسے بتا رہی تھی تو اب تو جوابی کاروائی بنتی تھی اور پرسوں اس نے کہا بھی تو اتنا کچھ تھا؛

"سارے دند پہ کڈدے نے، سارے دند پہ کڈدے نے

اسی تینوں چنگے لگدے ساڈے دھیاں پت وڈدے نے"

اگلہ جملہ مرحانے صائم کو بولا؛

"گڈی آگئی ٹیشن تے، گڈی آگئی ٹیشن تے

پرے ہٹ وے بابو سونو ماہیا ویکھڑ ڈے"

www.novelsclubb.com

صائم کو لگا جیسے وہ صائم کا نہیں کسی اور کا انتظار کرنا چاہتی ہے اس سے جو بنا اس نے وہی جواب میں بولا؛

"گڈی چل دی اے رے وے رے، گڈی چل دی اے رے وے رے

نت ماہیا روز مل دا ہو نڑ ملدا اے جمعے دے جمعے "

اگلا جملہ تاشہ اور ابرار نے اکٹھا کہا اور مقابلہ ختم کیا؛

پینگھ پیار دی پاواں گے ،پینگھ پیار دی پاواں گے

ہو نڑ اسی مل گئے ہاں گیت پیار دے گاؤں گے "

جی تو اب ہوتا ہے دوسرا راؤنڈ شروع جس میں ڈانس کمپیٹیشن میں ایک طرف لڑکے کے بھائی تو دوسری طرف لڑکی کی کزن ہیں۔

مرحا اور صائم دونوں اسٹیج پر آئے دونوں کی آنکھوں میں چمک تھی۔اور گانے کے چلتے ہی ڈانس شروع ہوا؛

www.novelsclubb.com

اور صائم نے اپنے میوزک پر ڈانس کیا؛

تیرا رنگ بلے بلے، تیری چال بلے بلے، تیرا روپ بلے بلے، تیرے گال بلے بلے

دیکھا تجھے تو مجھے پیار ہو گیا، تیرے خیالوں میں یہ دل کھو گیا

اگلی لائینز پر مرحانے ڈانس کیا؛

اونی اونی او، اونی اونی آؤ

مینو دل تیرانی اوچاہی دا اک توہی میرے نال نی اونی اونچ دا

اوکڑتی تیری چھینٹ دی دوپٹہ تیرا لیریا

پاکستانی راجہ کی تورانی بن جا گوریا

میں کڑی پنجاب دی میرا ریشم دا رمال وے

زندگی بھر بھولے گانہ کردوں گی وہ حال رے

اونی اونی او، اونی اونی او

www.novelsclubb.com

نی اونی او تیرے بن دل نی اولگ دا

تجھے دیکھ کہ ہی ہائے دل میرا نچ دا

اونی اونی او مجھے دل تیرانی اوچاہی دا

تجھے دیکھ کہ ہی ہائے دل میرا نچ دا

اک توہی میرے نال نی اونی اونچ دا

گانے کے ختم ہوتے ہی سب نے زوردار تالیاں بجائیں اور مرحا کے مقابلہ جیتتے ہی سب لڑکیاں خوشی سے شور مچانے لگیں۔

اس کے بعد سب نے دولہا دلہن کو مہندی لگائی اور رات دیر سے فنکشن ختم ہوا۔

«««««««•••••••»»»»»»»

ابرار بلیک شیروانی، سر پر ریڈ کلر کا سہرا پہنے تیار تھا۔ماشاءاللہ میرا بیٹا بہت پیارا لگ رہا ہے۔اللہ تمہاری زندگی خوشیوں سے بھر دے۔آمین

www.novelsclubb.com

بیٹا وہ تمھارا دوست محتشم بھی آگیا ہے۔صائم کہ رہا تھا کہ تم اسکا پوچھ رہے تھے۔شکر ہے ورنہ مجھے تو لگا تھا نواب کل کے بعد غائب ہے ہو جائے گا۔

ابرار یہ وہی لڑکا ہے نہ جس سے سال پہلے تمھاری دوستی ہوئی تھی۔جی بلکل وہ بھی آپ کی وجہ سے اس دن آپ کی وجہ سے میں اور فن ایج ہوم گیا تھا جہاں مجھے ان یتیم بچوں کی مدد کر کے سچی خوشی کے ساتھ ایک سچا دوست بھی ملا تھا۔

امی ورنہ دوست تو بہت ملے ہیں مجھے پر مخلص دوست ایک ہی ملا۔ماشاءاللہ بہت پیارا بچہ ہے۔تم اسکی فیملی کو بھی بلاتے نہ۔امی اسکے والدین کی ڈیتھ ہو گئی ہے کافی سال پہلے اور ایک بھائی ہے وہ ملک سے باہر رہتا ہے میں نے ایک بار پوچھا تھا۔تو اس نے یہی بتایا تھا تو پھر میں نے دوبارہ کبھی پوچھا ہی نہیں۔

اتنے میں صائم شور مچاتا ہوا آیا موم بھائی آپ کیا کر رہے ہیں سب آپ کا نیچے انتظار کر رہے ہیں۔ہاں بیٹا چلو دیر ہو رہی ہے۔

www.novelsclubb.com

بارات آنے میں ابھی ٹائم ہے پر ہمیں اپنے مشن کے لیے پہلے سے تیار رہنا ہے۔دولہے کے ساتھ اسکا بھائی اور اسکے دوست کے ہوتے ہوئے ہم اپنا کام نہیں کر سکیں گے۔

تو مرحا اور نتاشہ تم لوگوں نے انکو دولہے بھائی سے دور رکھنا ہے۔باقی کا کام میں اور لیز و سنبھال لیں گے ایک اور بات کا خیال رکھنا ہمارے پلین کا مسٹر سڑ وا اور اسکی بہن کو پتہ نہیں چلنا چاہے ورنہ تم دونوں تو بچ جاؤ گی پر میں اور لیز وانکے ہاتھوں شہید ہو جائیں گے۔

آیان میرا پیارا بھائی تمھاری بہن مرحا کے ہوتے ہوئے تم دونوں کو کچھ نہیں ہو گا آبان کو میں سنبھال لوں گی۔چلو سب بارات آگئی ہے۔

www.novelsclubb.com

بارات کے آتے ہی ان پر پھولوں کی پتیاں نچھاور کی گئیں۔مسز ظفر نے ابرار کی نظر اتاری۔

ابرار اسٹیج پر آ کے بیٹھا تو صائم اور محتشم بھی اسکے ساتھ ہی تھے۔

تھوڑی ہی دیر میں نکاہ ہو گیا اور جب تاشہ کو لایا گیا تو ابرار اسے دیکھتا ہی رہ گیا۔ رسٹ کلر کے لہنگے میں ہیوی جیولری پہنے ہاتھوں پر لگی خوبصورت مہندی اور نفاست سے کئے گئے میک اپ میں وہ حور ہی تو لگ رہی تھی۔

جب وہ اسٹیج پر چڑھنے لگی تو ابرار نے اسکا ہاتھ تھام کے اسکی مدد کی۔ اسکا ہاتھ تھامتے ہی ہر طرف سے سیٹیوں کی آواز گونجنے لگی۔ فیملی فوٹو شوٹ ہو گیا تو صائم اٹھ کر مرحا کے پاس گیا۔

مرحا گولڈن کلر کے فراک کے ساتھ میرون کلر کا دوپٹہ اوڑھے بہت پیاری لگ رہی تھی تو صائم بھی وائٹ کلر کی شلوار قمیض کے ساتھ میرون واسکٹ پہنے کسی سے کم نہیں لگ رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

کیسی ہو؟ میں تو بلکل ٹھیک ہوں تم کیسے ہو؟ بس کسی پیاری سی لڑکی نے نیندیں اڑا رکھی ہیں باقی تو سب ٹھیک ہے۔ اوہ اچھا!

سنو!

جی

بہت پیاری لگ رہی ہو۔شکریہ۔

مرحا جانے لگی تو صائم نے کہا؛

مرحا مجھے نہیں پتہ کہ یہ ٹھیک ٹائم ہے کہ نہیں یا تم کیا سوچو گی مذاق ایک طرف پر جو میرے دل میں ہے میں وہ تمہیں بتانا چاہتا ہوں۔کیا بتانا چاہتے ہو؟

مرحا میں نے تم سے جھوٹ کہا تھا کہ پہلے میری لائف میں کوئی لڑکی نہیں تھی میری پہلے بھی دو گرل فرینڈز تھیں اور میں سگرٹ شراب وغیرہ بھی کبھی کبھی پیتا ہوں۔

پر میں جب سے تم سے ملا ہوں سب بدل سا گیا ہے۔میری آنکھیں اب اگر کسی اور لڑکی کو دیکھ بھی لیں تو اک پل میں ہی نظریں اپنے آپ ہٹ جاتی ہیں شراب کو

ہاتھ لگانے لگوں تو تمھارا خیال فٹ سے ذہن میں آجاتا ہے اور میں چاہنے کے باوجود بھی اسے ہاتھ نہیں لگا پاتا ہوں۔

مرحا تو بس اسکی آنکھوں میں دیکھ رہی تھی جہاں اپنی غلطیوں پر ندامت تھی تو اک ان دیکھی چمک بھی تھی۔ مرحا میں اچھا انسان تو نہیں ہوں پر اگر تم میرے ساتھ ہوئی تو میں اچھا انسان بن سکتا ہوں۔

مجھے نہیں پتہ کہ یہ محبت ہے یا کچھ اور بس میں اتنا جانتا ہوں کہ تمھارا ساتھ تمھارا خیال مجھے برائی کی دنیا سے دور لے جاتا ہے۔ کیا تم میرا ساتھ دو گی؟

اگر تم ساتھ ہوئی تو میں سب برے کام چھوڑ دوں گا۔

صائم کی بات سن کے وہ کنفیوز ہو گئی تھی شاید اسکے پاس اب الفاظ نہیں تھے یا اسے سمجھ نہیں آرہا تھا۔

صائم ہم دوست ہیں اور ایک اچھی دوست ہونے کے ناطے میں تمھارے ساتھ ہوں پر یہ محبت پیار ہمارے درمیان ابھی ایسا کچھ نہیں ہے۔

تم ویسے نہیں ہو جیسا میرا آئیڈل تھا پر میں جانتی ہوں کے تم ویسے بننا چاہتے ہو۔پر مجھے ابھی اس سب کے لیے ٹائم چاہیے ہو سکتا ہے مجھے تم سے پیار ہو جائے یا پھر کبھی نہ ہو پر ہم ہمیشہ اچھے دوست رہیں گے۔

تھینک یو مرحا مجھے سمجھنے کے لیے اس دوستی کے لیے اور اگر قسمت میں ہوا تو تمہیں مجھ سے پیار بھی ہو جائے گا۔

محتشم فون پر بات کر رہا تھا جب اسے پیچھے سے کسی کی آواز آئی۔مسٹر محتشم!

اس نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو اک پل کے لیے وہ حیران ہوا۔امثال پیچ کلر کا فراک پہنے اپنی سبز کانچ جیسی آنکھوں میں غصہ لیے اسے گھور رہی تھی۔

محتشم کو کل شک تو ہو گیا تھا کہ وہ اسے پہچان گئی ہے پر وہ یہ نہیں جانتا تھا کہ وہ اس سے بات کرنے بھی آجائے گی۔

یہ پولیس والوں نے کب سے آئس کریم بیچنا شروع کر دی ہے۔

محتشم نے انجان بنتے ہوئے کہا سوری مس کیا مطلب ہے آپ کا میں سمجھا نہیں۔ سمجھ تو آپ بہت اچھے سے گئے ہیں ایس پی محتشم شاہ عرف آئس کریم والے انکل۔ محترمہ کیا کہہ رہی ہیں آپ؟

میں آپ کو پہچان چکی ہوں تو بہتر یہی ہے کہ آپ اب اپنا ناٹک بند کر دیں اور میں یہ کسی کو نہیں بتاؤں گی اگر آپ مجھے بتائیں گے کہ آپ ہماری یونی روپ بدل کہ کیوں آئے۔

www.novelsclubb.com

اسکی بات کو سنتے ہی محتشم نے بھی ساری تمیز کو ایک طرف کرتے اسے اسکی زبان میں جواب دیا؛

تم سمجھتی کیا ہو اپنے آپ کو کہیں کی جیمز بانڈ ہو کیا اور پولیس والے کو دھمکی دینے کی سزا جانتی ہو نہ۔

میں تو جانتی ہوں پر لگتا ہے کہ شاید آپ بھول گئے ہیں کہ ایک پولیس والے کے لیے غیر اخلاقی حرکت کرنے کی سزا کیا ہے۔

میں نے کون سی غیر اخلاقی حرکت کی ہے زرا بتانا پسند کریں گی آپ؟

ارے یونیورسٹی میں جو آپ لڑکیوں کو گھورتے رہتے ہیں وہ آپ کو اخلاقی حرکت لگتی ہے کیا؟

سیدھے سیدھے بتادیں ورنہ وائس چانسلر کو جا کے کل بتادوں گی۔ نہیں بتارہا جسکو جا کے بتانا ہے بتادو۔

www.novelsclubb.com

اب ہٹو میرے راستے سے بڑی آئی جیمز بانڈ کی اماں۔ دو نمبر کے پولیس والے اب دیکھنا تم تمھارے ساتھ میں کرتی کیا ہوں۔

«««««««•••••••»»»»»»»

پلین کے مطابق محتشم اور صائم دولہے سے کافی دور ہیں۔لیز واب آگے کا کام ہمیں کرنا ہے میں دولہے بھائی کو باتوں میں لگاؤں گا اور تم نے ان کے جوتے نکال کے بھاگنا ہے اور جب تک ہم نہ بولیں جوتے لے کے واپس نہیں آنا۔

اوکے ڈن۔

ارے ماشاءاللہ بھائی کیا گلی ڈنڈے کی اوہ سوری مطلب چاند تارے کی جوڑی ہے۔

بھائی شادی برباد ی تو آپ کی ہو گئی ہے اب آگے خیال رکھیے گا۔ہیں تو ہماری آپی پر ہیں بڑی خونخوار۔

تو تم اپنی بہن کے خلاف مجھے بھڑکا رہے ہو۔ارے نہیں نہیں میں تو آپ کو آگاہ کر رہا ہوں تاکہ آگے آپ کو جھٹکا نہ لگے۔

ان کو باتوں میں لگا دیکھ کر لیزا جھمکا اٹھانے کے بہانے نیچے بیٹھی اور اسی ٹائم آیان نے کہا بھائی پاؤں اوپر کریں آپ کے پاؤں کے نیچے کیڑا ہے۔ابرار نے ہڑبڑاہٹ میں پاؤں اوپر اٹھائے ہی تھے کہ لیزا اسکے کھسے کو اتارتی گولی کی سپیڈ سے بھاگتی گم ہو گئی۔جب تک ابرار کو سب سمجھ آتا آیان بھی اسٹیج سے نیچے اتر چکا تھا۔

مسز احد آیان اور لیزا کی کارستانی دیکھ کر آیان کو آکر جوتا لگاتی اس سے پہلے ہی مرحا، نتاشہ اور امثال نے اسے بچا لیا۔ مما چھوڑ دیں شادیوں میں ہنسی مزاق تو چلتا ہی رہتا ہے۔ویسے بھی اب دولہا بھائی کی جیب خالی کرنے کا وقت آ گیا ہے۔

لیزا بھاگتی ہوئی حال کی پچھلی سائیڈ پر آئی تو سامنے سے آتے شخص سے ٹکرا گئی۔

اندھیرے کی وجہ سے اسے سامنے والے کا چہرہ نظر نہیں آ رہا تھا۔کو کو کون!

آبان کو لڑکی کی آواز سنائی دی تو وہ حیران ہوا کے اتنی سنسان سائیڈ پر کون ہے اسنے موبائل کی لائٹ آن کر کے سامنے دیکھا تو اسکے ماتھے پر اک دل بل پڑے۔

لیزا کا ہاتھ پکڑ کر وہ اسے کچھ روشنی والی جگہ پر لایا اور اک نظر اسے دیکھا وائٹ کلر کی میکسی پہنے دوپٹے سے بے نیاز اپنے بھورے بالوں کو ایک سائیڈ پر کئے وہ ڈری ہوئی کھڑی تھی۔لیزا آج تو گئی تو یہ جلاد آج نہیں چھوڑیں گے۔تم ادھر کیا کر رہی تھی؟

عقل نام کی کوئی چیز ہے کہ اسے بیچ کے چنے کھا گئی ہو۔اگر میری جگہ کسی اور سے ٹکرا گئی ہوتی یا کچھ ہو جاتا تو؟

کچھ نہیں ہوتا اگر کسی اور سے ٹکراتی تو وہ آپ کی طرح ڈانٹ نہیں رہے ہوتے۔ ہاں بلکل وہ ڈانتا نہیں بلکہ تمھارے ساتھ گپیں لڑا رہا ہوتا۔اور دوپٹہ کدھر ہے تمھارا؟

www.novelsclubb.com

گاڑی میں ہے میں بتا رہی ہوں میں نہیں پہنو گی وہ ڈھائی سو گز کا دوپٹہ میکسی کے ساتھ دوپٹہ کون پہنتا ہے۔دیکھتا ہوں کیسے نہیں پہنتی ہو چلو۔وہ اسے پارکنگ میں لے کے آیا اور گاڑی سے اسکا دوپٹہ نکال کے اسے دیا پہنوا سے۔

لیزا منہ بناتی ہوئی دوپٹہ پہننے لگی تو آبان کو اسکے ہاتھ میں جوتے دیکھ کر سب سمجھ آ گیا۔

اوہ تو یہ جوتے چرا کے بھاگی تھی تم؟چرا کے نہیں لے کے۔ایک ہی بات ہے پر تمھاری چھوٹی سی عقل میں نہیں آئے گی۔

چلو اور چل کے واپس کرو۔ہر گز نہیں جب تک میرا پاٹنر مجھے ڈن کا اشارہ نہیں دے گا تب تک میں کہیں نہیں جاؤں گی۔آبان نے اسے آنکھیں دیکھائی تو لیزا کو چپ ہونا پڑا۔

وہ اسے اندر لے کے جانے لگا تو اک دم سے بولی چلیں چلیں مجھے کیا ہے بلیک تھری پیس میں آپ اتنے پیارے لگ رہے ہیں اتنی اچھی بوڈی بھی ہے اور اوپر سے اب اپنا بزنس بھی سنبھال رہے ہیں تو اندر لڑکیوں کی مائیں آپ کا انٹرویو لینے کے لیے تیار ہیں اور اپنی بیٹیوں سے آپکا انٹروڈکشن بھی کروانے والی ہیں۔

اندر یہی باتیں ہو رہی ہیں اور پھپھو بھی آپ کے لیے لڑکی ڈھونڈ رہی تھی مجھ سے سب لڑکیوں کے نام پوچھ رہیں تھیں۔

اب بھی آپ کو اندر چلنا ہے تو چلیں میں تیار ہوں۔

آبان کو سوچ میں پڑتا دیکھ کر لیزا خود سے باتیں کرنے لگی۔ شاباش لیزا وکام ہو گیا اب تو یہ کبھی بھی اندر نہیں جائیں گے۔

لیزا کے چہرے کی مسکراہٹ دیکھ کر آبان سمجھ چکا تھا کہ یہ اسکی اپنی فرضی کہانی ہے یہ مس پٹاخہ بچپن میں بھی ایسے ہی اسے باتوں میں لگا کر اپنا کام کروالیتی تھی۔ ہاں نہ پھر تو جلدی چلو میں بھی اپنے لیے کوئی پیاری سی لڑکی دیکھ لوں۔

آبان بھائی۔ ارے کیا جلدی چلو۔

نہیں بھائی ہم پورے پچاس ہزار لیں گے سب لڑکیوں نے اکھٹا کہا؛

www.novelsclubb.com

تم لوگ ایک کام کرو پچاس ہزار والے جوتے تم ہی رکھ لو ہم لوگ بھائی کے لیے راستے سے اور جوتے لے لیں گے۔

صائم کی بات سن کے سب لڑکیوں کا منہ بن گیا۔

ابرار دے دیں نہ کیوں میری بہنوں کو تنگ کر رہے ہیں۔بس ابرار بھائی اب تو تاشہ آپی نے بھی بول دیا ہے چلیں اب پیسے دیں۔

لیزا منہ بنا کے مرحا کی پاس آئی اور اسے جوتے دے کہ اپنی پھپھو کے پاس جا کے بیٹھ گئی۔

آیان اسے کیا ہوا؟ پتہ نہیں پر ابھی پیسے تو لیں بعد میں پیسے دیکھ کے خوش ہو جائے گی۔ابرار نے انہیں پورے پچاس ہزار دیے تو اسکو جوتے ملے۔

دودھ پلائی کی رسم کے بعد رخصتی کا ٹائم ہوا تو سب کی آنکھیں نم ہو گئی۔سب سے مل کر تاشہ اپنے پیا کے سنگ اپنے بابل کے گھر سے روانہ ہوئی۔

«««««««•••••••»»»»»»»

ابرار جب روم میں آیا تو پورا کمرہ پھولوں سے سجا ہوا تھا۔وہ چلتا ہوا تاشہ کے پاس آیا اور بیڈ پر بیٹھ کر اسکا ہاتھ پکڑا۔

تاشہ میں جانتا ہوں کہ ہم دونوں ایک دوسرے کو زیادہ نہیں جانتے۔پر میں کوشش کروں گا کہ تمہیں محبت اور عزت دے سکو اور تمہاری ساری خواہشیں پوری کرنے کی کوشش کروں گا۔

بس تاشہ مجھے جھوٹ نہیں پسند کبھی بھی کوئی بھی مسلہ ہو تو مجھے تم بلا جھجک بتانا میں تمھارے ساتھ ہو نگا بس مجھ سے کچھ چھپانا مت اور گھر کو جوڑ کر رکھنے کی کوشش کرنا۔

www.novelsclubb.com

اپنی بات کہ کے ابرار نے اپنی جیب سے ڈبی نکالی اور ڈائمنڈ رنگ تاشہ کی انگلی میں پہنائی۔سے دیکھ کے تاشہ نے کہا؛

ابرار میں کوشش کروں گی کہ مجھ سے ایسا کچھ نہ ہو جس سے آپ کو تکلیف ہو۔بس آپ میرے ساتھ رہیے گا۔

ویسے مسز آج تو تم بجلیاں گرا رہی ہو۔یہ میری نظر کا قصور ہے یا میک اپ کا کمال ہے۔

ابرار!

مزاق کر رہا تھا یار سچ میں بہت پیاری لگ رہی ہو۔

ابرار آج خوش تھا کہ اسے بہت اچھی لائف پاٹنر ملی ہے۔اور دوسری طرف چاند بھی اسے دیکھ کر مسکرا رہا تھا کیا اسکی بیوی گھر کو جوڑ کر رکھ سکے گی یا پھر وہ گھر کی خوشیوں کو ختم کر دے گی اب یہ تو وقت نے ہی بتانا تھا۔

www.novelsclubb.com

آیان،لیزا اٹھ جاؤ میں تم دونوں کو آخری بار کہہ رہی ہوں۔ جلدی سے تیار ہو جاؤ کالج کا ٹائم ہو گیا ہے۔

مما میں آپ کا پیارا بیٹا ہوں نہ پلیز دو منٹ اور سونے دیں۔ نہیں بلکل نہیں تم لوگ دو منٹ کہہ کہہ کے دس منٹ سو چکے ہو۔

مسز احد کی آواز سن کر آبان اندر آیا تو دونوں بہن بھائیوں کو سوتے دیکھ کر اور مامی کو انکی منتیں کرتے دیکھ کر اسکا پارہ ہائی ہوا۔ارے آبان بیٹا تم تمہیں کچھ چاہیے تھا تو مجھے بلا لیتے۔

نہیں مامی مجھے کچھ نہیں چاہیے آپ چلیں ان دونوں کو میں اٹھا دیتا ہوں۔ چلو ٹھیک ہے بیٹا میری تو یہ دونوں سنتے ہی نہیں ہیں۔انکے جاتے ہی آبان نے پانی کا جگ اٹھایا آدھا آیان اور آدھا لیزا پر ڈال دیا۔

ہائے اللہ مما کیا کر دیا میں اتنا اچھا خواب دیکھ رہی تھی اور آپ نے میرے خواب کے ساتھ ساتھ مجھے بھی پانی میں نہلا دیا ہے۔

آیان تو مسٹر سٹرو کو دیکھتے ہی فوراواش روم میں جا گھسااور اس سے پہلے کہ لیزا کچھ اور گل افشانی کرتی اسے آیان کی آواز آئی؛

لیزا میڈم اپنے خوابوں کی دنیا سے باہر نکل آؤاور میرے ناشتہ کرنے تک دونوں بہن بھائی مجھے کالج کے لیے ریڈی ملو۔

تم دونوں کو میں خود چھوڑ کے آؤں گا۔لیزا ابھی تک صدمے میں تھی جب کہ وہ اپنی بات ختم کر کے جا چکا تھا۔لیزا صدمے سے نکل آو ور نادیر سے آنے پر مسٹر سٹرو پھر سے ہماری کلاس لگادیں گے۔

آیان کے بچے تمھیں تمیز نہیں ہے تم اپنی معصوم بہن کو ہٹلر کی ڈانٹ سننے کے لیے اکیلا چھوڑ کے بھاگ گئے تھے۔میری پیاری بہن مجبوری تھی نہ ورنہ میری بھی کلاس لگ جاتی اب جاؤ جلدی سے تیار ہو جاؤ۔

وہ دونوں بہن بھائی تیار ہو کے ڈائینگ ٹیبل پر پہنچے تو سب بیٹھے ناشتہ کر رہے تھے۔ارے واہ ماشاءاللہ میرے بگڑے ہوئے بچے کالج کے لیے تیار بھی ہو گئے ہیں۔

وہ مما ہم تو اسی وقت اٹھ گئے تھے جب آپ ہمیں اٹھانے آئیں تھیں۔جی جی بیٹا بلکل میں بہت اچھے سے جانتی ہوں اور لیز ابیٹا تمھارا اپنا روم بلیوں کے سونے کے لیے ہے یا اس میں چڑیلیں رہتی ہیں جو تم نے آیان کے کمرے میں ڈیرا جمار کھا ہے۔

آیان تمھارے کمرے سے میں دوسرا بیڈ نکال رہی ہوں اور لیز اکل سے تم اپنے روم میں سو گی۔آدھی رات تک دونوں بیٹھ کر ہارر موویز دیکھتے رہتے ہو اور پھر صبح اٹھنے کا نام نہیں لیتے۔

بھابھی کیا ہو گیا ہے کیوں بچوں کو صبح صبح ڈانٹ رہی ہیں۔بچی تو ہے ابھی جب شادی ہو گی تب ذمہ داریاں پڑیں گی تو کہاں یہ دن پھر سے ملیں گے اسے۔

www.novelsclubb.com

پھپھو مجھے چھوڑیں آپ آبان بھائی کی شادی کا سوچیں تو پھر کل کونسی لڑکی ڈن کی آپ نے۔ لڑکیاں تو کافی ساری دیکھی ہیں تم شام میں آ کے انکے بارے میں بتاؤ گی۔

تو کوئی فائینل کرتے ہیں۔ تم دونوں کا ناشتہ ہو گیا ہو تو چلو پہلے ہی میرا کافی ٹائم ویسٹ کر چکے ہو۔

مس چشمش تم نے نہیں جانا کیا؟

آیان پہلی بات میرا نام افنان ہے مس چشمش نہیں اور دوسری یہ کہ میرا ابھی ایڈمیشن نہیں ہوا آج بھائی جا رہے ہیں تمھارے کالج ایڈمیشن کا پتہ کروانے تو تم فکر نہیں کرو بہت جلد تمہیں تمھاری کلاس میں کمپنی دیا کروں گی۔ اللہ نہ کرے کے میرے وہ دن آئیں جب مجھے تمھاری کمپنی کی ضرورت پڑے۔

آیان چلو۔ آبان ان دونوں کو کالج چھوڑ کہ انکی پرنسپل کے آفس چلا گیا۔

«««««««•••••••••»»»»»»»

محتشم جلدی جلدی چلتا ہوا یونی کے بیک گیٹ سے کینٹین جا رہا تھا۔ وہ نہیں چاہتا تھا کہ اسکا سامنہ جیمز بانڈ کی اماں یعنی امثال سے ہو۔ اچانک اس کی نظر ایک وائٹ پاؤڈر پر پڑی۔

وہ نیچے جھک کر اسے دیکھنے لگا کہ اتنے میں امثال نے اس سے وہ پیکٹ کھینچ لیا۔

تم ادھر کیا کر رہی ہو اگلی بار اگر میرے کام میں ٹانگ اڑائی تو حوالات میں بند کر دوں گا۔ ارے اوہ یہ ٹھیک ہے الٹا چور کوتوال کو ڈانٹے غلط کام کرتے ہوئے آپ پکڑے گئے ہیں اور حوالات میں مجھے ڈالیں گے۔ آپ ڈر گز لے رہے تھے نہ۔

بے وقوف لڑکی میں ڈر گز نہیں لے رہا تھا۔ محتشم کو دو لڑکے اسی طرف آتے ہوئے نظر آئے تو وہ جلدی سے امثال کے منہ پر ہاتھ رکھ کر اسے ایک گھنے درخت کے پیچھے لے گیا۔ شش بلکل چپ وہ لڑکے اسی طرف آ رہے ہیں اور آئی تھینک وہ پیکٹ انہیں کا تھا۔

میں ہاتھ ہٹا رہا ہوں پلیز شور مت کرنا۔امثال نے آنکھیں سے ہاں کا اشارہ کیا تو محتشم نے اپنا ہاتھ اسکے منہ سے ہٹا لیا۔ محتشم ان لڑکوں کو دیکھ رہا تھا اور امثال اسے۔ محتشم کو اپنے اتنا قریب کھڑا دیکھ کر امثال کو پسینہ آنے لگا۔اتنے میں ان دونوں کو ان لڑکوں کی آواز آئی۔

دیکھو وہ پیکٹ یہی کہیں گرا ہو گا۔اگر کسی نے اسے دیکھ لیا یا وائس چانسلر تک یہ بات پہنچ گئی تو بلیک ماما ہمیں چھوڑے گا نہیں۔

محتشم نے امثال کے ہاتھوں سے وہ پیکٹ لے کر چپکے سے جھاڑیوں کے قریب رکھنے کے لیے گیا۔اس سے پہلے کہ ان کی نظر محتشم پر پڑتی امثال نے پتھر اٹھا کر دوسری طرف پھینکا۔

www.novelsclubb.com

یہ آواز کیسی ہے لگتا ہے دوسری طرف سے ہے تم اس طرف دیکھ کے آؤ میں اس طرف دیکھتا ہوں۔انکا دھیان بھٹکتا دیکھ کر محتشم جلدی سے واپس امثال کے پاس آیا۔

کاشی واپس آجاو مل گیا ہے۔

جب محتشم نے ان دونوں کے جانے کی تسلی کرلی تو امثال اور وہ باہر آئے۔

ایس پی صاحب اب آپ بتائیں گے کہ یہ سب کیا ہے اور آپ ادھر روپ بدل کر کیوں آتے ہیں۔میں تمھیں کچھ بھی بتانے کا پابند نہیں ہوں۔اگر آپ مجھے بتادیں گے تو جو کام آپ کرنے آئے ہیں وہ جلدی ہو جائے گا۔کیا مطلب؟

مطلب یہ کہ آپ ابھی ان لڑکوں کو ڈھونڈ نیں گے انکے نام اور پھر آگے کی معلومات پتہ کریں گے جو کہ میں آپ کو ابھی بتا سکتی ہوں۔اچھا ٹھیک ہے بتاؤ۔

پہلے آپ بتائیں کے آپ ادھر ایسے کیوں آئے ہیں۔اس یونی میں کچھ لوگ ڈرگز بیچتے ہیں اور وہ بھی یونی کالج کے اسٹوڈینٹس کو اور ادھر کے آس پاس کے لوگوں کو بھی اب ڈرگز کی عادت ہو گئی ہے۔مجھے اس گروہ تک پہنچنا ہے جو یہ کام کرتا ہے اس لیے حلیہ بدل کے آنا پڑا اور یہ میری جاب کا حصہ ہے۔او تو ایس پی صاحب مجرموں کو پکڑنے آئے تھے۔جی بلکل!

پر سچ بتا رہی ہوں شروع میں آپ لڑکیاں تاڑنے والے لگتے تھے۔ مجھ پر ریسرچ بعد میں کر لینا پہلے ان لڑکوں کی ڈیٹیلز دو۔ یہ دونوں فائینل ائیر کے اسٹوڈینٹس ہیں کاشف اور مبین پڑھائی میں بلکل اچھے نہیں ہیں۔ پچھلے دو سالوں سے فیل ہو رہے ہیں۔اور انکے گروپس بنے ہوئے ہیں انکی وجہ سے اکثر یونی میں جھگڑے بھی ہوتے رہتے ہیں۔اور ہاں ایک آخری بات یہ لوگ لڑکیوں کو بھی بہت تنگ کرتے ہیں اور انکے گروپ میں کچھ امیر گھر کی بگڑی ہوئی لڑکیاں بھی ہیں۔

بس مجھے اتنا پتہ ہے۔ ہمم ٹھیک ہے پر تم آئیندہ ان لوگوں سے دور رہو گی ورنہ تم کسی خطرے میں بھی پڑ سکتی ہو۔ارے آپ کدھر جا رہے ہیں آگے کا پلین تو بتائیں۔آگے کا پلین یہ ہے کہ تم یہاں سے سیدھا اپنی کلاس میں جاؤ گی اور آئیندہ ان سب چیزوں سے دور رہو گی۔اونو میرا تو آدھا لیکچر گزر گیا ہے آپ بہت بد تمیز ہیں مجھے باتوں میں لگا کہ میری کلاس مس کروا دی۔ ہٹیں مجھے راستہ دیں سر تو آج مجھے چھوڑیں گے نہیں۔

www.novelsclubb.com

امثال کو ہڑبڑی میں بھاگتا دیکھ کر محتشم کے لبوں پر مسکراہٹ آگئی۔بے وقوف لڑکی۔

«««««««•••••••••••»»»»»»»

بلیک شلوار قمیض پر براؤن شال پہنے آنکھوں میں سنجیدگی لیے وہ بلوچستان کی عوام کے ساتھ خطاب کر رہا تھا۔

میرے عزیز بھائیوں اور بہنوں میں دوسرے سیاستدانوں کی طرح نہ تو کوئی وعدے کروں گا اور نہ ہی کوئی جزباتی تقریریں۔آپ سب میرے والد عالم شاہ کو جانتے ہیں انہوں نے ہمیشہ غریب طبقے کو اوپر اٹھانے کی کوشش کی تھی اور کافی حد تک کامیاب بھی ہوئے تھے۔میں بھی انکی خواہش اور انکا خواب پورا کرنا چاہتا ہوں جو انھوں نے دیکھا تھا کہ انکی حکومت میں کوئی بچہ بھوکا نہ سوئے۔جہاں سب کو ایک جیسا سمجھا جائے۔جہاں کوئی وڈیرہ اپنے گاؤں کے لوگوں پر ظلم نہ کر سکے۔آپ لوگوں نے بہت ظلم سہے ہیں آپکی اس تکلیف کا احساس مجھے بھی ہے

کیونکہ میں نے بھی گھر والوں کو کھویا ہے۔آج میں صرف ایک شمع جلانے کی کوشش کر رہا ہوں جو دوسروں کی زندگی سے اندھیروں کو ختم نہ سہی پر کچھ کم ضرور کر سکے۔میں آپ سے کوئی وعدہ نہیں کرتا کہ میں یہ کرونگا وہ کرونگا کیونکہ میں وعدوں پر نہیں کچھ کر کے دیکھانے پر یقین رکھتا ہوں۔آپ لوگوں کو جو بہتر لگے آپ اسکو ووٹ دیجیے گا پر اپنے ووٹ کو ضائع مت کریں جو آپ کو لگے کہ اس ووٹ کا بہتر استعمال کر سکتا ہے اسے دیں۔میں جیتوں یہ نہ جیتوں میرے بابا نے جو خواب دیکھا تھا میں وہ ہر طرح سے پورا کرنے کی کوشش کروں گا۔آپ سب یہاں پر آئے اسکے لیے آپ سب کا بہت بہت شکریہ۔

حدید عالم شاہ زندہ باد،زندہ باد

www.novelsclubb.com

«««««««••••••••••»»»»»»»

شادی ہال میں سب نیو کپل کی اینٹری کا بے صبری سے انتظار کر رہے تھے۔صائم بلیک تھری پیس سوٹ پہنے بالوں کو جیل کے ساتھ پیچھے کی طرف سیٹ کیے چلتا ہوا مرحا اور نتاشہ کے پاس آیا۔

ارے دولہے کی سالیو کیسی ہو دونوں؟ ہم ٹھیک ہیں آپ کیسے ہیں دولہن کے دیور؟

مس نتاشہ ہم تو بلکل ٹھیک ہیں پر لگتا ہے تم ٹھیک نہیں ہو سنا ہے ایک ہی دن میں کسی نے بہن کی جدائی میں ندیاں بہائیں ہیں۔جی نہیں ایسا کچھ نہیں ہے بہن کی رخصتی میں سب کو رونا آتا ہے۔

کہ اتنے میں مرحا بولی وہ دیکھو ماشاءاللہ آپی اور بھائی کتنے پیارے لگ رہے ہیں۔تاشہ اور ابرار بلیو کلر کے ڈریس پہنے ایک دوسرے کے ہاتھوں میں ہاتھ دیے سپارک لائیٹس کی روشنی میں چلتے ہوئے اندر انٹر ہوئے۔تو سب لوگ انکی طرف متوجہ ہو گئے۔

مرحا میں آپی سے مل کے آتی ہوں۔صائم کیوں تنگ کر رہے تھے اسے۔مرحا پلیز ایسے آنکھیں مت دیکھایا کرو اتنی بڑی بڑی آنکھوں کو دیکھ کر اگلے بندے کی جان نکل جاتی ہے۔اچھا جی پر مجھے تو ادھر کسی کی لاش نظر نہیں آ رہی۔ تمھیں میری آنکھوں میں اپنے لیے پیار نظر نہیں آتا تو لاش نظر کہاں آئی گی۔صائم!

او کے بابا او کے اب کچھ نہیں کہتا۔

مرحا بیٹا؛جی پھپھو۔مرحا وہ آبان کو تو باہر سے بلا دو مجھے اس سے کام ہے۔جی پھپھو آپ چلیں میں بلا کے لاتی ہوں۔مرحا جانے لگی تو صائم بولا میں چلوں تمھارے ساتھ۔نہیں صائم تم ادھر رہو میں ابھی بلا کے آتی ہوں۔او کے

www.novelsclubb.com

حدید گاڑی میں آنکھیں بند کر کے بیٹھا تھا کہ اچانک اسکے موبائل کی بیل بجی!

اسنے موبائل اٹھا کے کال پک کی ہی تھی کے دوسرے طرف سے کوئی نون اسٹاپ بولنے لگا۔

کہاں ہے تو؟

میں لندن سے پاکستان آ گیا کزن کی شادی بھی اٹینڈ کر لی اور جناب ابھی تک بلوچستان کی سیر کر رہے ہیں۔ تم وہاں پر جلسہ کرنے گئے تھے کے کنواں کھودنے جو ابھی تک واپس نہیں آ سکے۔ تجھے ایک کام کہا تھا پر جناب سے وہ بھی نہیں ہوا بڑا آیا ملک سنبھالنے والا۔

آبی میرے جگر تو نے بول لیا ہو تو کچھ مجھے بھی بولنے کا موقع دے گا۔ ہاں ہاں بولیے مسٹر حدید عالم شاہ کب تشریف لا رہے ہیں آپ؟ جگر میں راستے میں ہوں کل پہنچ جاؤں گا سب سے پہلے تجھے ہی ملوں گا۔

مرحا نے باہر آ کے دیکھا تو اسے آبان ایک سائیڈ پر کھڑا ہوا نظر آیا۔

آبان بھائی پھپھو آپ کو بلا رہی ہیں۔ مرحا تم! پلیز جلدی چلیں لگتا ہے پھپھو نے آپ کو کسی لڑکی سے ملوانا ہے۔ مرحا اب لیزا کی طرح تم بھی شروع مت ہو۔ چلو میں آتا ہوں۔ جی ٹھیک ہے۔

ہاں ہیلو حدید میں تم سے بعد میں بات کرتا ہوں۔ بائے۔

او کے جگر بائے۔

وہ گاڑی میں بیٹھا سوچنے لگا؛

کیا وہ مرحا کی آواز تھی؟

نہیں پر ایسے کیسے ہو سکتا ہے مرحا آبان کی کزن نہیں ایسا نہیں ہے مجھے ہی کوئی غلط فہمی ہوئی ہے۔

www.novelsclubb.com

اللہ پوچھے مسٹر سڑو سے صبح ہمیں کالج لے گئے پورا دن ذلیل ہونے کے بعد اب رات کو ہم فنکشن بھی ٹھیک سے انجوائے نہیں کر پا رہے۔

اوپر سے وہ افنان جلیبی تو ایسے اڑ رہی ہے جیسے تاشہ آپی کا نہیں اسکا ولیمہ ہو۔ ٹھیک کہہ رہے ہو آیان اللہ کرے آج تو مسٹر سڑو کے لیے پھپھو کو کوئی لڑکی پسند آجائے۔

ہماری جان چھوٹے ورنہ آیان ہم دونوں کا بہت برا حال ہو گا۔

میری شادی ہو یا نہ ہو تم دونوں کا حال تو برا ہونا ہی ہے اس لیے میری شادی کی دعائیں مانگنا بند کرو۔ لیزا اور آیان نے پیچھے مڑ کے دیکھا تو آبان کو دیکھ کر دونوں کو سانپ سونگھ گیا۔ ہاں کیا کہہ رہی تھی میری لیے لڑکی پسند کر لیں اور تو اور تم امی کو لڑکیوں کا بائیو ڈیٹا بھی بتانے والی تھی۔

نہیں نہیں آبان بھائی میں تو کچھ نہیں کہہ رہی تھی پھپھو کو بھی کسی لڑکی کا نہیں بتاؤں گی پر پلیز ابھی چھوڑ دیں۔ تمھیں یہ لاسٹ وارننگ ہے اگر اگلی بار امی کو

میرے لیے لڑکیاں دیکھائی تو میں بھی ماموں کو تمھارے لیے نہ صرف لڑکا دیکھاوں گا بلکہ فورا اسکے ساتھ رخصت بھی کروادوں گا۔ چلواب دونوں اپنی شکل گم کرو۔

جی بھائی۔ آیان بھاگ!

شکر ہے جلاد سے جان چھوٹی۔

تم لوگ میرے بھائی کو جلاد بول رہے ہو رکوں میں ابھی بھائی کو بتاتی ہوں۔ ارے افنان واو تم کتنی پیاری لگ رہی ہو اف اور یہ گلاسز تو بنے ہی تمھارے لیے ہیں۔ چلو نہ چل کے پیکچرز لیتے ہیں۔ آیان تمھیں میں شکل سے بے وقوف لگتی ہوں کیا جو تمھاری باتوں میں آجاؤں گی۔ میں جا رہی ہوں بھائی کو بتانے۔

اف اللہ اب یہ مرچی پتہ نہیں کتنی آگ لگائی گی۔ آیان مجھے لگتا ہے ہمارے ستارے گردش میں آگئے ہیں۔ فکر نہ کر لیز وہم دونوں ساتھ مل کر ستاروں کو گردش سے نکالنے کا طریقہ بھی نکال لیں گے۔

«««««««•••••••»»»»»»»

آبان جو گنگ کر کے آیا تو لیزا اور آیان کو لاؤنج میں بیٹھا دیکھ کر اسے حیرانی ہوئی۔

ارے واہ آج ٹوئینز کی جوڑی اتنی جلدی کیسی آٹھ گئی۔آیان جلدی سے بولا آبان بھائی مما کہتی ہیں صبح جلدی اٹھنا چاہیے اس سے صحت اچھی ہوتی ہے تو بس انکی بات پر عمل کر رہے ہیں۔

اچھا ویسے تمھارے بہن کو کیا ہوا ہے اسکے منہ پہ بارہ کیوں بجے ہوئے ہیں۔

لیزا؛آپ کو کیا ہے میرے منہ پہ بارہ بجیں یا تیرہ آپ کو کیا فرق پڑتا ہے آپ کو تو بس ڈانٹنا آتا ہے۔

www.novelsclubb.com

اوہ تو مطلب میڈم ناراض ہے۔جی اور مجھے آپ سے کوئی بات نہیں کرنی۔آبان نے کندھے آچکا کے کہا اوکے رہو ناراض مجھے کیا اور اپنے روم میں چلا گیا۔لیز و یار

پریشان مت ہو تمھارے بھائی نے تمھارے بدلے کا انتظار کر دیا ہے اب دیکھنا تھوڑی تھوڑی دیر میں مسٹر سڑو کیسے مسٹر ٹھرو بن جائیں گے۔ مطلب نہیں سمجھاؤں گا جب مسٹر سڑو نیچے آئیں گے تو تمہیں خود ہی پتہ چل جائے گا۔

آبان فریش ہونے کے لیے جیسے ہی باتھ کے اندر گیا اچانک اس پر ٹھنڈے پانی کے ساتھ برف گرنے لگی۔ اس سے پہلے کے وہ باہر جاتا باتھ کا دروازہ بھی بند ہو گیا۔ اوپر سے پانی کے ساتھ تابڑ توڑ گرتی برف نے اسکا حال برا کر دیا۔

پانچ منٹ بعد جب پانی گرنا بند ہوا تو نیچے پورا فرش برف سے بھر چکا تھا۔ پانی کو رکتے دیکھ کر اسنے اب اوپر نظر اٹھا کر دیکھا تو اسکا دماغ ہی گھوم گیا۔ اوپر پانی کی تین بالٹیاں رسیوں سے اس طرح دروازے سے بندھی ہوئیں تھیں کے جیسے ہی اسنے دروازہ کھولا تھا سارا برف والا پانی اس پر آن گرا تھا۔ اسکے منہ اور جسم پر برف گرنے کی وجہ سے سرخ نشان بن گئے تھے۔ اس نے پیچھے ہو کر باتھ کا دروازہ کھولنا

www.novelsclubb.com

چاہاتو وہ لاک ہو چکا تھا۔اف آیان لیزا تم دونوں کبھی نہیں سدھر سکتے۔اسنے زور زور سے دروازہ بجانا شروع کیا!

آیان یہ دروازہ کیو بجا رہے ہیں۔کیونکہ مسٹر سڑو باتھ روم میں بند ہو چکے ہیں اور اندر برفیلے پانی نے انکی برف جمادی ہو گی۔کیا مطلب؟

آیان نے اسے اپنا پورا پلین بتایا تو لیزا فورا بھاگ کر آبان کے کمرے میں جانے لگی۔لیزو کہاں جا رہی ہو۔کیا ہو گیا ہے آیان میں دروازہ کھولنے جا رہی ہوں تم جانتے ہو گھر میں اور کوئی نہیں ہے۔سب تایا جی کے گھر ہیں اور اگر وہ زیادہ دیر اندر رہے تو بیمار ہو جائیں گے۔

اوکے تو پھر میں بھی تایا جی کے گھر جا رہا ہوں کیونکہ مجھے شیر کی کچھار میں نہیں گھسنا تم ہی خدمت خلق کرو۔لیزا نے اسکی باقی باتوں کو چھوڑ کہ جلدی سے آبان کے روم میں جا کے باتھ کا لاک کھولا۔

دروازہ کھلتے ہی آبان جلدی سے باہر آیا اسکی سلیپر گیلی ہونے کہ وجہ سے وہ گرنے لگا تھا کہ اسے لیزا نے تھام لیا۔لیزا کو دیکھتے ہی اسے غصہ آنے لگا۔اس سے پہلے کہ وہ اسے کچھ کہتا لیزا نے اس سے کہا؛آپ کو جتنا غصہ کرنا ہے کر لیجیے گا پر پیپلز پہلے چینج کر لیں ورنہ آپ کو ٹھنڈ لگنے کی وجہ سے آپ بیمار ہو جائیں گے۔آپ میرے روم میں جا کے چینج کر لیں میں تب تک آپ کے لیے سوپ بنا کے آتی ہوں۔

لیزا جب سوپ بنا کے آئی تب تک آبان چینج کر کے بلینکٹ میں گھسا سردی کو کم کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔اگر وہ بلیک بیلٹ نہ ہوتا تو اب تک ضرور ہسپتال پہنچ چکا ہوتا۔

یہ سوپ پی لیں آپ کچھ بہتر محسوس کریں گے۔مجھے نہیں پینا یہ ٹھیک ہے پہلے درد دو پھر مرہم لگانے پہنچ جاؤ۔آبان بھائی پلیز یہ سوپ پی لیں پھر میں چپ چاپ آپکی ساری ڈانٹ سن لوں گی۔

www.novelsclubb.com

لیزا نے سوپ کا چمچ بھر کے اسکے منہ کے سامنے کیا تو اسنے بنا کچھ کہے پی لیا۔ادھر دو میں خود پی لونگا۔اسے سوپ پکڑا کہ لیزا نے جلدی سے ہیٹر اون کیا الماری سے ایک اور بلینکٹ نکال کر آبان پر ڈالا تاکہ اسکی کپکپی تھوڑی کم ہو۔لیزا کو اپنے لیے پریشان دیکھ کر نہ جانے کیوں اسے اچھا لگ رہا کوئی انوکھا سا احساس تھا جو چپکے چپکے دل میں داخل ہو رہا تھا اسکی یہ پٹاخہ کزن اس وقت اسے بہت کیوٹ لگ رہی تھی۔بھائی میں جاؤں۔ہمم جاؤ۔

«««««««•••••••»»»»»»»

مرحا کیسی ہو؟

میں ٹھیک ہوں تم سناؤ امثال؟

الحمدللہ! نتاشہ نہیں آئی کیا؟

www.novelsclubb.com

نہیں وہ اسکی تھوڑی طبعیت ٹھیک نہیں تھی رات میں اسکے ساتھ ہی تھی تھوڑی اپ سیٹ تھی نتاشہ تو میں ادھر ہی رک گئی تھی۔ہاں یہ تو ہے پہلے بھلے ہی بھائی بہن جتنا لڑتے ہوں پر انکے دور ہونے کے بعد انکی کمی بہت فیل ہوتی ہے۔امثال میں نے لیب جانا ہے تم ساتھ چلو گی۔ہاں چلو۔وہ دونوں باتیں کرتی ہوئی لیب پہنچنے ہی والی تھیں کہ امثال کو محتشم نظر آیا۔مرحا تم چلو میں نہ دس منٹ میں ایک کام کر کے آتی ہوں۔ارے پر امثال تم جا کہاں رہی ہو۔واپس آ کے بتاتی ہوں۔اچھا ٹھیک ہے۔مرحا لیب میں گئی اور اپنے پریکٹیکل ورک کے لیے آپریٹس دیکھنے لگی۔تقریبا لیب خالی ہی تھی بس کچھ سٹاف اپنے آفس میں تھا۔آپریٹس لے کے وہ اپنے کام میں مصروف ہو گئی۔

www.novelsclubb.com

ارے ایس پی صاحب رکیں تو سہی کہاں جا رہے ہیں۔اف پھر سے آ گئی جیمز بانڈ کی اماں۔میں کہیں بھی جاؤں تمھارا اس سے کیا مطلب ہے۔

ارے کیسے مطلب نہیں ہے میں آپ کے خوفیا مشن کی رازدار ہوں۔ہاں تو ایک بات بتادی تو اسکا مطلب ہے کہ میں سب کام تم سے پوچھ کر ونگا کیا؟

ان دونوں کی نوک جھوک چل رہی تھی کہ اچانک لیب والی سائیڈ سے سیکورٹی سسٹم کاالارم بجنے لگااور دیکھتے ہی دیکھتے آگ کی لپٹیں نکلنے لگیں۔امثال بھاگ کر اس سائیڈ پر گئی۔ محتشم کو اس دن والے لڑکے کچھ لڑکوں کے ساتھ بیک سائیڈ پر جاتے ہوئے نظر آئے تو وہ انکے پیچھے گیا۔

امثال جب تک لیب پہنچی تب تک ہر طرف آگ لگی ہوئی تھی سب اسٹوڈینٹس بھاگ کر دوسری طرف جانے لگے۔وہ اندر کی طرف جانے لگی تو صائم نے اسکا ہاتھ پکڑ کر اسے پیچھے کھینچا۔کیا کر رہی ہو امثال پاگل ہو کیا ہر طرف آگ لگی ہوئی ہے۔وہ صائم مرحا!امثال کیا ہوا مرحا کو؟

مرحا مرحا اندر ہے۔یہ کیا کہ رہی ہو؟

www.novelsclubb.com

وہ پریکٹیکل کرنے اندر گئی تھی۔امثال ریلکس تم تم ادھر رکو میں اسے لے کے آتا ہوں۔

مرحا کو دھوئیں کی سمل آئی تو اسنے باہر نکل کر دیکھا۔

تو دیکھتی ہی رہ گئی ہر طرف آگ لگ چکی تھی۔وہ باہر نکلنے لگی تو پردوں کو لگی آگ نے سامنے کا راستہ بند کر دیا۔کوئی ہے پلیز بچاؤ مجھے۔

.Somebody plz help me

امثال،صائم کوئی ہے۔

دھوئیں سے اسکی سانس اکھڑنے لگی۔اسے لگا کہ جیسے یہ اسکا آخری پل ہو۔آنکھیں بند ہونے سے پہلے اسے ان نیلی آنکھوں والے مغرور شہزادے کا عکس نظر آیا۔

جنگلی بلی آنکھیں کھولوں۔ادھر دیکھو میں ہوں تمھارا حدی۔میں صرف تمھارے لیے آیا ہوں پکا اب کوئی لڑائی نہیں کرونگا۔بس ایک بار مجھے اپنی جنگلی بلی کی غصے والی آنکھیں دیکھادو۔

آگ کو بڑھتے دیکھ کر اسنے مرحا کو اٹھایا اور باہر کی طرف جانے لگا۔اچانک پیچھے سے کسی عورت کی آواز آئی بیٹا پلیز بچاؤ مجھے آآآآاللہ میری ٹانگ۔

حدید نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو اس عورت کی ٹانگ پر آگ سے لپٹی لکڑی گری ہوئی تھی۔مرحا کو لیب کے دروازے کی دیوار کے ساتھ بیٹھا کہ وہ اس عورت کی طرف بھاگا۔

صائم نے جیسے ہی لیب کا دروازہ کھولا آگ کی لپٹیں اک دم سے باہر نکلیں۔وہ خود کو سنبھالتا کہ اس سے پہلے آگ کی اک لپیٹ اسکے بازو پر لگی۔آآہ

نہیں میں پیچھے نہیں ہٹ سکتا اندر مرحا ہے جس سے مجھے پیار ہے جو میرے جینے کی وجہ بننے لگی ہے۔ نہیں مجھے ہمت کرنی ہو گی۔اپنے ہاتھ سے بازو پہ لگی آگ کو بجھا کہ وہ اندر داخل ہوا۔ مرحا مرحا کہاں ہو تم؟

وہ ادھر ادھر دیکھ رہا تھا کہ اسے دیوار کے ساتھ مرحا بے ہوش نظر آئی۔ وہ بھاگ کر اسکی طرف گیا اور اسے اپنی باہوں میں اٹھا کر باہر کی طرف لے جانے لگا۔

حدید اس عورت کے پاس پہنچ کر اسکی ٹانگ کے اوپر سے وہ آگ میں لپٹی لکڑی ہٹا کر انہیں اٹھا کر مرحا کی طرف جانے لگا تو اسے ایک لڑکا مرحا کو باہر لے جاتے ہوے نظر آیا۔انکے باہر نکلتے ہی ایسڈ کی شیشیاں پھٹنے کی وجہ سے راستہ بند ہو گیا اور آگ اور زیادہ پھیل گئی۔بیٹا اب ہم کیسے جائیں گے۔آنٹی آپ فکر مت کریں ہم وہاں سے جائیں گے جدھر سے میں آیا تھا بیک ڈور سے۔حدید انجو لے کے بیک ڈور سے باہر آیا اور جلدی سے انھیں اپنی گاڑی میں بیٹھا کے ہسپتال لے گیا۔

صائم باہر آیا تو فورسز آچکی تھی اور آگ کو بجھانے کی کوشش کر رہیں تھیں۔

www.novelsclubb.com

صائم مرحا کو کیا ہوا یہ آٹھ کیوں نہیں رہی۔ریلکس امثال مرحا بے ہوش ہو گئی ہے پانی لے آؤ۔

امثال کے پانی ڈالنے پر مرحا نے آہستہ سے آنکھیں کھولیں اور امثال کو گلے لگا کر رونے لگی۔مرحا ریلکس تمہیں کچھ نہیں ہوا دیکھو بلکل ٹھیک ہو۔امثال ادھر بہت زیادہ آگ تھی میں نے تمہیں اور صائم کو اتنی آوازیں دی تھی۔مرحا رونا تو بند کرو صائم تمہیں اس آگ سے بلکل سہی سلامت لے آیا ہے۔صائم مجھے تم لے کے آئے ہو؟ہاں بابا میں لے کے آیا ہوں چلو تمہیں گھر چھوڑ دوں تمھاری طبعیت ٹھیک نہیں لگ رہی۔ہاں صائم یہ ٹھیک ہے مرحا گھر جا کے ریسٹ کرے گی تو بیٹر فیل کرے گی۔

www.novelsclubb.com

«««««««•••••••»»»»»»»

محتشم ان لڑکوں کے پیچھے آتے ہوئے اپنے ٹیم کو کال کر کے بیک سائیڈ پر سول کپڑوں میں بلا چکا تھا تا کہ انکو شک نہ ہو۔

وہ لڑکے یونی کی بیک سائیڈ پر جا کے کالج کے لڑکوں کو ڈر گزکے پیکٹ دے رہے تھے۔ محتشم نے انکو دیکھتے ہی اپنی ٹیم کو اشارہ کیا اور ان دونوں کے ساتھ نئے لڑکوں کو بے ہوشی کی دوائی سنگھا کر بیک گیٹ سے پولیس اسٹیشن لے گئے۔یونی میں آگ لگنے کی وجہ سے پچھلی طرف کوئی تھا بھی نہیں تو انکا کام آسان ہو گیا۔

«««««««•••••••••»»»»»»»

اس خاتون کو ہسپتال چھوڑنے کے بعد وہ گھر آ کے اپنے کمرے میں بند ہو چکا تھا۔اس کی نیلی آنکھیں اس وقت لال سرخ ہو رہی تھیں بکھری سی حالت میں وہ آن بان والا مغرور شہزادہ حدید عالم شاہ تو لگ ہی نہیں رہا تھا۔

اسکی سرخ سفید رنگت پر ماتھے کی پھولتی ہوئی رگیں واضح ہو رہی تھیں۔اسکی آنکھوں کے سامنے بس ایک ہی منظر گھوم رہا تھا اس لڑکے کا مرحا کو لے کے جانا اور فوراً ہی پیچھے ایسڈ کی بوتلوں کا پھٹنا۔

وہ سوچنا بھی نہیں چاہتا تھا کہ اگر وہ لڑکا اس ٹائم نا پہنچتا تو کیا ہوتا؟ میں اتنی بڑی غلطی کیسے کر سکتا ہوں اگر مرحا کے ہوتے وہ بوتلیں پھٹ جاتیں تو۔

اپنے آپ پر غصہ اتارتے ہوئے اسنے زور سے اپنا ہاتھ کانچ کی میز پر مارا۔ چھنا کے کے ساتھ وہ میز ٹوٹ گئی اور اسکے ہاتھ سے خون بہنے لگا۔ اپنے ہاتھ سے نکلتے ہوئے خون کو دیکھ کر اسکا دماغ کچھ ریلکس ہونے لگا۔ کیونکہ اپنی غلطی کی سزا وہ خود کو دے چکا تھا۔

ولید اسکا سیکرٹری اسے غصے میں کمرے میں آتے ہوئے دیکھ کر اندر آیا تو اسکے ہاتھ سے بہتے خون کو دیکھ کر فورا اسکے پاس آیا اور فرسٹ ایڈ باکس ڈھونڈ کر اسکی پٹی کرنے لگا۔ سر یہ کیا کیا آپ نے؟ غلطی کرنے پر سزا دی جاتی ہے اور میں نے وہی دی ہے۔ پر سر خود کو سزا کون دیتا ہے۔ ولید اگر آپ انصاف کے علم بردار بننا چاہتے ہو تو اسکی شروعات ہمیشہ خود سے کرو یہ بات میرے بابا نے مجھے سکھائی ہے اور میں نے بس اس پر عمل کیا ہے جتنی سزا میں نے خود کو دی ہے میری غلطی اس

www.novelsclubb.com

سے بڑی تھی پر شکر ہے اللہ کا کہ میری غلطی کی وجہ سے کسی کے ساتھ کچھ غلط نہیں ہوا۔

سر آپ جسے غلطی سمجھ رہے ہیں وہ غلطی نہیں آپ کی کی ہوئی اچھائی ہے اگر آپ اس لڑکی کو نکال کر وہاں تک نہ چھوڑتے تو شاید وہ لڑکا بھی اسے نا بچا سکتا آگ کے اندر کود کے تو آپ نے بچایا تھا۔اور آپ کو وہ جگہ سیف لگی تھی تبھی آپ اس لڑکی کو ادھر چھوڑ کر اس خاتون کی جان بچانے گئے تھے۔آپ نے اس وقت وہ فیصلہ لے کے ایک نہیں دو جانیں بچائی تھیں۔تم یہ سب کیسے جانتے ہو؟سوری سر پر محتشم سر کے کہنے پر میں نے آپ کے کورٹ کے بٹن میں کیمرہ لگایا تھا تاکہ بلوچستان میں آپ پر اگر کوئی خطرہ آئے تو ہم بروقت پہنچ سکیں کیونکہ آپ مجھے ادھر لے کہ نہیں جانا چاہتے تھے۔تم میرے سیکرٹری ہو تو تم نیکسٹ ٹائم میرے آرڈرز فالو کرو گے نہ کے اپنے محتشم سر کے اور آج تو چھوڑ رہا ہوں پر آئندہ اگر

www.novelsclubb.com

ایسی کوئی حرکت کی تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا۔اب جاؤ تم میں ٹھیک ہوں۔جی سر۔

«««««««•••••••»»»»»»»

مرحا گاڑی میں بیٹھی صائم کو دیکھ رہی تھی۔کیا ہوا مرحا ایسے کیوں دیکھ رہی ہو؟صائم ایک سوال پوچھوں؟

ہاں پوچھو کیا پوچھنا ہے؟تم نے میری جان کیوں بچائی جب کہ وہاں تمہاری اپنی جان کو بھی خطرہ ہو سکتا تھا۔

مرحا سچ یہ ہے کہ مجھے آگ سے ڈر لگتا ہے پر جب مجھے پتہ چلا کہ تم اندر آگ میں پھنس گئی ہو تو میرے دل کو کچھ ہونے لگا۔جیسے کسی نے اسے مٹھی میں دبوچ لیا ہو۔دماغ نے کہا اندر مت جاؤ ورنہ تمھاری جان کو خطرہ ہو سکتا ہے۔پر دل نے کہا اگر اندر نہیں گئے تو تمھاری محبت تمھاری زندگی کو کچھ ہو سکتا ہے اور اگر اسے کچھ ہو گیا تو تم زندہ مردہ بن جاؤ گے۔

تو بس میں نے اپنے دل کی بات مان لی۔

اسکے چپ ہونے پر مرحا کا دل انوکھے انداز سے دھڑکنے لگا اسے بے چینی ہونے لگی کہ وہ چپ کیوں ہوا ہے۔ شاید وہ اسے اور سننا چاہتی تھی یا پھر ہمیشہ سنتے ہی رہنا چاہتی تھی۔ مرحا تمھارا گھر آ گیا ہے چلو تمھیں اندر چھوڑ دوں۔ صائم آج جو ہوا اسکے بارے میں گھر بات مت کرنا ورنہ سب پریشان ہو جائیں گے اسپیشلی ڈیڈ اور میں ان کو پریشان نہیں کرنا چاہتی۔

اوکے ٹھیک ہے۔ وہ دونوں اندر آئے تو سب مرحا کا بے چینی سے انتظار کر رہے تھے۔ مسٹر احد جلدی سے مرحا کے پاس آئے۔ میری پرنسز ٹھیک ہے نہ ہم نے ابھی نیوز میں سنا کے تمھاری یونی میں آگ لگ گئی تھی اور تمھارا فون بھی نہیں لگ رہا تھا میری تو جان نکلنے والی تھی۔

ڈیڈ میں بلکل ٹھیک ہوں اور میرا فون کہیں کھو گیا ہے۔ پکا نہ!

www.novelsclubb.com

بلکل پکا۔ارے صائم بیٹا تم آؤنہ بیٹھو سوری ان دونوں باپ بیٹی کی باتوں میں ہمارا دھیان تمھاری طرف نہیں گیا۔کوئی بات نہیں آنٹی اب میں چلتا ہوں مرحا کو چھوڑنے آیا تھا دادو بھی پریشان ہو رہی ہو نگی۔بیٹا چائے تو پی کے جاتے۔نہیں آنٹی پھر کبھی۔اوکے اللہ حافظ !

اللہ حافظ بیٹا۔

****

ماضی

عالم ویلا میں سب لوگ بیٹھے ٹوئینز کی شرارتوں پر ہنس رہے تھے۔آیان لیزا تم دونوں سدھر جاؤ ورنہ اب میں تم دونوں کی جوتوں سے پیٹائی کروں گی۔عالم کو آتے دیکھ کر دونوں بھاگ کر اسکے پاس گئے۔عالم چاچو مما ہمیں ڈانٹ رہی ہیں۔ارے بھابھی آپ ہمارے معصوم بچوں کو کیوں ڈانٹ رہی ہیں۔بھائی آپ کے معصوم بچوں نے سب ہمسایوں کا جینا مشکل کر دیا ہر روز انکی شکایتیں سن سن

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

کر تھک گئی ہوں۔ نہیں نہیں چاچو ہم ایسے کچھ نہیں کرتے انکے بچے ہمیں تنگ کرتے ہیں تو پھر ہم اپنا حساب کیوں باقی رکھیں۔آپ ہی تو کہتے ہیں کہ کسی کا ادھار نہیں رکھنا چاہیے ہم تو بس آپ کی بات پر عمل کرتے ہیں۔دونوں مسکا لگانا بند کرو اور وہ بات بتاؤ جو بات کہنا چاہتے ہو۔آیان اور لیز اعالم کے پاس آ کے آہستہ آواز میں بولنے لگے چاچو مما کو نہ ڈیڈ کے پاس بھیج دیتے ہیں ہر وقت ہمیں ڈانٹی رہتی ہیں اس طرح سے ڈیڈ کو بھی کمپنی مل جائے گی اور ہمارے بھی مزے ہو جائیں گے۔ ہمم چلو اس بارے میں کچھ سوچتے ہیں۔تو لیز ابو لی سوچنا نہیں ہے چاچو کرنا ہے میں تو کہتی ہوں آج ہی ٹکٹ کروا دیں پھر مما کے جانے کے بعد آپ اور ہم مل کر پتنگ اڑائیں گے۔یہ میرے خلاف کون سی سازشیں ہو رہی ہیں۔ نہیں نہیں مما ہم تو چاچو سے اپنی باتیں کر رہے ہیں۔

www.novelsclubb.com

سب لوگ ہنسی مزاق کے ماحول میں بیٹھے باتیں کر رہے تھے کہ اچانک پورچ میں ایک گاڑی زور سے آ کے رکتی ہے اور احد غصے میں سیدھا عالم کے پاس آتا

ہے۔کیوں کیا عالم تم نے ایسا میں نے تم پر بھروسہ کیا اور تم نے میری ہی پیٹھ پر چھرا گھونپا۔کیوں کی تم نے وہ امریکن کمپنی بین میں نے اپنا آدھا پیسہ اس پر لگایا تھا کتنے مہینوں سے میں اس پروجیکٹ پر کام کر رہا تھا اور تم نے سب کچھ منٹوں میں برباد کر دیا۔

احد میں نے وہی کیا جو مجھے ٹھیک لگا وہ کمپنی ہمارے ملک کے لیے ٹھیک نہیں تھی تو میں نے بین کر دی۔

تو تم یہ سب کچھ اس وقت بھی تو کہ سکتے تھے جب میں نے کال کر کے پوچھا تھا تب تو تم نے کہا تھا کہ ہاں کر دو انویسٹمنٹ میں اسے اپرول دینے والا ہوں۔احد میں نے ایسا کچھ نہیں کہا اور نہ ہی میری تم سے ایسی کوئی بات ہوئی ہے۔جھوٹ مت بولو عالم تمھارے اندر لالچ بھر چکا ہے اس لیے تو تمھاری پارٹی کے لوگ بھی تمھارے خلاف ہو رہے ہیں۔

www.novelsclubb.com

غصے میں عالم کا ہاتھ اٹھا پر مرحا کے ڈیڈ کہ کر چلانے پر وہ ہاتھ ہوا میں ہی رک گیا۔چاچو آپ میرے ڈیڈ کو مار رہے ہو مجھے نہیں رہنا ادھر۔عالم مرحا کو سمجھانے کے لیے اسکی طرف بڑھنے لگا تو احد نے اسکا ہاتھ پکڑ کر روک لیا بس عالم تم نے آج ہماری دوستی توڑ دی ہے بھائی نے مجھے منع کیا تھا کہ تم سے اس حد تک دوستی نہ رکھوں پر میری آنکھوں پر تمھاری جھوٹی محبت کی پٹی بندھی تھی۔پر آج مجھ پر ہاتھ اٹھا کر مجھے برباد کر کے تم نے وہ پٹی اتار دی اسکے لیے تھینک یو۔احد پٹی اتری نہیں ہے بلکہ کسی نے اب چڑھائی ہے تمھاری آنکھوں اس لیے تمھیں سچ اور جھوٹ کا فرق پتہ نہیں چل رہا اور مجھے کسی کو کوئی صفائی نہیں دینی تم جانا چاہتے ہو تو جاؤ جہاں یقین نہ ہو مجھے ایسی دوستی کی بھی ضرورت نہیں ہے۔

www.novelsclubb.com

احد نے مرحا کا ہاتھ پکڑا اور سب کو وہاں سے لے گیا۔اسکے جاتے ہی عالم بھی اپنے کمرے میں بند ہو گیا۔گڑیا حدید کا ہاتھ پکڑے اپنی نم آنکھوں سے سب کو دور جاتا

ہوا دیکھ رہی تھی اپنی بیسٹ فرینڈ کو بھی جس کے بغیر وہ رہنے کا سوچ بھی نہیں سکتی تھی۔

«««««««•••••••»»»»»»»

رات کے دو بج رہے تھے پر اسکی ساحرہ آنکھوں سے نیند کوسوں دور تھی۔وہ جب بھی سونے کی کوشش کرتی تو صائم کا چہرہ اسکی آنکھوں کے سامنے آجاتا۔دل میں عجیب سی ہلچل تھی وہ اسکے بارے میں نہیں سوچنا چاہتی تھی پر اسکے خیالوں پہ اب اسکا اختیار رہا ہی نہیں تھا۔صائم کا اسے بچانا وہ اظہار محبت سب اسے یاد آرہا تھا۔صائم کے بارے میں سوچتے ہوئے مرحا کے چہرے کی لالی بڑھتی جارہی تھی اگر کوئی اس وقت اسکی ان ساحرہ آنکھوں کی چمک دیکھ لیتا تو ساری زندگی کے لیے اسکے عشق میں گرفتار ہو جاتا۔یہ مجھے کیا ہو رہا ہے صائم کے بارے میں سوچنا اتنا اچھا کیوں لگ رہا ہے یہ آسمان،چاند ستارے پہلے بھی تو تھے تو پھر آج مجھے یہ اتنے خوبصورت کیوں لگ رہے ہیں۔یہ کیسا احساس ہے۔کہیں مجھے اس بندر سے پیار تو

www.novelsclubb.com

نہیں ہو رہا۔اگر پیار کا احساس اتنا خوبصورت ہے تو پھر پیار کی گہرائیوں میں اتر کر تو یہ دنیا جنت بن جاتی ہو گی؟صائم آفندی تم نے ٹھیک کہا تھا جیسے میں نے تم سے دوستی کی تھی ویسے ہی پیار بھی کرنے لگوں گی۔ہاں مرحا احد کو تم سے پیار ہو گیا ہے بے حساب بے حد جسکی کوئی حد نہیں ہے۔اگر یہ احساس ہوتے ہی بے حساب ہے تو وقت کے ساتھ تو اس میں اور شدت آجائے گی۔صائم کے بارے میں سوچتے ہوئے کب رات سے دن ہو گیا اسے پتہ ہی نہ چلا۔

«««««««•••••••»»»»»»»

محتشم تھانے پہنچا اور سیدھا اس حوالات میں گیا جہاں وہ لڑکے بند تھے۔منہ کھولا انھوں نے یا پھر انکو ڈوز دینے کی ضرورت ہے۔سر رات کو ہم سب نے انکی اچھی خاطر تواضع کی ہے پر پھر بھی یہ دونوں اپنی زبان نہیں کھول رہے۔محتشم ان میں سے ایک کے پاس گیا اور ایک زوردار تھپڑ اسکے منہ پر ماری تو کاشی کو لگا کہ جیسے اسکا پورا کا پورا جبڑا ہل گیا ہو۔سیدھے سے بتا دو تم لوگ کس کے لیے کام کرتے ہو ورنہ

www.novelsclubb.com

اگر میں نے اپنا ڈنڈا استعمال کیا تو تم دونوں کو بہت تکلیف ہو گی۔ کاشف بولا؛ ایس پی تمھیں جو کرنا ہے کر لو پر ہم کچھ نہیں بتائیں گے۔ محتشم نے غصے میں اپنی لاٹھی اٹھائی اور اسکے منہ میں حلق تک اتار دی۔ کاشف کا سانس اکھڑنے لگا اس نے سوچا بھی نہیں تھا کہ وہ لاٹھی اسکے منہ میں ڈال دے گا۔

محتشم نے لاٹھی کا دباؤ تھوڑا اور بڑھایا تو کاشی مچھلی کی طرح تڑپنے لگا۔ بتا اب بھی اپنا منہ نہ کھولا تو اسے ہمیشہ کے لیے بند کر دونگا۔ کاشی نے اپنے سر کو ہلا کے سب بتانے کا اشارہ کیا تو محتشم نے اسکے منہ سے لاٹھی نکال لی اور وہ زور زور سے کھانسنے لگا۔ چلو اب سب بولنا شروع کرو کہ کب سے یہ کام کر رہے ہو اور کس کے لیے۔

سر ہم لوگ یہ کان پچھلے دو سال سے کر رہے ہیں اور ہمیں یہ مال ایک اڈریس پر ملتا ہے وہاں پر ایک آدمی گوگا ہمیں یہ ڈرگز دیتا ہے۔ سر اس سے زیادہ ہم کچھ نہیں جانتے۔

بلیک مامبا کون ہے اور اس کا اس سب سے کا تعلق ہے۔

www.novelsclubb.com

سر ہم کچھ نہیں بتا سکتے اگر اسکے متعلق ہم نے کچھ بھی بتایا تو وہ ہمیں مار دے گا۔شاید تم میری لاٹھی کو بھول گئے ہو اگر نہیں بتایا تو اسکے تمھیں مارنے سے پہلے میں تم دونوں کو مار دوں گا اور تمھاری لاشیں کتوں کے سامنے ڈال دونگا۔بتاو جلدی۔سر وہ گوگی بلیک مامبا کے لیے کام کرتا ہے اور بلیک مامبا ترکی کا ڈان ہے جو اب پاکستان میں بھی اپنی دہشت پھیلانا چاہتا ہے اس سے زیادہ ہمیں کچھ نہیں پتہ۔راشد ان دونوں کو ابھی حوالات میں بند کر دو آگے انکا کیا کرنا ہے وہ میں خود بتاؤں گا۔جی سر۔

<<<<<<<•••••••>>>>>>>

آفندی ہاؤس میں آئیں تو سب لوگ گارڈن میں بیٹھے نئی بہو کے ہاتھوں کی چائے پی رہے ہیں۔واہ تاشہ بیٹی تمھارے ہاتھ کی چائے پی کے تو ساری تھکن ہی دور ہو گئی ہے۔شکریہ بابا آپ کا دن کیسا رہا اور آپ کی الیکشن کی تیاری کیسی چل رہی ہے بس چھ ہی دن رہتے ہیں۔

www.novelsclubb.com

دن تو بہت اچھا تھا اور الیکشن تو ہم ہی جیتیں گے۔

ابرار: پر لیکن بابا حدید عالم کی پارٹی کو بھی لوگ چاہنے لگے ہیں جیت اسکی بھی ہو سکتی ہے۔ابرار لگتا ہے تم ابھی تک اپنے باپ کو سمجھے نہیں ہو وہ لڑکا ابھی سیاست میں نیا ہے وہ سیاست کے داؤ پیچ نہیں جانتا اور ہم اس کھیل کے پرانے کھلاڑی ہیں ہم آج ہی اپنا ایک داؤ کھیل آئے ہیں اب تو بس اس لڑکے کی اس جال میں پھسنے کی دیر ہے اور اسکا کھیل ختم۔

ابرار بیٹا تمھاری نئی نئی شادی ہوئی ہے دلہن کو کہیں گھمانے لے جانے کے بجائے تم اسے بھی سیاست کی باتوں سے بور کرتے رہتے ہو۔ارے میری پیارے امی جی آپ بلکل بھی فکر مت کریں الیکشن ہو جائیں تو اسے بھی گھمانے کے جاؤں گا۔

www.novelsclubb.com

بیگم آپکا دوسرا صاحب زادہ کہاں ہے۔

وہ کبھی گھر پر ٹکتا ہے جو کسی کو اسکا پتہ ہو گا بس ہوا کے گھوڑے پر سوار ہو کے آتا ہے اور ویسے ہی غائب ہو جاتا ہے۔امی میری طرح اس کے لیے بھی کوئی گھر پر باندھ کر

رکھنے والی لے آئیں نہ۔لے ہی نہ آؤں وہ بیچاری بھی خوار ہی ہو گی۔ہائے ایوری بڈی کیا ہو رہا ہے؟

دیور جی آپ کے بارے میں بات ہو رہی ہے۔اچھا میرے بارے میں کیا بات ہو رہی ہے۔آپ کے گھر پر ٹکنے کا بندوبست کر رہے ہیں۔وہ کیسے بھابھی؟

آپ کے لیے پیاری سی دلہن لا کر۔اچھا یہ بات ہے تو آپ سب کو اسکے لیے ٹینشن لینے کی بلکل بھی ضرورت نہیں ہے اپنی لیے لڑکی تو میں خود پسند کر چکا ہوں اور رہی بات اسے دلہن بنا کر لانے کی تو اسکے لیے ابھی ایک دو سال انتظار کریں۔اوئے بڈی تو پکا سریس ہے نہ۔

.Yes bro I'm serious

www.novelsclubb.com

اچھا چل بتا پھر وہ کون ہے۔ابھی نہیں بر و پر بہت جلد بتاؤں گا اسنے تو ابھی سے میری نیند چرا لی ہے آگے پتہ نہیں کیا کیا چرائے گی۔

ابرار: لگتا ہے دادو کے شیر کو اسکے ٹکر کی شیرنی مل گئی ہے۔یس برو کچھ ایسا ہی سمجھ لیں۔ مسز آفندی مسکراتے ہوئے اپنے بچوں کو دیکھ رہیں تھیں اور دل میں دعا کر رہیں تھیں کہ انکے بچوں کو کسی کی نظر نہ لگے پر نظر کہاں کچھ دیکھ کر آتی ہے وہ تو کبھی بھی کہیں بھی کسی کو بھی لگ سکتی ہے اور ہنستے کھلتے چہروں کی خوشیاں چھین کے لے جاتی ہے۔

‹‹‹‹‹‹‹•••••••••›››››››

مرحا بھاگتی ہوئی نتاشہ کے کمرے میں جاتی ہے اور اسے پکڑ کر گھومانے لگتی ہے۔نتاشہ نتاشہ تم سوچ نہیں سکتی کہ میں اس وقت کتنی خوش ہوں مجھے ایسا لگ رہا ہے جیسے میں ہواؤں میں اڑ رہی ہوں۔ مرحا یار مجھے چھوڑوں تو سہی میں گر جاؤں گی۔ارے میری بیسٹی میں ہوں نہ تمھیں گرنے نہیں دونگی۔اچھا پر یہ تو بتاؤ تم اتنا خوش کس بات پر ہو۔بتادوں کیا؟ ہاں نہ جلدی بتاؤ۔ نتاشہ مجھے نہ پیار ہو گیا ہے اور جب سے مجھے پتہ چلا ہے تب سے مجھے ہر چیز خوبصورت لگ رہی ہے

www.novelsclubb.com

ایسالگ رہا ہے جیسے میں ہواؤں میں اڑ رہی ہوں اور پتہ ہے سب سے اچھی بات کیا ہے۔کیا؟

وہ بھی مجھ سے پیار کرتا ہے۔

مرحا کی بچی کون ہے وہ بتاؤ مجھے۔تم جانتی ہو اسے۔اچھا کہیں آبان تو نہیں۔نہیں بلکل نہیں۔پھر شاہد انکل کا امریکہ والا بیٹا تو نہیں جو شادی میں آیا تھا۔اف بدھو بلکل بھی نہیں۔تو پھر تم ہی بتا دو وہ کون ہے۔

وہ صائم ہے۔صائم کا نام سنتے ہی نتاشہ زور سی چیخی کیا؟مرحا کی بچی تم نے مجھے بتایا بھی۔نہیں اور کب سے چل رہا ہے یہ سب اور صائم نے کب تم سے کہا؛

صائم نے شادی میں کہا تھا پر تب میں نے اسے انکار کر دیا تھا۔تو پھر تمھیں اس سے محبت کب ہوئی؟

محبت کا تو پتہ نہیں ہاں پر احساس کل ہوا جب وہ اپنی جان کی پرواہ کئے بغیر آگ میں مجھے بچانے آیا تھا۔

کیا مطلب آگ میں بچانے؟

نتاشہ تمھیں پتہ ہے نہ کل لیب میں آگ لگ گئی تھی تب میں اندر لیب میں آگ کے درمیان پھنس گئی تھی اگر صائم مجھے بچانے نہیں آتا تو شاید آج میں تمھارے سامنے نہ کھڑی ہوتی۔ مرحا تمھیں چوٹ تو نہیں لگی نہ تم ٹھیک ہو نہ۔ ہاں بابا میں بلکل ٹھیک ہوں فکر مت کرو۔ تم مجھے رات نہیں بتا سکتی تھی کیا ہم دونوں بیسٹ فرینڈز ہیں تو مجھے کیوں نہیں بتایا اگر تمھیں کچھ ہو جاتا تو؟

ہوا تو کچھ نہیں نہ اور پھر اگر بتاتی تو سب پریشان ہو جاتے اور ویسے بھی میں ٹھیک ہوں۔ ہاں وہ تو تم ہو گی نہ آخر بندر یا کو اسکا بندر جو مل گیا ہے۔ نتاشہ کی بچی تم نے اسے بندر کیوں بولا۔ اوہو اتنی فکر پر یاد کرو پہلے تم ہی اسے بندر کہتی تھی۔ ہاں پر وہ پہلے کی بات تھی۔ کیوں پہلے اسکی شکل اور تھی اور اب اور ہو گئی ہے کیا۔ نتاشہ میں

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

جا رہی ہوں پھر ان دیواروں کو تنگ کر لینا۔ارے رکو تو کدھر جا رہی ہو بندر کی بندریا۔ نتاشہ کی بچی اللہ کرے تم کیچڑ میں گر جاو۔ہائے اللہ تم تو ابھی سے اسکی ہو گئی ہو مجھے بڑی شدت سے وہ گانا یاد آ رہا ہے۔دوست دوست نہ رہی۔جا رہی ہوں میں بائے۔ ٹھا کی آواز کے ساتھ دروازہ بند کر کے مرحا چلی گئی۔

«««««««•••••••»»»»»»»

افنان مزے سے بیٹھی پیزا کھا رہی تھی کہ اچانک دھڑام سے آیان اسکے ساتھ صوفے پر آ کے گرا۔ارے کزن یہ کیا اکیلے اکیلے پزا کھا رہی ہو۔ خبر دار جو اگر تم نے میرے پیزا کو ہاتھ بھی لگایا تو۔ کیا ہو گیا ہے اتنا سارا تو ہے تھوڑا سا مجھے بھی کھانے دو۔ نہیں بلکل بھی نہیں اگر تم نے ہاتھ لگایا تو کل جو تم نے بھیا کے ساتھ کیا ہے وہ سب میں ماموں کو بتا دوں گی۔ہاں جاؤ جاؤ بتاؤ اپنے ماموں کو بڑی آئی اپنی بھیا کہ چمچی۔ کھاؤ ٹھوسو یہ پیزا اور بھینس بن جاؤ ویسے بھی اگر تم اس طرح سے کھاتی رہی تو بہت جلد تم میں اور بھینس میں فرق ختم ہو جائے گا۔تو تم خود کیا ہو سانڈ کہیں

www.novelsclubb.com

کے۔تم نے مجھے سانڈ کہا خود تم بھینس جیسی ہو تمہیں تو میں ابھی بتاتا ہوں۔آیان نے پاپ کون اٹھائے اور سارے کے سارے افنان کے سر پر گرا دیئے۔تو افنان کہاں پیچھے رہنے والی تھی کیچپ کی بوتل اٹھا کر ساری کی ساری اس نے آیان کی شرٹ پر پھینک دے۔تم نے مجھ پر کیچپ پھینکا کو تم آیان نے کشن اٹھایا اور زور سے افنان کے سر میں مارا۔افنان نے آیان کے بالوں کو زور سے کھینچا اور اسکی شرٹ پر لگی ہوئی کیچپ اسکے منہ پر لگا دی۔انکی لڑائی میں پتہ نہیں اور کیا کیا ہونے والا تھا کہ آبان کی آواز سے دونوں اک دم سیدھے ہوئے۔یہ کیا ہو رہا ہے؟ چھوٹے بچے ہو تم لوگ یا پھر جنگلی جانور ہو جو ایسے لڑ رہے ہو۔شرم نہیں آتی تم دونوں کو اتنے بڑے ہو کے ایسے لڑتے ہوئے۔اور افنان تم سے مجھے یہ امید نہیں تھی۔میں اپنے روم میں جا رہا ہوں اور اگلے دس منٹ تک یہ سب صاف ہو۔

آبان کے جاتے ہی افنان پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی۔ارے چشمش رو کیوں رہی ہو دیکھو اگر تم میرے بھینس کہنے کہ وجہ سے رو رہی ہو تو وہ تو میں مزاق کر رہا تھا

www.novelsclubb.com

تم تو اتنی سمارٹ ہو پیاری ہو سچ میں میں مزاق کر رہا تھا پلیز رونا بند کرو۔آیان کیا ہوا افنان کو یہ رو کیوں رہی ہے۔لیز و شکر ہے تم آ گئی پلیز اسے چپ کرواؤ نہ میں مانتا ہوں میری غلطی ہے سوری بھی کر رہا ہوں پھر بھی روئے جا رہی ہے۔آیان تم بھی نہ ہٹو مجھے اسے دیکھنے دو۔افنان کیا ہوا ایسے کیوں رو رہی ہو آیان نے تنگ کیا ہے کیا تم کہو تو ابھی اسے کان پکڑا کر اٹھک بیٹھک کرواتے ہیں۔مرحاوہ بھائی نے آج مجھے پہلی بار ڈانٹا وہ بھی اتنی بری طرح وہ مجھ سے ناراض ہیں۔

تو تم اس لیے رو رہی ہو۔انھوں نے مجھے اتنی زور سے ڈانٹا اس لیے رونا آ رہا ہے۔تم رونا بند کرو تمھارے بھیا تم سے ناراض نہیں ہونگے انھوں نے تو اس نوٹنکی آیان کو ڈانٹا ہے۔ہاں چشمش تمھارے اس سڑو بھائی نے مجھے ڈانٹا تھا تمھیں تو بس تھوڑا سا ڈانٹا تھا پر دیکھو میں نے تو ایک کان سے سن کر دوسرے سے نکال دیا مجھ سے دوستی کر لو تو پھر تم بھی ایسی چھوٹی موٹی باتوں کو سریس نہیں لو گی۔ہاں تم چاہتے ہو تمھاری طرح بیستی پرو بن جاؤں۔لیز اان دونوں کو نارمل دیکھ کر سیدھا آبان کے

www.novelsclubb.com

کمرے میں گئی۔ سمجھتے کیا ہیں آپ خود کو آپ ہم سب کے ٹیچر لگے ہوئے ہیں کیا جو ہر وقت لیکچر دیتے رہتے ہیں۔ کوئی اپنی چھوٹی بہن کو ایسے ڈانتا ہے کیا؟

اوہ تو اب تم ان دونوں کی طرف داری کرنے آئی ہو اور جو انھوں نے کیا وہ تمھیں نظر نہیں آیا پورے ہال کو کباڑ خانہ بنا رکھا تھا۔ ہاں تو ہم لوگ ابھی بچے ہیں اور بچے ایسے ہی کرتے ہیں اور آپ افنان کو پیار سے بھی سمجھا سکتے تھے غصہ کرنا ضروری تھا کیا؟

ہو گیا تمھارا میں اچھے سے جانتا ہوں کے مجھے کیا کرنا ہے اور کیا نہیں۔ آپ سے تو بات کرنا ہی فضول ہے۔ ہاں تو کس نے کہا ہے بات کرنے کو دروازہ کھلا ہے جاؤ۔ اسکی بات سنتے ہی لیزا تن فن کرتی وہاں سے چلی گئی اور آبان اپنا سر پکڑ کر بیٹھ گیا۔

www.novelsclubb.com

حدید لائبریری میں بیٹھا بک پڑھ رہا تھا کہ ولید نوک کر کے اندر آیا۔ ولید تم ادھر۔ جی سر وہ ایک بیڈ نیوز ہے۔ ہمم بولو۔ سر وہ آفندی صاحب نے ہمارے کچھ میمبرز کو اپنی طرف کر لیا ہے اور وہ آگے بھی جیتنے کے لیے کوئی حرکت کر سکتے ہیں۔ میں جانتا تھا کہ کچھ ایسا ہی ہو گا پر شاید وہ یہ نہیں جاتے کہ حدید عالم کیا ہے اور وہ کیا کر سکتا ہے۔ سیاست کے یہ داؤ پیچ پرانے ہو چکے ہیں اب انکو کچھ نئے داؤ دیکھانے کا وقت آ گیا ہے حدید عالم پہلے تو کسی سے پنگا نہیں لیتا پر اگر کوئی اس سے پنگا لے تو اسے میں ایسے ہی چھوڑتا نہیں ہوں۔ پرسوں لاہور میں ہماری پارٹی کی طرف سے ایک بڑا جلسہ رکھواؤ۔ جی سر جی۔ ولید کے جاتے ہی وہ پھر سے پر سکون ہو کر کتاب پڑھنے لگا جیسے اسکے لیے یہ کوئی مسلہ ہی نہیں۔

www.novelsclubb.com

«««««««•••••••»»»»»»»

ماضی

رات کی تاریخی میں جہاں ہر طرف اندھیرا تھا تو وہی دوسری طرف ڈانس بار میں موجود لوگوں کے لیے جیسے دن کا سماں تھا۔ تیز میوزک کی دھن پر تھرکتے ہوئے جسم حلال حرام کا فرق بھولے ہوئے تھے۔

وہی میوزک کے شور سے قدرے دور مدھم روشنی میں وہ بیٹھا کب سے شراب کی بوتل کو دیکھ رہا تھا۔ وہ آیا تو اپنے غموں کی دوا کرنے تھا پر کیا یہ بوتل اسکے دکھ کو کم کر سکتی تھی ادھوری محبت کی کسک سے کیا یہ بوتل اسے نکال سکتی تھی؟

اس نے بوتل کھولی اور اس مشروب کو گلاس میں ڈالنے لگا۔ کہ اچانک اسکی نظروں کے سامنے گراؤنڈ کا وہ منظر آیا۔ بہار کے موسم میں جہاں ہر طرف پھول کھلے ہوئے تھے اور وہ ان پھولوں کو دیکھتی تتلیوں کے پیچھے بھاگتی کھلکھلا رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

اسنے اس موم سی گڑیا کا ہاتھ پکڑ کر اس سے سوال کیا تھا

محبت کرتی ہو نہ مجھ سے ؟اوہ تو ملک شہریار کو اب تک یہ نہیں پتہ کیا کہ میں ان سے محبت کرتی ہوں کے نہیں۔جانتا ہوں کے تم مجھ سے محبت کرتی ہو پر تمھیں کھونے سے ڈرتا ہوں۔ تمھیں کھونے کا خیال ہی میری جان نکالنے لگتا ہے۔

شہریار یہ پانے کھونے کی شرط تو محبت میں ہوتی ہی نہیں محبت تو بے لوث ہوتی ہے۔وہ تو تب بھی ہوتی ہے جب دو لوگ پاس ہوں اور تب بھی جب وہ ایک دوسرے سے میلوں دور رہتے ہوں دوری کبھی بھی محبت میں کمی نہیں لا سکتی۔

ہاں میں مانتا ہوں یہ سب پر محبت کی منزل تو پانا ہی ہوتی ہے نہ اور تب ہی تو سکون ملتا ہے۔شہریار جو محبت دوسروں کا سکون چھین کر ملے اس محبت میں کبھی بھی سکون نہیں ملتا ملنا نہ ملنا مقدر کا کھیل ہے ہاں پر محبت میں غلط راستہ چننا حرام چیزوں کو اپنانا محبت کی توہین ہوتی ہے۔

www.novelsclubb.com

دو لوگوں کے قہقوں کی آواز سے وہ اپنی خیالی دنیا سے نکلا اور اپنے ہاتھ میں پکڑے ہوئے گلاس کو پھینکا۔

میری جان تم سے دور رہنے کا درد کتنا ہی اذیت ناک کیوں نہ ہو پر میں اس حرام چیز کو پی کر ہماری محبت کی توہین نہیں کروں گا۔ یہ کہتا ہی وہ فوراً وہاں سے چلا گیا۔ مگر پیچھے موجود دو لوگوں کے قہقہے اور بھی بلند ہونے لگے۔ واہ بلیک مامبا کیا چال چلی تم نے سانپ بھی مر گیا اور لاٹھی بھی نہیں ٹوٹی فائنلی عالم اور احد کی دوستی ٹوٹ ہی گئی وہ دونوں ایک دوسرے کو الزام دیتے رہیں گے اس بات سے بے خبر کے یہ سب تو ہمارا بچھایا ہوا جال ہے۔ جس میں وہ دونوں پھنس گئے ہیں۔ ہمم اور اب تم دیکھنا میں کیسے اسے تباہ کرتا ہوں بلیک مامبا سے پنگا لے کر اس نے اچھا نہیں کیا۔ عالم شاہ تم تو گئے۔

www.novelsclubb.com

مسٹر آفندی غصے میں کب سے اپنے کیبن میں چکر کاٹ رہے تھے۔ انکا غصہ تھا کہ کم ہونے کا نام ہی نہیں لے رہا تھا۔ انہوں نے اپنا فون نکالا اور کسی کا نمبر ملایا دوسری طرف سے کال اٹینڈ ہوتے ہی انہوں نے کہا؛

حدید عالم آج بہت بڑا جلسہ کرنے جا رہا ہے اور وہ جلسہ کسی بھی حالت میں کامیاب نہیں ہونا چاہے چاہے پھر اسکے لیے تمھیں کسی کی جان ہی کیوں نہ لینی پڑے۔ یہ حکم دیتے ہی وہ مسکراتے ہوئے اپنی کرسی پر بیٹھے حدید عالم تم ابھی کچے کھلاڑی ہو تم جانتے نہیں کہ تمھارا پالا کس سے پڑا ہے۔

«««««««•••••••»»»»»»»

مرحاکب سے بیٹھی صائم کا انتظار کر رہی تھی پر وہ تھا کہ آنے کا نام ہی نہیں لے رہا تھا۔ تقریبا آدھے گھنٹے کے انتظار کے بعد صائم اسے آتا ہوا نظر آیا۔ کہاں تھے تم کب سے میں ادھر تمھارا انتظار کر رہی تھی۔ ریلکس یار کیا ہو گیا ہے میں تو ٹائم پہ ہی آیا ہوں لگتا ہے تم جلدی آگئی تھی۔

www.novelsclubb.com

ویسے خیریت تو ہے آج میرا انتظار ہو رہا ہے۔ کیوں تمھارا انتظار کرنا منع ہے کیا؟ ارے نہیں نہیں یہ تو میری خوش قسمتی ہے۔

وہ ہمارا انتظار کریں ہائے کبھی ہم ان کو دیکھیں کبھی خود کو دیکھیں۔

اچھا اب زیادہ ڈرامے مت کرو۔اللہ خیر کرے آج بدلے بدلے سے میرے جناب کے انداز نظر آتے ہیں۔ایسا کچھ نہیں ہے۔پر مس مرحا مجھے تو کچھ ایسا ہی لگ رہا ہے۔صائم!ہمم۔

تم نہ ایک نمبر کے بے وقوف ہو۔

کیوں؟تمھیں یہ بھی نہیں پتہ کیا کہ لڑکی کو پرپوز کیسے کرتے ہیں۔ارے یار مجھے تو ایسے ہی پرپوز کرنا آتا ہے ویسے بھی لڑکی نے تو نو اینٹری کا بورڈ لگا رکھا ہے۔پر مسٹر صائم چیک کرتے رہنا چاہیے کیا پتہ وہ بورڈ ہٹ بھی جائے اور تمھیں خبر ہی نہ ہو۔

تو مرحا اسکا مطلب ہے کہ تم مان گئی ہو۔کوئی مطلب نہیں ہے چلو کلاس کو دیر ہو رہی ہے۔مرحا جانے لگی تو صائم نے اسکا ہاتھ پکڑ لیا۔اسے کا چہرہ اپنی طرف کر کے اسکو دیکھنے لگا۔مرحا کو صائم کی لو دیتی آنکھیں نروس کر رہی تھیں۔صائم پلیز مجھے جانے دو دیر ہو رہی ہے۔اور صائم تو بس اسے ہی دیکھے جا رہا تھا تیزی سے اسکی پلکوں کا اوپر نیچے ہونا اپنے بالوں کو بار بار کان کے پیچھے کرنا کبھی اپنے نچلے ہونٹ کو

دانت سے دبانا اسکا وہ شرمانا وہ اپنی ایک ایک حرکت سمیت اسکے دل کی گہرائیوں میں اترتی ہی جا رہی تھی۔

صائم کو لگا جیسے اسکے دل میں صرف مرحا ہی مرحا بس گئی ہو۔ مرحا! ہاں۔ ایک بار اپنے ہونٹوں سے اقرار بھی کر دو نہ۔ صائم میں نے سنا ہے کہ محبت کرنے والے آنکھوں کو پڑھنا اور دل کی آواز کو سننا جانتے ہیں تو تم بھی میری آنکھوں میں پڑھ لو نہ۔ تمھاری آنکھیں تو صاف صاف یہ کہ رہی ہیں کہ ان میں صائم آفندی بس چکا ہے پر اگر تم بول دیتی تو سکون مل جاتا۔ تو مسٹر صائم ابھی آنکھوں نے جو کہا ہے اسی پر ہی گزارا کیجیے کیونکہ میری کلاس کا ٹائم ہو گیا ہے مرحا اسے دھکا دیتی بھاگتی ہوئی وہاں سے چلی گئی۔

www.novelsclubb.com

«««««««•••••••»»»»»»»

حدید بلیو کلر کا سوٹ اوپر آف وائٹ جیکٹ پہنے پرفیوم کی خوشبو میں نہاتا ہوا نیچے آیا تو سامنے صوفے پر دادی بیٹھی ہوئی تھیں۔ کہاں جا رہے ہو؟ ارے باربی ڈول آپ

کو پتہ تو ہے کہ آج جلسہ ہے تو بس ادھر جا رہا ہوں۔ دھیان سے جانا اللہ میرے بچے کو ہر مصیبت سے دور رکھے۔ آمین۔

حدید نے اپنی دادو کا ہاتھ چوما اور جانے کی اجازت مانگی۔ دادو میں چلوں مجھے دیر ہو رہی ہے۔ حدید میرا دل بہت گھبرا رہا ہے۔ ارے باربی ڈول آپ فکر مت کریں میں ایسے گیا اور ایسے آیا۔ ٹھیک ہے بیٹا جاؤ اللہ کی آمان ہو۔

محتشم لائبریری میں آیا اور امثال کے ساتھ والی چیئر پر جا کے بیٹھ گیا۔ امثال نے اپنے ساتھ بیٹھے شخص کو دیکھا تو ایک پل کے لیے حیران رہ گئی کیونکہ محتشم آج اپنے اصلی حلیے میں اس کے ساتھ بیٹھا تھا۔ آپ ادھر کیا کر رہے ہیں وہ بھی ایسے۔ مس جیمز بانڈ مجھے تاڑنا بند کرو اور جو میں کہنے آیا ہوں وہ سنو۔ جی جی نکمے ایس پی صاحب فرمائے کیا کہنا ہے آپ نے۔ تم نے مجھے نکما کہا؟

جی بلکل آپ کو ہی کہا ہے کیا آپ کو یہاں کوئی اور نظر آرہا ہے؟ تو کیا میں ایسا کہنے کی وجہ جان سکتا ہوں۔ آپ اس دن بزدلوں کی طرح بھاگ کیوں گئے تھے جب آگ لگی تھی۔ وہی تو بتانے آیا ہوں میں بھاگا نہیں تھا بلکہ میں ان لڑکوں کو پکڑنے گیا تھا جو ادھر ڈرگز سپلائی کرتے ہیں اور وہ پکڑے گئے ہیں۔

اور مجھے کچھ انفارمیشن بھی مل چکی ہے اس لیے اب ادھر یونی میں میرا کوئی کام نہیں ہے تو میں کل سے نہیں آؤں گا۔ اسکے نا آنے کی بات سن کر نہ جانے امثال کو برا کیوں لگ رہا تھا پتہ نہیں کیوں اسکا دل کر رہا تھا کہ کاش وہ روز آتا وہ روز اس سے لڑتی اسے دیکھتی۔ ہیلو کدھر کھو گئی ہو۔

نہیں کہیں نہیں مبارک ہو آپ کا کام پورا ہو گیا۔ تھینکس بس اب آگے انکے بوس اور اس سب کو پلین کرنے والے ماسٹر مائنڈ تک بھی پہنچ جاؤں۔ فکر نہیں کریں ایس پی صاحب انشاللہ بہت جلد آپ اسے بھی پکڑ لیں گے۔ چلو میں چلتا ہوں اللہ حافظ۔

www.novelsclubb.com

اللہ حافظ۔

«««««««•••••••»»»»»»»

سیاہ اور سفید ماربل کی اینٹوں والے گھر کے ڈرائنگ روم میں لیزا اور آیان بڑی خاموشی سے بیٹھے آبان سے پڑھ رہے تھے اگر کوئی بھی ان دونوں کو ایسے خاموشی سے پڑھائی کرتے ہوئے دیکھ لیتا تو شاید بے ہوش ہو جاتا۔

یار لیز و کچھ کر میں اس مسٹر سڑو سے بلکل بھی نہیں پڑھنے والا یہ تو ہمیں ویسے بھی ڈانٹتے رہتے ہیں اور اگر یہ ہمارے ٹیچر بن گئے تو بلاوجہ ہر وقت ہمیں جھاڑتے رہیں گے۔

کیا کر رہے ہو تم دونوں چپ چاپ بیٹھ کے پڑھائی کرو ورنہ ماموں نے مجھے تم دونوں کو صرف ڈانٹنے کا نہیں بلکہ پیٹائی لگانے کا بھی آڈر دے دیا ہے اس لیے چپ کر کے پڑھائی کرو ورنہ اتنے بڑے ہو کے مجھ سے پٹتے ہوئے تم دونوں اچھے نہیں لگو گے۔ اتنی سارے باتیں سننے کے بعد لیزا اور آیان منہ بنا کہ پڑھنے لگے۔ تھوڑی

دیر بعد لیزا کو شرارت سوجھی اس نے بک اٹھائی اور آبان کے پاس جا کے بیٹھ گئی۔استاد جی یہ انٹی گریشن کے سوال تو سمجھائیں مجھے سمجھ نہیں آرہے۔لاو اس میں کیا مشکل ہے فارمولے یاد کر لو تو آسانی سے آجائیں گے۔

استاد جی نہیں آرہے نہ اس لیے تو کہ رہی ہوں۔ایک منٹ لیزا یہ تم مجھے استاد جی کیوں بلا رہی ہو۔ارے اب سے آپ ہمیں پڑھائیں گے تو آپ ہمارے استاد ہوئے نہ تو پھر ہم آپ کو استاد جی کہ کر ہی تو بلائیں گے۔

دیکھو لیزا میری بات سنو؛جی استاد جی بولیں۔اف گاڈ لیزا یہ استاد جی کی رٹ بند کرو جیسے پہلے مجھے بلاتی ہو ویسے ہی بلایا کرو۔پہلے تو ہم آپ کو مسٹر سڑو کہتے تھے وہ چلے گا کیا؟

www.novelsclubb.com

کچھ نہیں نہ استاد جی اور نہ ہی مسٹر سڑو تم دونوں صرف آبان بھائی ہی بلاؤ گے۔آبان کی بات پر آیان جلدی سے بولا آبان بھائی ہم اپنے استادوں کی بہت عزت کرتے ہیں اور انکا جو مقام ہے وہی انکو دیتے ہیں اس لیے ہم تو اب آپ کو

استاد جی ہی کہ کر بلائیں گے۔آخر استاد کی عزت کرنا ہم پر فرض ہے۔اف میں جا رہا ہوں اور شام تک تم دونوں کو سارا سبق یاد ہونا چاہیے ورنہ کیا ہے نہ کے نالائق بچوں کی پیٹائی کرنا استاد پر بھی فرض ہوتا ہے۔یہ کہتے ہی آبان تو چلا گیا مگر آیان اور لیزا کا منہ کھلا کا کھلا رہ گیا۔

لیزو لگتا ہے ہم دونوں اس بار بری طرح سے پھنسے ہیں۔آیان لگ تو مجھے بھی کچھ ایسا رہا ہے پر تم فکر نہیں کرو جب تک ہم دونوں ساتھ ہیں کوئی ہمارا کچھ نہیں بگاڑ سکتا۔چل ابھی تو عیش کریں شام کی شام کو دیکھی جائے گی۔

«««««««•••••••»»»»»»»

حدید کے جلسہ گاہ پہنچنے سے پہلے اس کے موبائل پر کسی کا میسج آیا جس کو پڑھ کر اسکے چہرے پر مسکان آگئی۔اسکی گاڑی جلسہ گاہ پر پہنچی تو ہر طرف لوگوں کی بھیڑ تھی اسکے نام کے نارے لگائے جا رہے تھے۔وہ چلتا ہوا اسٹیج پر پہنچا اور مائک کے سامنے جا کے کھڑا ہوا۔وہ کچھ کہتا کہ اس سے پہلے کسی گن سے چلی ہوئی گولی اسکے

کندھے کو چیرتے ہوئے نکل گئی۔فوارے کی طرح نکلتا ہوا خون اسکی آف وائٹ واسکٹ کو سرخ کر چکا تھا ساری عوام بھاگنے لگی۔ولید بھاگتا ہوا اسکے پاس آیا اور اسے گاڑی میں ڈال کے ہسپتال لے گیا۔درد سے بے پرواہ بند ہوتی آنکھوں سے پہلے اسکے چہرے پہ مسکان تھی۔ہولے سے پھڑپھڑاتے لبوں سے اسنے کہا آفندی صاحب آپ پرانے کھلاڑی ضرور ہو پر میں وہ کھلاڑی ہوں جو پورے کھیل کی بساط پلٹنا جانتا ہے۔

«««««««•••••••»»»»»»»

بریکنگ نیوز؛

عوامی خدمت پارٹی کے لیڈر حدید عالم شاہ آج ایک بہت بڑا جلسہ کرنے والے تھے۔اس سے پہلے کے وہ عوام سے خطاب کرتے ان پر ہوا قاتلانہ حملہ۔ہمارے ذرائع کے مطابق پتہ چلا ہے کہ انکو گولی لگی ہے اور اس وقت وہ آئی سی یو میں

www.novelsclubb.com

ہیں۔ کیا یہ انکے حریفین کی کوئی چال ہے تاکہ وہ مستقبل کے سیاست دان نہ بن سکیں یا پھر ہے انکا کوئی پرانہ دشمن؟ ہسپتال کے باہر لوگوں کی بھیڑ لگی ہوئی ہے انکے چاہنے والے انکے لیے دعا گو ہیں۔ مزید اپ ڈیٹس جاننے کے لیے ہمارے ساتھ رہیں۔

آفندی صاحب انتہائی غصے میں اپنے کیبن کی چیزوں کو پھینک رہے تھے۔ انکا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ سب کچھ تہس نہس کر دیتے۔ ابرار ہڑ بڑاہٹ میں بغیر نوک کیے اندر آیا تو ہر چیز اندر بکھری ہوئی تھی۔ ڈیڈ آپ یہ کیا کر رہے ہیں؟ اب غصہ کرنے سے کیا ہو گا یہ سب کرنے سے پہلے سوچنا چاہیے تھا۔ بکواس بند کرو ابرار یہ سب میں نے نہیں کیا۔ میں نے صرف اس شوٹر کو جلسہ ناکام کرنے کا کہا تھا اور اس کے لیے وہاں آئی عوام میں سے کسی ایک پر گولی چلانے کا کہا تھا تاکہ کے لوگ اس سے غصہ ہو جائیں کہ جو ایک جلسے میں عوام کو سیکورٹی نہیں دے سکتا وہ پورے ملک کو کیسے سنبھالے گا اور اسکی حفاظت کیسے کرے گا؟ میرا دماغ خراب نہیں ہے

www.novelsclubb.com

جو میں اس پر گولی چلانے کا کہتا تا کہ لوگوں کی ہمدردیاں اسے مل جائیں۔ ریلکس ڈیڈ ابھی ہمیں یہ سوچنا ہے کہ آگے کیا کرنا ہے۔ ہمم۔

«««««««•••••••»»»»»»»

محتشم تیز رفتار سے گاڑی چلاتا ہوا ہسپتال پہنچا تو وہاں پر لوگوں کی بھیڑ جمع تھی۔ لوگوں کی بھیڑ کو چیرتا ہوا وہ بہت مشکل سے کوری ڈور پہنچا۔ کپکپاتی آواز سہمی ڈری ہوئی آنکھوں سے اس نے ولید سے پوچھا؛ وہ کیسا ہے؟

سر ابھی آپریشن چل رہا ہے ڈاکٹرز نے ابھی تک کچھ کہا نہیں ہے۔ تھوڑی دیر بعد آپریشن ختم ہوا اور ڈاکٹر باہر آیا تو محتشم ساکت کھڑا ویران آنکھوں سے اسے دیکھ رہا تھا۔ وہ دوبارہ وہ الفاظ نہیں سننا چاہتا تھا جو کچھ سال پہلے اسے کہے گئے تھے اور اسکی مما، بابا اور ننھی پری کو اس سے دور لے گئے تھے۔

مسٹر محتشم آپریشن کامیاب رہا۔ آپ کے بھائی اب خطرے سے باہر ہیں۔ گولی انکی کندھے کو چھو کر نکلی تھی۔ زیادہ پریشانی کی بات نہیں ہے۔ اوکے تھینک یو ڈاکٹر

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

تھینک یو سو مچ۔میں مل سکتا ہوں۔ابھی تھوڑی دیر میں انہیں روم میں شفٹ کر دیں گے تو آپ مل سکتے ہیں۔

«««««««•••••••»»»»»»»

مرحاامثال کے پاس آئی تو وہ بیٹھی رو رہی تھی۔امثال کیا ہوا رو کیوں رہی ہو؟گھر میں کچھ ہوا ہے کیا؟تمھاری طبعیت تو ٹھیک ہے نہ۔

مرحاوہ حدید بھائی۔امثال کا رونا اور اٹک اٹک کر حدید کا نام لینا اسکو پریشان کر رہا تھا۔ہاں کیا ہوا امثال بتاؤ گی تو کچھ بتا چلے گا نہ۔مرحا حدید بھائی کو گولی لگی ہے وہ ہسپتال میں ہیں۔مرحا؛کیا حدید کو گولی لگی ہے کب کہاں کیسے اور اب کیسا ہے وہ؟وہ آج انکا جلسہ تھا وہی پر انکو گولی ماری گئی ہے باقی مجھے نہیں پتہ کے وہ کیسے ہیں۔پلیز مرحا تم میرے ساتھ ہسپتال چلو نہ مجھے ان سے ملنا ہے۔مرحا سوچنے لگی!

میں کیسے جاسکتی ہوں وہ تو مجھ سے ملنا بھی نہیں چاہتا اس نے تو مجھے گھر آنے سے منع کیا ہے پر میں ہسپتال تو جاسکتی ہوں۔

کیا ہوا مر حاتم چلو گی نہ۔ہاں ٹھیک ہے تم یہ بکس سمیٹ کے آؤ میں گاڑی نکالتی ہوں۔

«««««««•••••••»»»»»»»

اس سے پہلے کہ محتشم روم میں جاتا اندر سے آتی آواز کو سن کر اسے ادھر ہی رکنا پڑا۔کمینے تجھے شرم نہیں آتی دوستی کہ نام پر کیسے کیسے کام کروائے ہیں تو نے آج مجھ سے۔تجھے کس اینگل سے میں غنڈا بدماش لگتا ہوں جو تو مجھ سے اب شوٹ بھی کروانے لگ گیا ہے۔یونی میں تو نے مجھ سے کم کانڈ کروائے ہیں کیا جواب ادھر بھی شروع ہو گیا ہے۔

آبی کے بچے تیری نوٹنکی ہو گئی ہو تو اب مل بھی لے۔حدید اچھا ہے کہ میں تیرے گلے نہ ہی ملوں ورنہ آج تیری دو چار ہڈیاں پکا ٹوٹ جائیں گی۔اوہ آبی بس کر دے اگر تو بلیک بیلٹ ہے تو میں بھی کراٹے چیمپئن ہوں۔

محتشم کی برداشت ختم ہوئی تو اس نے دروازہ کھولا اور سیدھا اندر آیا۔کیا بات ہے بڑا یارانہ چل رہا ہے۔حدید، آبان تم دونوں خود سچ بتاؤ گے یا پھر میں اپنے طریقے سے بلواؤں۔حدید کیا تم جیتنے کے جنون میں اتنا آگے نکل گئے ہو کے خود پر ہی شوٹ کروا دیا۔اور آبان صاحب تمھارے پاس عقل ہے کہ نہیں اس نے کہا اور تم نے گولی چلا بھی دی۔

اگر حدید کو کچھ ہو جاتا یا تمھیں کوئی پکڑ لیتا تو کیا ہوتا سوچا ہے تم نے۔

www.novelsclubb.com

سوری بھائی میرا ڈیپارٹمنٹ تو صرف مار دھاڑ کا ہے سوچنے والا ڈیپارٹمنٹ تو حدید کا ہے۔بھائی ہم نے کچھ غلط نہیں کیا بلکہ غلط ہونے سے بچایا ہے۔آفندی نے جلسہ روکنے کے لیے شارپ شوٹر بھیجا تھا جو کہ وہاں پر موجود لوگوں کو نشانہ بنانے والا تھا

تاکہ لوگ مجھے اریسپونسیبل سمجھیں اس سے لوگوں کی جان کو خطرہ تھا۔وہ تو اچھا ہوا کہ آبان نے اسے لاسٹ ٹائم پہ پکڑ لیا۔پھر میں نے خود آبان کو مجھ پر شوٹ کرنے کو کہا تھا۔

مجھے پتا تھا کہ آپی کا نشانہ بہت اچھا ہے یہ ایسے گولی چلائے گا کہ مجھے زیادہ چوٹ نہیں لگے گی اور اس طرح سے آفندی بھی اپنے جال میں خود ہی پھنس جائے گا۔

بھائی ہمارا انٹینشن غلط نہیں تھا۔وہ کچھ اور کہتا اس سے پہلے محتشم نے مرحا کو دروازے کے پاس دیکھ کر چپ رہنے کا اشارہ کیا تو حدید اور آبان بھی دروازے کی طرف دیکھنے لگے۔مرحا کو دیکھ کر جہاں حدید کو اسکی آنکھوں کا دھوکا لگا وہی دوسری طرف مرحا کے ساتھ آنے والی لڑکی کو بھائی کہ کر روتے ہوئے حدید کے گلے لگتے دیکھ کر محتشم کو تو جیسے کرنٹ لگا تھا۔

ارے امثال گڑیا رو کیوں رہی ہو دیکھو میں بلکل ٹھیک ہوں۔بھائی آپ کو گولی لگی تھی نہ تو میں ڈر گئی تھی۔آپ ٹھیک ہو نہ آپ کو زیادہ تو نہیں لگی۔نہیں بلکل بھی

www.novelsclubb.com

نہیں لگی اور میں ٹھیک ہوں۔ان دونوں کا میلوڈرامہ دیکھ کر آبان بولا حدید یہ تیری وہی بہن ہے کیا جو تجھے صبح شام فون کر کر کے لندن میں انسٹرکشنز دیا کرتی تھی۔

تو امثال بولی جی وہی ہوں اور آپ کو بھائی بہن کا بات کرنا برداشت نہیں ہوتا تھا۔ارے کزن تم بھی آئی ہو کہیں تم بھی حدید کی کوئی بچھڑی ہوئی بہن تو نہیں ہو۔مرحا جلدی سے بولی نہیں آبان امثال رو رہی تھی تو میں اسے چھوڑنے آئی تھی۔اوسوری مرحا میں تمھیں اپنے بھائی سے ملوانا بھول ہی گئی۔

حدید بھائی یہ میری بیسٹ فرینڈز ہے مرحا اور مرحا یہ میرے سویٹ سے بھائی ہیں حدید عالم شاہ۔

www.novelsclubb.com

Hello Mr Shah your sister loves you very much.She doesn't see your pain. Get well .soon

اسکے ایسے بات کرنے سے حدید کو اسکا آنا نظر کا دھوکا ہی لگا وہ تو اجنبی بن کر آئی تھی یہ اسکی مرحا تو تھی ہی نہیں جو حدید کی تھوڑی سی تکلیف پر آپنی رو رو کر ہلکان ہو جاتی تھی۔

.Thanks Mis Mirha for your concern

حدید مجھ سے سارے حق تو تم نے ہی چھینے تھے۔

مجھے اجنبی تو تم نے ہی بنایا تھا۔مجھے تو آج بھی تمھاری تکلیف پر اتنا ہی درد ہوتا ہے۔ تمھارے کندھے پر بندھی پٹی مجھے تکلیف دے رہی ہے۔ تمھاری آنکھوں کی یہ لالی مجھے بھی خون کے آنسوں رلا رہی ہے۔کافی عرصے سے ان دونوں کی خاموشیاں ہی ہم کلام ہوتی تھیں۔آج بھی ان دونوں کی خاموشیاں ہم کلام ہوئیں اور وہ دونوں اجنبی بنے رہے۔

محتشم کی آواز اسے خیالوں کی دنیا سے باہر لے آئی۔حدید میں تمھارا سگا بھائی ہوں پر مجھے ہی نہیں پتہ کے جناب کی کوئی بہن بھی ہے۔

محتشم کی بات پر امثال نے پلٹ کر دیکھا اپنی آنکھوں کو چھوٹا کر کے اسے سر سے لے کر پیر تک دیکھنے لگی۔اور پھر خود ہی سے مخاطب ہوئی امثی سارے سیاپے تیرے ساتھ ہی ہونے ہوتے ہیں کیا میں اسی کو اسی کے نام کی دھمکی دیتی تھی اب یہ حوالات میں جائیں نہ جائیں تجھے ضرور اندر کر دیں گے۔کیا بھائی آپ کو پتا تو ہے سب بس یہ نئی بات ہے کہ آپ میری گڑیا امثال سے پہلی بار مل رہے ہیں۔امثال گڑیا یہ میرے بھائی ہیں محتشم عالم شاہ ایس پی ہیں۔یہ تو تم جانتی ہی ہو۔اب اگر کوئی اور یا پھر وہ تمھارے آئس کریم والے انکل تنگ کریں تو سیدھا ان سے بول دینا باقی یہ خود دیکھ لیں گے اوکے۔

جی بھائی۔

www.novelsclubb.com

محتشم اسے ایسے دیکھ رہا تھا جیسے کچا چبا جائے گا۔مرحا کو اپنا آپ وہاں مس فٹ لگا تو اس نے امثال سے جانے کے لیے کہا؛امثال مجھے گھر جانا ہے تم چلو گی یا پھر میں جاؤں۔

تو امثال کی جگہ حدید نے جواب دیا؛ مس مرحا آپ کو جانا ہے تو آپ چلی جائیں امثال کو میرا ڈرائیور چھوڑ دے گا۔

او کے امثال میں چلتی ہوں بائے۔

کزن گاڑی ہے یا پھر میں چھوڑ آؤں۔ نہیں آبان میرے پاس گاڑی ہے میں چلی جاؤں گی۔

مرحا وہاں سے نکلی تو اسکی آنکھوں میں کب سے اٹکے آنسوں بہنے لگے۔ ہسپتال سے باہر نکلنے سے پہلے اس نے خود سے وعدہ کیا کہ آگے کبھی وہ حدید عالم شاہ کے لیے اپنے آنسوں نہیں بہائے گی۔

www.novelsclubb ‹‹‹‹‹‹‹•••••••›››››››

مرحا گھر آئی تو اسکے ٹوئینز بھائی بہن بڑے زور شور سے پڑھنے میں مصروف تھے۔ وہ جانتی تھی کے یہ سب بظاہر ہے اصل میں تو وہ دونوں بکس کے اندر ناول

رکھ کر پڑھ رہے ہونگے۔اوئے نکموں کی جوڑی بند کر دو یہ ناٹک آبان آج لیٹ آئے گا۔جنگلی بلی تم سچ کہ رہی ہو نہ۔سو فیصد سچ مجھے تم دونوں کی طرح جھوٹ بولنے کی عادت نہیں ہے۔میں روم میں جا رہی ہوں پلیز مجھے تنگ مت کرنا۔اس کے جاتے ہی لیزا اور آیان ناچنے لگے۔یاہو آج استاد جی سے چھٹی نو ٹیسٹ نو ٹینشن چل آیان اسی خوشی میں گولہ گھنڈا کھا کے آتے ہیں۔

مرحا اپنے روم میں آئی موبائل دیکھا تو اس پر صائم کی تین کالز اور پانچ میسجز تھے۔کیسی ہو؟کہاں ہو؟میری یاد تو نہیں آ رہی؟لگتا ہے اظہار محبت کے بعد میرا چاند تو کہیں بادلوں میں چھپ گیا ہے۔

صائم کے میسجز پڑھ کے اسکے ہونٹوں پر مسکراہٹ آ گئی۔

www.novelsclubb.com

مسکراتے ہوئے اسنے میسج ٹائپ کیا۔

موسم کافی ابر آلود ہے تو چاند کے نکلنے کے ابھی کوئی امکان نہیں ہیں۔برائے مہربانی موسم کے ٹھیک ہونے کا انتظار کیجیے چاند کے خوابوں اور اسکی یادوں کے ساتھ۔

اس نے میسج سینڈ کیا موبائل رکھا اور سو گئی۔

«««««««••••••••••»»»»»»»

مدھم لائٹ کی روشنی میں وہ پر سکون اور بے خبر نیند سو رہی تھی۔اچانک اس کے موبائل پر فون کال آتی ہے۔

گہری نیند کی وادیوں میں اسے یہ خلل پسند نہیں آتا تو وہ بخیر دیکھے موبائل کو آف کر کے پھر سے سو جاتی ہے۔

تھوڑی ہی دیر بعد کاغذ کی بنی ہوئی بول اسکے منہ پر آ کے گرتی ہے۔تنگ آ کر وہ اٹھتی ہے۔اس کاغذ کو کھول کر پڑھتی ہے اور شیشے کی وال سے گزر کر وہ اپنی روم کی کھڑکی سے نیچے جھانکتی ہے تو صائم کو نیچے کھڑا دیکھ کر اسکی بند آنکھیں پوری کھل جاتی ہیں۔

وہ نیچے سے ہاتھ ہلا کے مرحا کو ہائے کرتا ہے۔مرحا حیران پریشان سی اپنا فون اٹھا کر اسے کال بیک کرتی ہے۔صائم تم ادھر کیا کر رہے ہو اور یہ کون سا طریقہ ہے مجھے اٹھانے کا مجھے لگا تھا کہ لیزا اور آیان کی کوئی شرارت ہے پر تم ہو گے میں نے سوچا بھی نہیں تھا۔

سوری میڈم تمھاری نیند خراب کرنے کے لیے جانتا ہوں کہ تمھیں تمھاری نیند بہت پیاری ہے پر تھوڑا سا کرم مجھ مظلوم پر بھی کر دیا کرو۔تم اور مظلوم واہ جی کس اینگل سے ہو۔کل سے نہ تو تم مجھ سے ملی ہو نہ بات کی اور آج بھی سنڈے تھا۔

تو تم سے ملنے کو کوئی چانس نہیں تھا اور اوپر سے تم میرا فون نہ اٹھا کر مجھ پر ظلم کرتی رہتی ہو تو ہوا نہ میں مظلوم۔اف صائم بس کرو اچھا بتاؤ کیوں آئے ہو۔کیا مطلب کیوں آیا ہوں تمھیں دیکھنے آیا ہوں تمھارا دیدار کیے بغیر میرا دن کیسے گزرے گا۔صائم تم اتنی صبح مجھے دیکھنے کے لیے آئے ہو۔جی بلکل تمھارا یہ چاند سا چہرہ دیکھنے کے لیے ہی آیا ہوں۔اف صائم تم تو پورے رومیو بن گئے ہو۔فکر مت کرو جان تم

www.novelsclubb.com

بھی بہت جولیٹ بن جاؤ گی۔ نہیں جی مجھے کچھ نہیں بننا میں جو ہوں وہی ٹھیک ہوں۔

صائم مجھے تم سے محبت ہوئی ہے پر مجھے تو عشق کرنا ہے عشق جو بلکل پاکیزہ ہو روح سے روح تک کے سفر والا جس میں جسموں کی نہیں روح کی چاہ ہو، جو لازوال ہو جس میں زندگی موت دوری نزدیکی کوئی معنی نہ رکھتی ہو۔ جو بے لوث ہو بے مثال ہو جو ہو جائے تو بس ہوتا ہی چلا جائے کبھی کم نہ ہو۔ ارے بس بس لڑکی بریک پر پاؤں رکھو وہ ٹائم بھی آجائے گا پر ابھی اس پل کو تو جی لو۔

صائم اب تم جاؤ کوئی دیکھ لے گا۔ اچھا ٹھیک ہے اوکے میں جا رہا ہوں اپنا خیال رکھنا۔ تم بھی دھیان سے جانا۔ اوکے میڈم جو حکم۔ اس کے جانی کے بعد مرحا کافی دیر ادھر کھڑی رہی اور اس کے بارے میں سوچتی رہی اسکا آنا اسے بہت اچھا لگا تھا۔ اتنے کم وقت میں وہ اسے کس قدر چاہنے لگی تھی یہ صرف وہی جانتی تھی۔ وہ چاہتی تھی کہ صائم خود وہ سب سمجھے جو وہ محسوس کرتی ہے۔ ہاں وہ اسکے لیے

ضروری ہو گیا تھا بہت ضروری پر وہ صائم کو نہیں بتائے گی۔صائم مجھ سے پیار کرتا ہے تو وہ سب خود سمجھے گا۔مجھے اسے کچھ بھی کہنے کی ضرورت نہیں ہو گی۔وہ میرے بغیر کہے سب جان جائے گا۔

«««««««••••••»»»»»»»

سب حال میں بیٹھے چائے پی رہے تھے کہ اچانک لیزا اور آیان کے زور زور سے لڑنے کی آوازیں آنے لگیں۔آیان کے بچے تم نے میری دوست کو بھینگی بولا اپنی آنکھیں دیکھی ہیں تم نے الو کے جیسی ہیں۔ہاں تو تمھاری دوست کی آنکھوں کی طرح بھینگی تو نہیں ہیں نہ۔دیکھتی کام والی بائی کی طرح ہے اور نخرے کرینا کپور کی طرح کرتی ہے۔

www.novelsclubb.com

بڑی آئی مجھ پہ لائن مارنے والی۔ہاں تو تم کون سا سلمان خان ہو تمھیں بھی اور کوئی لڑکی گھاس نہیں ڈالتی ہے۔اس سے پہلے کہ وہ دونوں اینٹیں اٹھا کر ایک دوسرے کو مارتے مرحا کھینچ کر نیچے لائی۔مما سنبھالیں اپنی ٹوم اینڈ جیری کو مجال ہے جو کبھی

سکون سے رہیں۔ مما میری غلطی نہیں ہے میں نے آیان سے کہا کے شام کو میری فرینڈ کی برتھڈے پارٹی ہے تو مجھے چھوڑ آنا۔اس نے صاف منہ کر دیا اور اسے الٹا سیدھا بولنے لگا۔ مما اسکی وہ چپکو فرینڈ ہر وقت ایلفی کی طرح مجھ سے چپک جاتی ہے میں نہیں جارہا اسکو لے کر۔ہاں تو میں نے کون سا کہا ہے کہ تم میرے ساتھ پارٹی میں چلو صرف چھوڑ کے آنے کا ہی کہا ہے نہ۔ پھپھو آپ ہی بتائیں کیا میں نے کچھ غلط کہا ہے۔ارے نہیں میرا بچہ کچھ غلط نہیں کہا میں آیان سے کہوں گی وہ تمھیں چھوڑ آئے گا تم تیار ہو جانا۔ تھینک یو پھپھو۔لیز ایہ پارٹی تو لیٹ نائٹ چلے گی اور تم اکیلی جارہی ہو یہ ٹھیک نہیں ہے تم کل دن میں چلی جانا نہ۔ مما میں نے ڈیڈ سے پرمیشن لے لی ہے اور ادھر میری اور فرینڈز بھی ہونگی آپ ٹینشن نہ لیں اور اگر زیادہ لیٹ ہو گیا تو میں صبح آجاؤں گی۔اوکے مما میں جارہی ہوں اور جل ککڑے تم جلتے رہو۔یہ لڑکی نہ کچھ نہیں سمجھتی لڑکی ہے پر آیان کے ساتھ رہ رہ کر اس کی

www.novelsclubb.com

عادتیں بھی بگڑ گئی ہیں۔بھابھی سمجھ جائے گی بچی ہے ابھی۔پتہ نہیں یہ دونوں کب سمجھیں گے۔

«««««««•••••••»»»»»»»

امثال بیٹا کہاں جا رہی ہو۔فجر آنٹی وہ میں حدید بھائی سے ملنے انکے گھر جا رہی ہوں۔بیٹا میں نے یہ کیک بنایا یہ بھی لیتی جاؤ بیماری میں ٹیبلٹس کھا کھا کہ منہ کا ذائقہ کڑوا ہو جاتا ہے اس سے اسے اچھا محسوس ہو گا۔سو سویٹ آنٹی۔

اوکے آنٹی اللہ حافظ۔

اللہ حافظ بیٹا۔

امثال عالم ویلا پہنچی تو کافی کنفیوژ تھی۔

حدید سے تو وہ بہت بار ملی تھی وہ تو اسکے لیے بڑے بھائی کی طرح تھا پر پتہ نہیں اسکی دادو کیساری ایکٹ کریں گی۔خیر ساری سوچوں کو دماغ سے چھٹک کر اسنے اندر

قدم رکھااور جیسے ہی وہ اندر آئی تو اسکی آنکھیں حیرت سے کھل گئیں۔وہ تو گھر نہیں کوئی محل لگ رہا تھا۔سڑک کے دونوں طرف گارڈن میں لگے خوبصورت پھول اور اس میں لگا انتہائی خوبصورت سفید پھولوں کی بیل میں لپٹا ہوا جھولا۔فاوٹین سے نکلتا پانی سب کچھ اور بھی خوبصورت بنا رہا تھا۔وہ اس خوبصورت نظارے کو دیکھنے میں اتنی مصروف تھی پیچھے سے آتے محتشم سے زور سے ٹکرائی اس سے پہلے وہ گرتی محتشم نے اسے ہاتھ سے پکڑ تھام لیا۔امثال نے گرنے کے ڈر سے اپنی آنکھیں زور سے بند کر لیں۔بھورے کھلے بال آف وائٹ ڈریس کے ساتھ پنک ڈوپٹہ اوڑھے ہاتھوں میں پینک کلر چھ چھ چوڑیاں پہنے وہ آج ہمیشہ سے تھوڑی مختلف لگ رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

اسے دیکھتے ہوئے محتشم خود سے مخاطب ہوا؛لگتا ہے جلدی دادو سے بات کرنے پڑے گی۔امثال کو جب محسوس ہوا کے وہ گرنے سے بچ گئی ہے۔تو اسنے جلدی سے آنکھیں کھولیں سبز کانچ سی آنکھیں جب کالی آنکھوں سے ٹکرائیں تو امثال

کے دل میں ہلچل سی ہونے لگی۔وہ جلدی سے سیدھی ہوئی اور اپنے بال کان کے پیچھے کرنے لگی۔اوہ تو مس جیمز بانڈ ادھر بھی پہنچ گئی ہیں۔ایس پی صاحب آپ راستہ دیں گے مجھے اپنے بھائی سے ملنا ہے۔ہاں ہاں جاؤ میں بھی یہی چاہتا ہوں تم میرے گھر والوں سے اچھے سے مل لو تاکہ آگے کوئی مسلہ نہ ہو۔ایس پی صاحب آپ کو باتوں کو جلیبی کی طرح گول گول گھمانے کی عادت ہے کیا؟

سیدھے سے کچھ نہیں کہ سکتے کیا؟

مس جیمز بانڈ وہ کیا ہے نہ تمھارا دماغ بہت چھوٹا ہے اس لیے تم میری باتوں کو چھوڑو اور جا کے اپنے بھائی سے مل لو۔جا رہی ہو۔ولید سنوان میڈم کو اپنے سر کے کمرے تک چھوڑ دو۔جی سر۔چلیں میم۔امثال منہ بنا کے ولید کے پیچھے جانے لگی۔

www.novelsclubb.com

امثال حدید کے کمرے میں پہنچی تو داد و حدید کو زبردستی سوپ پلانے کی کوشش کر رہیں تھیں۔حدید میں کہ رہی ہوں اسے ختم کرو ورنہ میں تم سے بات نہیں کروں گی۔یار باربی ڈول مجھے یہ کڑوا لگ رہا ہے اور میں ٹھیک ہوں پتہ نہیں آپ

سب نے مجھے بیمار کیوں بنا رکھا ہے۔ارے بھائی ایسے کیسے اگر کچھ کھائیں گے نہیں تو کمزور ہو جائیں گے۔ لڑکی کی آواز پہ دادو نے پیچھے مڑ کے دیکھا تو ایک پیاری سی لڑکی انکی طرف آئی۔اسلام علیکم دادو۔ کیسی ہیں آپ؟

وعلیکم اسلام بیٹا میں ٹھیک ہوں۔ تم کون ہو؟ دادو یہ امثال ہے یہ ان انکل کی بیٹی ہے جنہوں نے میری جان بچائی تھی اور میرے لیے بلکل میری گڑیا کی طرح ہے۔

اچھا اچھا بیٹا کیسی ہو تم اور تمھارے گھر والے کیسے ہیں۔جی دادو سب ٹھیک ہیں۔بیٹا تم ہی اس سے کچھ کہو میری تو یہ مانتا ہی نہیں ہے۔بھائی اب آپ جلدی سے کھاپی کے ٹھیک ہو جائیں پرسوں الیکشن ہے نہ اور اگر آپ چاہتے ہیں کہ ہم آپ کو اس میں جانے دیں تو پر وپر کھانا کھانا ہو گا۔اچھا ٹھیک ہے کھالوں گا پر مجھے کچھ بھی اچھا نہیں لگ رہا۔میں آپ کے لیے کیک لائی ہوں جسے کھا کے آپ کے منہ کا ذائقہ بھی ٹھیک ہو جائے گا۔

www.novelsclubb.com

تو گڑیا جلدی دو نہ یہ سوپ دیکھ دیکھ کر میرا دل خراب ہو رہا ہے۔امثال کیک نکال کر لائی تو حدید کے لبوں پر مسکراہٹ آ گئی۔ارے واہ امثال گڑیا تمھیں کیسے پتہ کے مجھے پائن ایپل کیک پسند ہے۔بھائی مجھے نہیں پتہ تھا پر آپ کو پسند ہے یہ تو اور بھی اچھی بات ہے۔حدید نے کیک کا بائٹ لیا تو اسے یہ بہت جانا پہچانا لگا۔ہاں یہ کیک تو بلکل ویسا تھا جیسا وہ بچپن میں اسکے لیے بناتیں تھیں۔یہ ذائقہ ضرور ویسا ہے پر یہ انہوں نے نہیں بنایا تھا۔بھائی کیسا ہے۔گڑیا اچھا ہے۔چلیں اب آپ اسے کھانے کے بعد ریسٹ کریں تاکہ آپ پرسوں تک بلکل ٹھیک ہو جائیں۔میں نیچے دادو کے پاس جاتی ہوں۔

ٹھیک ہے جیسے میری بہن کہے گی ویسا تو کرنا پڑے گا۔

www.novelsclubb.com

حدید کو بستر میں سوتا دیکھ کر وہ باہر آئی۔

لیزا ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑی اپنے میک اپ کو لاسٹ ٹچ دی رہی تھی کہ اسے آبان کی کار کا ہارن سنائی دیا۔ایسا لگ رہا تھا جیسے وہ ہارن پر ہاتھ رکھ کر بھول گیا ہو۔وہ جلدی سے دوپٹے کو گلے میں ڈالتی بھاگتی ہوئی نیچے آئی۔کار کا دروازہ کھلا دیکھ کر وہ جلدی سے اس میں بیٹھی۔اپنا کلچ ڈش بورڈ پر رکھ کر مرر اپنی طرف کر کے ائیر رینگز پہننے لگی۔اسکی کھٹ پٹ کی آواز سے تنگ آ کر آبان نے اسکی طرف دیکھا تو دیکھتا ہی رہ گیا۔بلیک کلر کا ڈریس پہنے گلے میں ریڈ دوپٹہ اوڑھے نفاست سے کئے گئے میک اپ کے ساتھ وہ انتہائی خوبصورت لگ رہی تھی۔اوپر سے اسکے کھلے بھورے بالوں کا بار بار آگے گرنا اسے اور بھی حسین بنا رہا تھا اور رہی سہی کسر اسکے نازک سے ہونٹوں پر لگی ڈیپ ریڈ کلر کی لپ سٹک نے پوری کر دی تھی۔وہ ارد گرد کا ہوش بھلائے اس میں کھویا ہوا تھا۔

www.novelsclubb.com

آبان بھائی کیا ہو گیا ہے اب چلیں نہ۔نہیں کچھ نہیں ہم چلیں گے پر پہلے تم اپنی لپ سٹک لائٹ کرو۔نہیں میں نہیں کروں گی میری لپ سٹک بلکل ٹھیک

ہے۔ نہیں یہ بہت ڈارک ہے نہیں تو میں تمھیں لے کر نہیں جاؤں گا۔لیزا نے منہ بناتے ہوئے لپ سٹک کو تھوڑا سا لائٹ کیا۔بس اب اس سے زیادہ نہیں کروں گی۔آبان کو تو اب بھی اس میں کوئی فرق نہیں لگا تھا۔

وہ تو اب بھی قاتل حسینا بنی اس کے دل پر چھریاں چلا رہی تھی۔آبان نے اس سے نظریں ہٹا کر گاڑی پر فوکس کیا اور سفر پر روانہ ہوا۔گاڑی اسکی دوست کے گھر کے سامنے روکی۔ سنو واپسی کب لینا ہے۔ فکر مت کریں آپ کو واپسی لینے کے لیے نہیں آنا پڑے گا۔ کیونکہ میں رات کو ادھر ہی رک جاؤں گی۔ ہمم ٹھیک ہے۔اب جاؤں میں ؟ ہاں ٹھیک ہے جاؤ۔

لیزا اندر گئی تو پارٹی پورے زور شور سے چل رہی تھی۔وہ جا کے اپنی فرینڈ سے ملی اور اسے برتھڈے وش کیا۔ہیپی برتھڈے نیشا۔ تھینک یو لیزا۔یار لیز و برتھڈے میرا ہے اور سب سے پیاری تم لگ رہی ہو۔ارے نہیں تو تم بھی تو اتنی پیاری لگ رہی ہو۔ چلو تمھیں اندر سب سے ملاتی ہوں۔ چلو۔

www.novelsclubb.com

آبان لیپ ٹاپ پہ بیٹھا کام کر رہا تھا کہ اچانک اسکا موبائل رنگ ہوا۔اس نے دیکھا تو لیزا کی کال تھی۔اسنے فون اوکے کیا تو لیزا کی روتی ہوئی آواز آئی۔ہیلو لیزا کیا ہوا رو کیوں رہی ہو تم ٹھیک ہو؟آبان بھائی آپ پلیز مجھے لینے آجائیں۔ری لیکس لیزا میں ابھی آرہا ہوں تم رونا بند کرو اور بتاؤ مجھے کہ تم ٹھیک ہو کہ نہیں۔میں ٹھیک ہوں آپ جلدی آجائیں۔

آبان جلدی سے باہر نکلا اور فل سپیڈ سے گاڑی چلاتا ہوا پندرہ منٹ میں وہاں پہنچا۔گاڑی سے باہر نکل کر وہ لیزا کو رنگ کرتا اس سے پہلے ہی وہ بھاگتی ہوئی آئی اور اس کے گلے سے لگ گئی۔وہ اب بھی رو رہی تھی اسے روتا دیکھ کر آبان کو ایسا لگا جیسے کوئی اس کے دل پر چھریاں چلا رہا ہو۔لیزا کیا ہوا مجھے بتاؤ۔پر لیزا نے اس سے الگ ہونے کی جگہ اسے اور کس کر پکڑ لیا۔آبان کو سمجھ نہیں آرہا تھا کہ وہ کیا کرے۔لیزا میری طرف دیکھو کسی نے کچھ کہا ہے تم سے بتاؤ مجھے میں ابھی اسکی ہڈی پسلی ایک کرتا ہوں۔آبان بھائی آپ ابھی مجھے لے چلیں پلیز۔اچھا ٹھیک ہے

www.novelsclubb.com

آؤ۔آبان اسے وہاں سے لیکر ایک آئس کریم پارلر کے سامنے رکا تب تک لیزا کا رونا بھی کم ہو چکا تھا۔وہ جانتا تھا لیزا کی کمزوری آئس کریم ہے اس لیے وہ اسے ادھر لایا تھا تاکہ وہ کچھ ریلکس ہو۔لیزا اب بتاؤ کیا ہوا؟

وہ میری فرینڈ ہے نہ نیشا اس نے مجھ سے بہت بری طرح سے بات کی۔کیا کہا اس تم سے؟

اس نے کہا کہ یہ اسکا بر تھڈے تھا اسے سب سے پیار الگنا تھا اور سب اسکی جگہ میری تعریف کر رہے ہیں۔میں نے آ کے اسکا دن خراب کر دیا وغیرہ وغیرہ۔اب اگر میں پیاری لگ رہی تھی تو اس میں میرا کیا قصور ہے۔لیزا تم اس لیے رو رہی تھی کیا؟

www.novelsclubb.com

ہاں تو اور کس لیے روں گی۔لڑکی تمھیں پتہ ہے میں کتنا پریشان ہو گیا تھا فل سپیڈ میں گاڑی چلا کے آیا ہوں۔تو کیا یہ پریشان ہونے والی بات نہیں تھی؟

اچھا چھوڑیں ان سب باتوں کو میرا موڈ پہلے ہی بہت خراب ہے چلیں آئس کریم کھانے چلیں۔ کہاں جا رہی ہو ادھر بیٹھو میں گاڑی میں ہی لے کر آتا ہوں ورنہ جتنا تم تیار ہوئی ہو سب آئس کریم کو چھوڑ کر تمھیں دیکھنے لگیں گے۔

آبان آئس کریم لے کر آیا اور اسے دی۔ آپ کون سا فلیور لائے ہو۔ تمھارا چاکلیٹ اور اپنا ونیلا۔ آئس کریم کھاتے کھاتے اچانک اس نے اپنا کپ رکھ کر آبان کا کپ لے لیا۔ میرا آج چاکلیٹ فلیور کھانے کا دل نہیں ہے آپ میری کھالو میں آپکی کھا لیتی ہوں۔ یہ تمھاری جھوٹی ہے اور آدھا کپ کھانے کے بعد تمھیں یاد آیا کہ تمھیں یہ فلیور نہیں کھانا۔ ہاں تو کیا ہوا آئس کریم تو آئس کریم ہوتی ہے۔ یہ لو آپ میری کھاؤ میں آپ کے والے کھاؤں گی۔ اور آبان اپنا سر پکڑ کر رہ گیا۔ لگتا ہے میرا دل بھی پاگل ہو گیا ہے جو اس پاگل لڑکی کے لیے مجھے دھوکا دے رہا ہے۔ لیزا کے آئس کریم کھانے تک وہ چپ چاپ اسے دیکھتا رہا اور لیزا کو دیکھتے ہوئے اسے پتہ بھی نہیں چلا اور وہ اسکی دی ہوئی آئس کریم پوری کی پوری کھا

www.novelsclubb.com

گیا۔جو کسی کا جھوٹا پانی بھی نہیں پیتا تھا وہ اس جھلی لڑکی کی آئس کریم کھا چکا تھا اور اسے پتہ بھی نہ چلا۔

«««««««•••••••»»»»»»»

ہر صبح کی طرح آج بھی صبح کی پر نور روشنی میں بہت سے سر اپنے رب کے آگے سر بسجود ہوئے۔بہت سے ہاتھ دعا کے لیے اٹھے۔پر آج کی صبح میں اور ہر روز کی صبح میں ایک فرق ضرور تھا۔آج کا سورج جب طلوع ہوا تھا تو بہت سے لوگوں کے لیے ایک نئی امید نئی امنگ بن کر نکلا تھا پر اس سورج کے غروب ہونے تک کسی کو اپنی منزل ملنی تھی تو کسی کو مات پر کسے ملیں گی خوشیاں اور کسے ہو گی شکست یہ تو وقت ہی بتانے والا تھا۔

www.novelsclubb.com

«««««««•••••••»»»»»»»

فجر آنٹی آپ جلدی سے تیار ہو جائیں میں نے خان بابا کو بھی فون کر دیا ہے وہ آتے ہی ہونگے۔امثال بیٹا اتنی صبح صبح جاو گی کیا پولینگ اسٹیشن ابھی تک تو کوئی آیا بھی

نہیں ہو گا۔جی فجر آنٹی سب سے پہلے جاؤں گی اور اپنے بھیا کو پہلا ووٹ میں ہی دونگی۔بہت پیار کرتی ہو اپنے بھیا سے؟فجر آنٹی بہت نہیں بہت بہت بہت زیادہ جتنا پیار میں چھوٹو سے کرتی ہوں نہ اس سے بھی زیادہ پیار میں اپنے حدید بھیا سے کرتی ہوں۔جب انکے مما بابا کی ڈیتھ ہوئی تھی نہ تب وہ بہت ٹوٹ گئے تھے بہت اکیلے تھے۔وہ اس دن بہت زیادہ رو رہے تھے۔میں جب ان سے پہلی بار ملی تھی نہ تو انہوں نے مجھے دیکھتے ہی کہا تھا تم میری گڑیا کی طرح ہو آج سے میں تمھارا بڑا بھائی ہوں اور تم میرے لیے میری چھوٹی سی گڑیا۔بس تب سے مجھے یہی لگتا ہے کہ جیسے وہ میرے بڑے بھائی ہیں اور ان سے محبت وہ تو بس اپنے آپ ہی ہو گئی۔فجر آنٹی میرے بھائی دنیا کے بیسٹ بھائی ہیں۔چلیں پلیز اب جلدی چلیں۔

www.novelsclubb.com

اور امثال کے کہنے کے مطابق حدید عالم شاہ کو پہلا ووٹ اسنے ہی دیا تھا۔

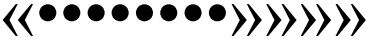

محتشم حدید کے روم میں گیا تو وہ باہر جانے کے لیے تیار ہو رہا تھا۔بھائی آپ آئیں نہ بیٹھیں۔حدید مجھے تم سے کچھ بات کرنی ہے۔جی بھائی بولیں کیا کہنا ہے۔حدید میں جانتا ہوں تمھارا پولیٹیشن بننا بابا کا خواب تھا اور تم نے بھی اس کو پورا کرنے کی پوری کوشش کی ہے۔

انشااللہ اگر اللہ نے چاہا تو تم ضرور جیتو گے۔پر حدید ایک بات یاد رکھنا جیت ہار زندگی میں ہوتی رہتی ہے کبھی کبھی جیت ہمیں مغرور بنا دیتی ہے اور ہار ہمارے حوصلے توڑ دیتی ہے۔پر حدید تم عالم شاہ کے بیٹے تمھارا مقصد صرف اپنے ملک اور اسکی عوام کی خدمت کرنا ہے پھر چاہے وہ تم جیت کے کرو یا ہار کے۔اس لیے اگر کبھی مغروری آنے لگے یا پھر ہمت ٹوٹنے لگے صرف اس بات کو یاد رکھنا کہ تم صرف حدید نہیں ہو ہزاروں لوگوں کی امید ہو تم بدلاؤ کی کرن ہو جسے اور روشن ہونا ہے دوسروں کے لیے اور اگر تم ہار بھی جاؤ تو اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا کیونکہ تمھارا مقصد عوام کی خدمت ہے وہ تو تم ہار کے بھی کر سکتے ہو اور جیت کے بھی کچھ

www.novelsclubb.com

سمجھے کہ نہیں۔ سمجھ گیا بھائی لو یو بھائی آج اگر بابا ہوتے تو وہ بھی مجھے ایسے سمجھاتے اور آپ ہو نہ میری ہمت میرا سہارا جو ہمیشہ میرے ساتھ کھڑا ہوتا ہے چاہے حالات کیسے بھی ہوں۔

حدی تمھارا بھائی ہمیشہ تمھارے ساتھ کھڑا رہے گا بس کبھی کچھ غلط مت کرنا۔ٹرسٹ می بھائی میں کبھی کچھ غلط نہیں کروں گا۔میں عالم شاہ کا بیٹا ہوں جو خود غلط کے خلاف لڑتے تھے انکا بیٹا کیسے کچھ غلط کر سکتا ہے۔شاباش میرے شیر چلو اب دونوں بھائی ساتھ چلتے ہیں۔اوکے بھائی میں بس ابھی تیار ہو کے آیا۔

«««««««•••••••»»»»»»»

احد صاحب کی فیملی ڈائینگ ٹیبل پر بیٹھی ناشتہ کر رہی تھی۔کہ شائستہ بیگم بولیں؛بھائی آپ نے آبان کو ساتھ والے بنگلو کے بارے میں بتایا تھا نہ کے اسکا مالک اسے بیچنا چاہتا ہے تو میں سوچ رہی تھی کے اسے ہم خرید لیتے ہیں۔شائستہ یہ تو بہت اچھی بات ہے تم لوگ ساتھ ہو گے تو مجھے بھی تسلی رہے گی اور بچے بھی

گھل مل جائیں گے۔بھائی صاحب آپ اسکے مالک سے پھر ڈیل کر لیں۔آبان تیار ہو کے آیا تو اس نے صرف ڈیل کی بات سنی۔ مما کس چیز کی ڈیل فائینل کرنی ہے۔بیٹا میں سوچ رہی ہوں کہ یہ ساتھ والا بنگلو ہم لے لیتے ہیں۔ مما ٹھیک ہے جیسے آپ کو بہتر لگے۔ارے یہ لیزا ابھی تک تیار نہیں ہوئی تم لوگوں کے کالج کا ٹائم تو ہونے والا ہے۔آبان بیٹا لیزا تو اپنی دوست کے گھر رکی ہے نہ۔

نہیں مامی وہ میں رات اسے لے آیا تھا۔کب لینے گئے تھے تم؟جی تقریبا ایک بجے تک۔پھر تو وہ دو بجے تک جا کے سوئی ہو گی پھر وہ اتنی جلدی نہیں اٹھنے والی۔افنان جلدی سے بولی مامی آج ہمارا امپورٹنٹ ٹیسٹ ہے اسکا جانا ضروری ہے۔اچھا ٹھیک ہے میں اسے بلا کے لاتی ہوں۔اس سے پہلے کہ مسز احد اسکو بلانے جاتیں آیان اور لیزا بھاگتے ہوئے آئے۔ مما ڈیڈ ہمیں دیر ہو رہی ہے ہم جا رہے ہیں۔ہاں دیر تو ہو رہی ہے پر تم دونوں گھر کے کپڑوں میں کالج جاؤ گے کیا۔

www.novelsclubb.com

نہیں مما ہم لوگ کالج نہیں جا رہے۔تو پھر کہاں جا رہے ہو تم دونوں؟ مما ہم دونوں اٹھارہ سال کے ہو چکے ہیں ہم دونوں اپنا ووٹ کاسٹ کرنے جا رہے ہیں۔آبان؛پر آج تو تم دونوں کا ٹیسٹ ہے نہ۔آبان کے بولنے پر آیان جلدی سے بولا آبان بھائی ووٹ کاسٹ کرنا ہمارے ٹیسٹ دینے سے زیادہ ضروری ہے۔وہ تو تم کالج سے واپسی آ کے بھی دے سکتے ہو۔آبان کی بات پہ لیزا نے منہ بنا کے بولا کالج سے آنے تک بہت لیٹ ہو جائے گا پھر گرمی بھی زیادہ ہو جائی گی اور لائن بھی بہت لمبی ہو جائے گی۔ہم ابھی ووٹ دینے جائیں گے۔ڈیڈ ہم دونوں جائیں۔ٹھیک ہے بیٹا جاؤ پر دھیان سے جانا۔ماموں میں بھی اپنا ووٹ کاسٹ کرنے جاؤں گا اگر آپ کہیں تو ان دونوں کو بھی ساتھ لیتا جاوں۔

www.novelsclubb.com

ہاں آبان بیٹا یہ تو اور بھی اچھا ہے۔لیزو مسٹر سٹرونے ہمارے سپنو پر پانی پھیر دیا ہے۔آیان پانی نہیں بلکہ سیلاب ہی پھیر دیا ہے۔لیزا ہم نے کیا کیا نہیں سوچا تھا کہ بائیک پر گھوم پھر کے مزے کریں گے دوسروں کو تنگ کریں گے آزادی کے

ساتھ کھائیں پئیں گے پر سب برباد ہو گیا۔ فکر نہیں کر آیان انہوں نے ہمارا پلین برباد کیا ہے تو سکون سے یہ بھی نہیں رہیں گے۔ان دونوں کو کھسر پھسر کرتا دیکھ کر افنان نے کہا کالج سے تو تم دونوں بچ گئے اب بھائی سے کیسے بچو گے۔ کیوں تمھارے بھائی کوئی آدم خور ہیں جو ہمیں کھا جائیں گے۔ آبان گاڑی میں آ کے بیٹھا تو آیان فرنٹ سیٹ پر بیٹھا تھا لیزا اور افنان پچھلی سیٹ پر۔ آبان نے مرر کا فوکس لیزا کی طرف کر کے گاڑی سٹارٹ کر دی۔ پورے راستے لیزا اپنے منہ کے مختلف زاویے بناتی رہی جس سے آبان کو اسکے خراب موڈ کا اچھے سے اندازہ ہو گیا تھا۔افنان کو کالج چھوڑ کر وہ ان دونوں کے ساتھ پولنگ اسٹیشن گیا۔ آیان نے آبان سے پوچھا؛ بھائی آپ کس کو ووٹ دو گے۔ میں تو اپنے دوست اپنے جگر حدید کو ووٹ دوں گا۔ آبان کے منہ سے حدید کا نام سن کر دونوں کو چار سو چالیس واٹ کا جھٹکا لگا۔ لیزا؛ آپ حدید عالم کو جانتے ہیں۔ ہاں میرا بیسٹ بڈی ہے لندن میں ہم دونوں ساتھ پڑھے ہیں۔ ویسے ایک سجیشن دوں اگر دل مانے تو تم دونوں بھی

www.novelsclubb.com

اسے ووٹ دینا Honest بندہ ہے۔ ہم تو پہلے ہی ان کو دینے والے تھے پر اس چنگیز خان کی وجہ سے نہیں اپنے سویٹ عالم انکل کی وجہ سے لیزا نے دل میں سوچا۔ چلو تم دونوں بھی اپنا ووٹ کاسٹ کر لو۔

«««««««•••••••»»»»»»»

مرحا یونی پہنچی تو صائم اور نتاشہ اسکا انتظار کر رہے تھے۔ مرحا کہاں رہ گئی تھی تم؟ یار وہ ووٹ کاسٹ کرنے میں ٹائم لگ گیا تھا۔ نتاشہ نے مرحا سے پوچھا مرحا کسے ووٹ کاسٹ کیا ہے۔ مرحا کچھ بولتی اس سے پہلے ہی صائم بول پڑا ظاہر سی بات ہے اپنے ہونے والے سسر یعنی کے میرے بابا کو ہی دیا ہو گا ہے نہ مرحا؟ مرحا ایک دم سے پریشان سی ہو گئی ان کو سر سے ہاں کا اشارہ کرتے مرحا امثال کو دیکھتے اسے بلانے لگی۔ امثال آجاؤ کلاس کا ٹائم ہو گیا ہے تم دونوں بھی جلدی چلو۔ نہیں مرحا میں نتاشہ اور میرے باقی فرینڈز ووٹ کاسٹ کرنے جائیں گے میں نے تو سوچا تھا کہ تمھیں بھی ساتھ لے جاؤں گا پر تم ہر کام فاسٹ جو کرتی ہو تو

www.novelsclubb.com

میرا چانس مس ہو گیا۔ کوئی بات نہیں صائم تم سب جاؤ میں امثال کے ساتھ بس ایک کلاس ہے وہ اٹینڈ کر لیتی ہوں۔

«««««««•••••••»»»»»»»

آفندی صاحب اپنے گھر کے حال میں بیٹھے اپنے پارٹی کے لوگوں سے کانٹیکٹ کر رہے تھے۔ شام کا وقت ہوا اور ووٹنگ بند ہو چکی تھی۔ نتاشہ چائے لائی اور آفندی صاحب کو دی ڈیڈ آپ فکر نہیں کریں آپ ہی جیتیں گے۔ اللہ کرے بیٹا ایسا ہی ہو۔

جی تو آپ کو بتاتے چلیں ووٹ کاسٹنگ کب کی بند ہو چکی ہے اور اور بہت سے حلقوں میں کاوٹنگ بھی ہو گئی ہے اور کہیں جاری ہے۔ اب تک کے آنے والے رزلٹس کے مطابق آفندی صاحب آگے ہیں پر ابھی بہت سے حلقوں کا رزلٹ آنا باقی ہے۔

صائم آیااور آتے ہی آفندی صاحب کے گلے لگا۔ڈیڈ مجھے پورا یقین ہے کہ اس بار بھی آپ ہی جیتو گے۔بس ابھی تھوڑی ہے دیر میں آپ کی جیت کا اعلان ہو رہا ہو گا۔میرا شہزادہ پتر تیری منہ میں گھی شکر۔دادی سرکار اس بار میں آپ سے بڑا گیفٹ لوں گا۔صائم میرے شہزادے جو تیرا دل کرے وہی لے لینا۔سب تمھارا ہی تو ہے۔

بریکنگ نیوز

اب جو خبر ملی ہے اسکی بلکل بھی توقع نہیں تھی۔سب پولینگ اسٹیشن کا رزلٹ آچکا ہے اور اسکے مطابق ہمارے اگلے وزیر اعظم ہونگے حدید عالم شاہ۔

اس نیوز کو سنتے ہی آفندی صاحب کا آپا اک دم سے شاوٹ ہوا اور انہوں نے غصے سے واس اٹھا کر فرش پر مارا۔ایسا کیسے ہو سکتا ہے وہ کل کا آیا ہوا لڑکا مجھے مات دے گیا۔افندی ہاؤس میں اک دم سکوت چھا گیا۔

دوسری طرف عالم ویلا میں خوشیوں کا سماں آگیا سب حدید کو مبارک باد دینے لگے۔عالم ویلا کے باہر حدید عالم شاہ کے چاہنے والوں نے ڈھول بجا کے اپنی خوشی کا اظہار کیا۔حدید آج نہ جانے کتنے سالوں بعد دل سے خوش ہوا تھا۔سب سے پہلے کال کر کے اسے امثال اور پھر آبان نے مبارک باد پیش کی تھی۔

«««««««•••••••»»»»»»»

مرحا اپنے کمرے میں بیٹھی کب سے اپنے انگھوٹے پہ لگی سیاہی کو دیکھ رہی تھی۔صائم اور نتاشہ کو تو اس نے سچ نہیں بتایا تھا پر اب تک وہ خود بھی نہیں سمجھ پا رہی تھی کہ آخر اس نے حدید عالم شاہ کو ووٹ کیوں دیا وہ دونوں تو ایک دوسرے سے نفرت کرتے ہیں ایک دوسرے کی شکل بھی نہیں دیکھنا چاہتے تو پھر کیوں؟

www.novelsclubb.com

کیا وہ اسکے عالم انکل کا بیٹا ہے اس لیے یا وہ اسکی پیاری گڑیا کا بھائی ہے اس لیے یا شاید وہ کبھی اسکا دوست ہوا کرتا تھا اس لیے۔وجہ جو بھی ہو حدید آخر تم نے اپنی پوری محنت لگا کر عالم انکل کا سپنا سچ کر ہی دیا۔

Congratulations and best of luck Hudaid for your future.

اپنے بچپن کے دوست کو چاند کو دیکھتے ہوئے اس نے یہ الفاظ کہے۔وہ جانتی تھی یہ الفاظ اس تک کبھی نہیں پہنچیں گے پر ایک دوست کا کہنا تو فرض تھا نہ۔اب چاہے جتنی بھی نفرت ہو پر کبھی دوستی بھی تو انہوں نے پوری ایمانداری سے نبھائی تھی۔

«««««««•••••••»»»»»»»

رات کے چار بجے دبے پاؤں لیزا آبان کے کمرے میں داخل ہوئی۔

آہستہ آہستہ قدم اٹھاتی وہ اس کے بیڈ کے پاس پہنچی۔بیڈ سے لٹکے آبان کے ہاتھ کو دیکھ کر اسکی مسکراہٹ اور گہری ہوئی۔اپنے ہاتھ میں پکڑی گلو کو آبان کے ہاتھ پر لگانا شروع کیا مسٹر سڑواب دیکھنا جب صبح تم اپنا ہاتھ اٹھتے ہی اپنے بالوں میں پھیرو گے تو کیسے تمھارا ہاتھ بالوں میں ہی جم جائے گا۔

پھر یا تو آپ کا ہاتھ کٹے گا پھر پھر آپ کی خوبصورت زلفیں۔لیزا اپنا کام کر کے آہستہ سے جانے لگی تو اچانک اسکا پاؤں ٹیبل سے ٹکرایا اور واس گرنے کی آواز سے آبان کی آنکھ کھل گئی۔اسے لگا کہ شاید کمرے میں کوئی چور ہے اس نے بھاگتے ہوئے چور کو پکڑنے کی کوشش کی تو لیزا کے بال اسکے ہاتھ میں آ گئے کمرے میں اندھیرا ہونے کی وجہ سے اسے کچھ دیکھائی نہیں دے رہا تھا پر اپنے ہاتھ میں آئے بالوں کو محسوس کر کے اسے لگا کہ شاید کمرے میں کوئی لڑکی ہے۔آبان کے ایک ہاتھ میں لیزا کے بال تھے اور دوسرا ہاتھ اسکے منہ پر تھا۔اوہ تو لگتا ہے آج کل چور کی جگہ چورنیا چوری کرنے لگی ہیں۔اس سے پہلے آبان کچھ اور کہتا لیزا نے آپنے ہاتھوں سے آبان کا ہاتھ اپنے منہ سے ہٹایا۔استاد جی کوئی چورنی نہیں ہے میں ہوں لیزا۔تو تم اس وقت میرے روم میں کیا کر رہی ہو وہ ابھی ایسے چوروں کی طرح۔وہ میں وہ میں لیزا کو اچانک محسوس ہوا کے آبان کے دوسرے ہاتھ میں اسکے بال ہیں تو وہ زور سے چلانے لگی ہائے میرے بال نہیں نہیں مجھے اپنے بال

www.novelsclubb.com

نہیں کٹوانے میرے بال! لیزا کے اتنے زور زور سے چلانے سے آبان نے گھبرا کے اسکے منہ پہ پھر سے ہاتھ رکھا۔یہ کیا کر رہی ہو تم چلا کیوں رہی ہو؟

آبان اس سے کچھ اور پوچھتا اس سے پہلے سب آبان کے روم سے لیزا کے چلانے کی آواز سن کر ادھر آئے۔مسز احد اور شائستہ بیگم آبان اور لیزا کو دیکھتے روم کے دروازے میں ہی ساکت ہو گئیں۔آبام ایک ہاتھ سے لیزا کے بال پکڑے دوسرے سے اسکا منہ بند کیے اسکے بلکل قریب کھڑا تھا۔ان دونوں کو دیکھ کر آبان جلدی سے بولا مما مامی جیسا آپ سمجھ رہی ہیں ویسا کچھ نہیں ہے۔آبان لیزا کے منہ سے ہاتھ ہٹا کر شائستہ بیگم کی طرف بڑھنے لگا تو لیزا کے بال زور سے کھینچے آہ میرے بال۔

www.novelsclubb.com

آبان نے اپنا ہاتھ لیزا کے بالوں سے نکالنے کی کوشش کی تو بلکل اسکے بالوں سے چپکا ہوا تھا۔اور کوئی کچھ سمجھتا یا نہ سمجھتا پر مسسز احد سب سمجھ گئی تھیں کہ یہ سب انکی اپنی بیٹی کی کارستانی تھی۔

جو اسے ہی الٹی پڑ گئی تھی۔اب تک سب لوگ آبان کے کمرے میں آ چکے تھے اور سب ہی حیران پریشان تھے۔تو مسز احد بولیں آبان بیٹا ادھر ہی رکو وہاں سے ہلنا مت۔ مسز احد آگے آئیں اور آبان کے ہاتھ اور لیزا کے بالوں کو دیکھا تو اس پر گلو لگی ہوئی تھی۔لیزا اب تم مجھے بتاؤ گی کہ یہ سب کیا ہے یا پھر آج میں اپنی چپل کا استعمال کروں۔وہ مما آبان بھائی کے ہاتھ پر گلو میں نے لگائی تھی تاکہ جب وہ صبح اپنے بالوں میں ہاتھ پھیریں تو انکا ہاتھ انکے بالوں سے چپک جائے پر جب میں جانے لگی تو انھوں نے مجھے چور سمجھ کے پکڑ لیا اور وہ گم والا ہاتھ میرے بالوں سے چپک گیا۔احد صاحب بولے بیٹا جی تم نے وہ کہاوت تو سنی ہے نہ جو دوسروں کے لیے گھٹا کھودتا ہے خود ہی اسی میں گرتا ہے۔ بیگم ہماری لاڈلی آبان کے بال خراب کرنے آئی تھی پر اب اسکے اپنے بال ہی خراب ہونگے۔ چلیں بیگم اب لیزا کے بال کاٹ کے ان دونوں کو آزادی دلائیں۔ مسز احد کینچی لے کر آئیں تو لیزا پھوٹ

www.novelsclubb.com

پھوٹ کر رونے لگے۔غصہ تو آبان کو بھی اسکی حرکت پر بہت آرہا تھا پر اسکے ایسے رونے پر اسکے دل کو کچھ ہونے لگا۔

مسز احد لیزا کے بال کاٹنے ہی لگیں تھیں کہ آبان نے انکا ہاتھ پکڑ لیا مامی کسی اور طریقے سے یہ گم لیزا کے بالوں سے نکال لیں پر اسکے بال مت کاٹیں۔آبان بیٹا رہنے دو اسکو کچھ سزا ملے گی تو کچھ عقل آئے گی یہ تمھارے ساتھ اتنا گندا مزاق کرنے والی تھی اور تم اب بھی اسکی سائیڈ لے رہے ہو۔آیان مسز احد کے پاس آیا اور ان سے ریکوسٹ کرنے لگا مما پلیز لیزا کے بال مت کاٹیں اسکے بال اتنی مشکل سے تو لمبے ہوئے ہیں اسے لمبے بال بہت پسند ہیں پلیز مما پلیز۔بھابھی بس کریں دیکھیں ہماری لاڈلی کتنا رو رہی ہے آپ کسی اور طرح سے یہ گم نکال لیں نہ۔آپا پر اس سے آبان کو مشکل ہو گی گرم پانی اور کچھ اور چیزوں سے نکلے گی یہ گلو آبان کے ہاتھ پہ گرم پانی ڈالنا ٹھیک نہیں ہے۔مامی آپ میری فکر مت کریں مجھے ان سب چیزوں کی عادت ہے بلیک بیلٹ ہوں میں۔

www.novelsclubb.com

آپ تب تک پانی گرم کر لائیں ہم بیٹھ جاتے ہیں۔ مسز احد کے جانے کے بعد شائستہ بیگم نے سب کو بھیجا اور ان دونوں کو بیڈ پہ بیٹھا۔ وہ آبان کو دیکھنے لگیں جو اس وقت بہت بے چین لگ رہا تھا۔ وہ جانتی تھیں انکا بیٹا کتنا غصے والا ہے اگر یہ انکا پہلے والا آبان ہوتا تو اب تک ایسی شرارت کرنے والے کا حشر کر چکا ہوتا۔ یا پھر اسکا یہ نرم رویہ صرف انکی لاڈلی بھتیجی کے لیے تھا۔ آج انکے بیٹے کی آنکھیں کچھ اور ہی کہہ رہی تھیں۔ آبان سے نظر ہٹا کے انہوں نے لیزا کو دیکھا۔ چھوٹی سی معصوم سی نٹ کھٹ شرارتی گڑیا بھوری آنکھیں جو ابھی آنسوں سے بھری ہوئی تھی۔ انکے گبرو جوان بیٹے کے ساتھ پیاری لگ رہی تھی۔ ہاں بس ایک بات تھی کہ وہ آبان سے کافی چھوٹی تھی۔ اور جو مجھے آبان کی آنکھوں میں دیکھ رہا ہے اگر وہ سچ ہوا تو پتہ نہیں احد بھائی مانیں گے یا نہیں۔

www.novelsclubb.com

ہاں پر وہ خوش تھیں کہ انکے سڑیل بیٹے کے دل میں بھی کسی کے لیے جذبات پیدا ہونے لگے ہیں۔ مسز احد گرم پانی اور ساتھ میں دو شیمپو کی بوتل لائیں۔ آبان بیٹا

دونوں ادھر آؤ۔لیزا تم ادھر صوفے پہ بیٹھو اور بال پیچھے نیچے کی طرف کرو۔آبان بیٹا آپ ادھر صوفے کے پیچھے کھڑے ہو جاؤ۔مسز احد نے جب گرم پانی لیزا کے بالوں پر ڈالا تو آبان نے بڑی مشکل سے خود پر کنٹرول کیا اسکے ہاتھ پر چھالے پڑنے لگے تھے مگر وہ چپ چاپ کھڑا رہا۔آہستہ آہستہ آبان کا ہاتھ لیزا کے بالوں سے الگ ہوا تو مسز احد نے آرم سے لیزا کے بالوں میں شیمپو لگا کر کنگھی سے بال سیدھے کیے تاکہ گلو بالوں سے نکل جائے۔لیزا اب جاؤ جا کے بال دھولو ٹھیک سے اور آئندہ اگر ایسی حرکت کی تو تمھاری جان لے لوں گی۔مسز احد کریم لے کر آبان کے پاس آئیں تاکہ اسکے ہاتھ پہ لگا سکیں۔آبان بیٹا ہاتھ دیکھاؤ کریم لگا دوں۔مامی یہ مجھے دے دیں میں خود لگا لوں گا۔ٹھیک ہے بیٹا۔مسز احد کے جانے کے بعد شائستہ بیگم آبان کے پاس آئیں اور اسکے ہاتھ سے ٹیوب لے کر اسکے ہاتھ پر لگانے لگیں۔مما میں لگا لوں گا۔بیٹا میں جانتی ہوں کے تم نہیں لگاؤ گے کسی کے بالوں کی خوشبو جو تمھارے ہاتھ میں رہ گئی ہے۔پر بیٹا ابھی یہ کریم لگانا زیادہ ضروری ہے۔شائستہ

www.novelsclubb.com

بیگم کی بات پر آبان چپ کر کے بیٹھ گیا۔اب میں اپنے روم میں جا رہی ہوں تم تھوڑی دیر آرام کر لو۔

آبان لیٹا تو اسے لیزا کی روتی ہوئی آنکھیں یاد آنے لگیں۔

«««««««•••••••»»»»»»»

محتشم تھانے پہنچا اور اپنی ٹیم کے ساتھ ارجنٹ میٹنگ ارینج کی۔اس ارجنٹ میٹنگ کا ایک مقصد ہے۔اب تک کی رپورٹ کے مطابق ہم صرف اتنا جان پائے ہیں۔

کہ کوئی بلیک مامبا نام کا ڈان ہے جو کہ سمگلنگ کی دنیا کا بادشاہ ہے۔بڑی بڑی سمگلنگ کے پیچھے اسکا ہاتھ ہے اور اسکا تعلق ڈرگز مافیا سے بھی ہے۔پر ہم ابھی تک اس بات کو نہیں جان پائے کے اسکا ٹھکانہ کہاں ہے وہ خود اس وقت کدھر ہے دیکھتا کیسا ہے۔ایسی کوئی ڈیٹیل ہمیں کہیں سے نہیں ملی۔بس سوائے اسکے اس بی ایم کے ٹیٹو کے جو اسکے لیے کام کرنے والوں کی پیٹھ پر ہوتا ہے۔ہمیں کسی بھی طرح سے بلیک مامبا کی ڈیٹیلز اکھٹی کرنی ہوں گی۔اور دوسری اہم بات مجھے میرے مخبری

سے پتہ چلا ہے کہ اس ہفتے لاہور میں ایک بہت بڑی ڈرگز کی سمگلنگ ہونے والی ہے کہا یہ ابھی نہیں پتہ پر ہمیں ہائی الرٹ رہنا ہو گا۔

یس سر ہم لوگ ابھی سے پلین بنانا شروع کر دیتے ہیں اور بلیک مامبا کے بارے میں بھی پتہ کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ صادام، عدیل احسن اور شجاع اس بات کا خیال رہے کہ ہم خوفیا مشن کے لیے کام کر رہے ہیں صرف ڈی ایس پی صاحب کے علاوہ اور کوئی نہیں جانتا۔ تو صادام بولا سر ایک بات سمجھ نہیں آئی ہم پانچوں ہی خوفیا مشن کے لیے کام کر رہے ہیں اور آپ تو ڈائرکٹ انکاؤنٹر کرنے والے مجرموں کی چمڑی ادھیڑ کے رکھ دینے والے بیس بیس لوگوں کا اکیلے مقابلہ کرنے والے انسان ہیں تو پھر آپ ایسے نرم دل پولیس والے کیوں بن کے سامنے آئے ہیں۔ ضروری تھا صادام پر اسکے بارے میں پھر کبھی بتاؤں گا ابھی ہمیں ہفتے کو ہونے والی سمگلنگ کے بارے میں پتہ کرنا ہے۔ یس سر۔

تو پھر میٹنگ ادھر ہی ختم ہوتی ہے۔

www.novelsclubb.com

«««««««•••••••»»»»»»»

مرحا یونی پہنچی تو صائم نہیں آیا تھا۔اور کل سے اب تک اسکا کوئی میسج بھی نہیں آیا تھا۔وہ اسکے لیے بہت پریشان ہو رہی تھی کل سے اسکا موبائل بھی بند جا رہا تھا۔مرحا کیا سوچ رہی ہو کدھر گم ہو؟کچھ نہیں نتاشہ بس وہ صائم کا فون نہیں لگ رہا۔فون کیسے لگے گا کل اتنا ہنگامہ جو ہوا ہے اسکے گھر پر۔کیا مطلب ہنگامہ؟یار وہ کل آفندی انکل بہت غصے میں تھے اپنی ہار کی وجہ سے اور گھر میں واس وغیرہ توڑ دیئے۔اچھا پھر تو لگ رہا ہے کہ شاید صائم نہ آئے۔

اچھا مرحا وہ امثال کہ رہی تھی کہ تم اسکے ساتھ حدید سے ملنے گئی تھی۔ہاں یار وہ جس دن اسے گولی لگی تھی امثال بہت رو رہی تھی تو اس لیے میں اسے لے گئی تھی۔ویسے تم تو خوش ہو گی نہ حدید کے جیتنے سے؟نتاشہ اس میں میری خوش ہونے والی کیا بات ہے اسے عوام نے ووٹ دیے ہیں تو وہ جیت گیا بس۔تو کیا تم نے بھی اسے ووٹ دیا تھا۔نتاشہ میں نے تم سے آج تک کچھ نہیں چھپایا بچپن سے

www.novelsclubb.com

گڑیا کے بعد تم ہی میری بیسٹ فرینڈ تھی اصل میں میں ووٹ تو آفندی انکل کو دینے گئی تھی پر پتہ نہیں کیوں میں نے حدید کو ووٹ دے دیا وجہ میں بھی نہیں جانتی۔پر مرحا میں جانتی ہوں کے تم نے اسے ووٹ کیوں دیا شاید تم آج بھی اسے اپنا دوست مانتی ہو۔پتہ نہیں نتاشہ پر میں اتنا جانتی ہوں کہ اب ہم دونوں میں صرف نفرت باقی رہ گئی ہے۔ہاں پر میں صائم کے معاملے میں بہت فئیر ہوں پتہ نہیں کب مجھے اس سے اتنا پیار ہو گیا کہ اب میں اس کے بغیر جینے کا سوچوں بھی تو میرا دم گھٹنے لگتا ہے۔ارے یار ابھی تو ابتدائے عشق ہے آگے آگے دیکھے ہوتا ہے کیا؟ نہیں عشق نہیں محبت ہے جو میں نہیں جانتی زہر ہے کہ امرت۔حد سے بڑھ جانے والی چیز زہر بن جاتی ہے پر نتاشہ مجھے یہ محبت تو امرت لگنے لگی ہے۔تم نے صائم کو بتایا۔نہیں صائم صرف اتنا جانتا ہے کہ میں اسے پسند کرتی ہوں وہ یہ نہیں جانتا کہ وہ جتنی محبت مجھ سے کرتا ہے میں اسے اس سے بھی ذیادہ چاہتی ہوں۔تو پھر تم نے اسے بتایا کیوں نہیں۔کیونکہ میں چاہتی ہوں وہ ان جذباتوں کو اس

www.novelsclubb.com

شدت کو خود سمجھے میری آنکھوں میں اپنے عکس کو دیکھے۔ نتاشہ نے ٹائم دیکھا تو اسکے منہ سے نکلا اوہ نو مر حا ہمارا آدھا لیکچر تمھاری محبت کی داستان سننے میں نکل گیا ہے جلدی چلو۔ آج پکا سر مار ہی ڈالیں گے۔ ہاں چلو۔

«««««««•••••••»»»»»»»

محتشم گھر پہنچا تو امثال اور داد و منہ پھلائے حال میں بیٹھی تھیں۔ کیا ہوا آپ دونوں ایسے کیوں بیٹھی ہیں۔ کیونکہ حدید بھیا اسلام آباد جا رہے ہیں اور وہ اندر اپنی پیکنگ کر رہے ہیں۔ ابھی انکا زخم بھی ٹھیک نہیں ہوا زخم ٹھیک ہو جاتا تو پھر چلے جاتے۔ او ہو کچھ نہیں ہوا اسے بلکل ٹھیک ہے بس تھوڑی سی چوٹ لگی ہے اور اب جب وہ جیت گیا ہے تو اسکا جانا تو اب ضروری ہے نہ۔ اگر وہ جائے گا نہیں تو اپنا کام اپنی زمہ داری کیسے نبھائے گا۔ دیکھا امثال بیٹا میری تو کوئی سنتا ہی نہیں اتنے سالوں بعد آیا ہے اور اب پھر دور جا رہا ہے۔ اور یہ بڑا نواب صاحب بھی تو اسی کا بھائی ہے کام کا بہانہ کر کے ہفتے ہفتے تو یہ بھی غائب رہتا ہے۔ مجھ بڑھیا سے تو کوئی پیار ہی نہیں

www.novelsclubb.com

کرتا۔ارے دادو میں ہوں نہ میں آپ سے پیار کرتی ہوں اور بھائی بھی آپ سے بہت پیار کرتے ہیں۔ہاں پر باقی کے لوگوں کا کوئی پتہ نہیں۔ مس امثال میری دادو کو مجھ سے زیادہ پیار اور کوئی نہیں کر سکتا یہ بات آپ سمجھ لیں تو زیادہ بہتر ہے۔وہ لوگ اپنی باتوں میں مصروف تھے کہ اتنے میں حدید بھی آگیا۔گڑیا تم کیا دادو کو میرے خلاف بھڑکا رہی ہو۔ نہیں تو میں بھلا دادو کو اپنے پیارے بھیا کے خلاف کیوں بھڑکانے لگی۔یار باربی ڈول اب ایسے ناراض تو مت ہوں نہ میں جلدی آجاؤں گا۔تب تک امثال ہے نہ یہ آپ کا خیال رکھے گی بہت شرارتی ہے یہ دیکھیے گا آپکو کیسے تنگ کرتی ہے۔ چلیں اب مجھے دعا دیں اور روانہ کریں۔اچھا ٹھیک ہے جاؤ میرا بچہ اللہ تمھیں کامیاب کرے اپنا کام پوری ایمانداری سے کرنا۔ شکریہ باربی ڈول مجھے سمجھنے کے لیے اور امثال میری باربی ڈول کا اور اپنا خیال رکھنا۔حدید اٹھا اور محتشم کے گلے لگا بھائی آپ بھی ٹائم پر گھر آجایا کرنا ورنہ دادو کی دھمکی تو آپ کو یاد ہی ہو گی۔ فکر نہیں کر حدی تو میں اب سوچ رہا ہوں کہ کیوں نہ دادو کی دھمکی

www.novelsclubb.com

کو سچ کیا جائے۔اوہو تو مطلب میرے بھائی کو کوئی مل گئی ہے۔ہاں مل تو گئی ہے پر جب تو آئے گا تب بتاؤں گا پہلے اسے تو منالوں۔ چلیں بھائی بیسٹ آف لک! تجھے بھی میری جان اپنا اچھے سے خیال رکھنا اور کوئی الٹی سیدھی حرکت مت کرنا ورنہ اس بار میرے ہاتوں سے نہیں بچو گے۔اوکے اللہ حافظ۔

اللہ حافظ بیٹا۔

«««««««•••••••»»»»»»»

مرحا کب سے لیٹی موبائل کو دیکھ رہی تھی۔وہ کب سے سونے کی کوشش کر رہی تھی پر نیند تھی کہ آنے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی۔اسنے ایک بار پھر سے صائم کا نمبر ٹرائی کیا تو اس بار بل جانے لگی صائم نے کال اوکے کی تو مرحا کی جان میں جان آئی۔کہاں تھے تم صبح سے میں تمھارا نمبر ٹرائی کر کر کے پریشان ہو رہی تھی کم از کم بندہ اپنا موبائل تو اون رکھتا ہے۔یہ کیا طریقہ ہے۔مرحا کی آواز سن کر دوسری طرف صائم کو بہت خوشی ہوئی صبح سے وہ پریشان گھوم رہا تھا اور اب مرحا کی آواز

سنتے ہی پریشانی جیسے دم دبا کر بھاگ گئی تھی۔ چلو اس بہانے پتہ تو چلا کہ میڈم کو میری کتنی فکر ہے ویسے تمھاری یہ فکر دیکھ کر بہت اچھا لگا۔ صائم تم ٹھیک ہو نہ۔ پہلے تو نہیں تھا پر تمھاری آواز سن کے بلکل ٹھیک ہو گیا ہوں۔ مرحا!

ہاں۔ میرا دل چاہ رہا ہے کہ بس آج تم بولتی رہو اور میں تمھیں سنتا رہوں۔ اچھا ٹھیک ہے پہلے میں تمھیں اپنی پسند نہ پسند کے بارے میں سب کچھ بتاتی ہوں پھر تم بتانا اوکے۔ اوکے۔

ان دونوں نے بات کرنا شروع کی تو کرتے گئے دیر رات تک وہ دونوں باتیں کرتے کرتے ہی سو گئے۔ سوتے ہوئے دونوں کے چہرے پر اک سکون تھا ایک دوسرے کی محبت کا مان تھا۔ محبت کی ڈور تو ان دونوں میں مظبوط ہو چکی تھی پر کیا یقین کی ڈور بھی اتنی ہی مظبوط تھی اب یہ تو وقت نے ہی بتانا تھا۔

www.novelsclubb.com

«««««««•••••••»»»»»»»

تاشہ تاشہ کے ساتھ کمرے میں بیٹھی باتیں کر رہی تھی۔آپی آپ تو بس اب اپنے سسرال کی ہی ہو کے رہ گئیں ہیں۔ہماری تو اب آپ کو یاد ہی نہیں آتی ہے۔مجھے تو آپ کی بہت یاد آتی ہے۔نہیں نتاشہ ایسی بات نہیں ہے مجھے بھی تم سب کی یاد آتی ہے پر میرے پاس تمھاری پرابلم کا ایک حل ہے تم میرے پاس آجاؤ۔آپی وہ آپ کا سسرال ہے وہاں میں زیادہ دن تو آ نہیں سکتی اور وہاں ادھر والے مزے کہاں ہونگے۔

پاگل میں تمھیں کچھ دن کے لیے نہیں ہمیشہ کے لیے آنے کا کہ رہی ہوں۔کیا مطلب؟مطلب یہ کے تم بھی ادھر بہو بن کے آجاؤ۔آپی کیا کہ رہی ہیں آپ آئندہ ایسا مت کہیے گا کیونکہ صائم اور مرحا ایک دوسرے کو پسند کرتے ہیں۔

www.novelsclubb.com

تو تم خوش ہو کیا؟تم بھی تو صائم کو پسند کرتی ہو نہ۔آپی مجھے وہ پسند ہے پر وہ مرحا سے پیار کرتا ہے۔نتاشہ کب تک مرحا کی پرچھائی بنی رہو گی۔

اپنی حیثیت کو پہچانو اور اپنے حق کے لیے لڑنا سیکھو اور اگر نہ ملے تو اسے چھین لو۔آپی مرحا میری دوست ہے میں ایسا نہیں کر سکتی۔نتاشہ بس کرو مرحا مرحا کرنا اگر تم نے کچھ نہیں کیا تو پھر میں کروں گی۔آپی آپ مجھ سے وعدہ کریں کہ آپ کچھ نہیں کریں گی۔نتاشہ ! پلیز آپی وعدہ کریں کہ آپ کچھ نہیں کریں گی۔اچھا ٹھیک ہے کچھ نہیں کرتی اگر تمھیں خود ہی اپنے پاؤں پہ کلہاڑی مارنے کا شوق ہے تو میں کیا کر سکتی ہوں۔تھینک یو آپی۔

«««««««•••••••••»»»»»»»

لیز الیز اسن تو ایک خوشخبری لایا ہوں۔جلدی سے بتاؤ آیان اتنا عرصہ ہو گیا کوئی خوشی کی خبر سنی ہے نہیں بس ہر وقت پھنستے ہی رہتے ہیں۔

www.novelsclubb.com

وہ مسٹر سڑو آج اپنے گھر میں شفٹ ہو رہے ہیں۔اسکا مطلب آیان اب ہم ان سے نہیں پڑھیں گے۔ہائے پھر تو مزے ہو جائیں گے۔ہاں لیز افائنلی ہمارے ستاروں

پہ لگا ہوا گرہن اب دوسری جگہ شفٹ ہونے والا ہے اب ہم کھل کے سانس لے سکیں گے کھل کے پھر سے مستی کر سکیں گے۔

کیوں پہلے تم دونوں کو سانس اٹک اٹک کے آتی تھی کیا؟ افنان کے کہنے پر دونوں بہن بھائیوں نے اپنی آنکھیں بڑی بڑی کر کے اسے دیکھا۔ سانس ہماری اٹک اٹک کے آئے نہ آئے پر تم ضرور آفت کی طرح ہر جگہ ٹپک پڑنا۔ آیان کے بچے تم نے مجھے آفت بولا؛

اب آفت کو آفت نہیں تو اور کیا بولوں۔ تو پھر بچو اب دیکھنا کہ یہ آفت کیا کرتی ہے تمھارے ساتھ ہنہ۔ آیان یہ کیا کیا تم نے اب یہ آرام سے نہیں بیٹھے گی۔ یار لیزو اسکی فکر مت کر اسے میں سنبھال لوں گا۔ کیا خیال ہے آج پھر اس خوشی میں باہر چل کے پارٹی کریں۔ ارے میرے بھائی نیکی اور پوچھ پوچھ۔ چلو چلیں۔

www.novelsclubb.com

مرحا یونی میں انٹر ہوتی ہی ہے کہ اسے صائم کا میسج آتا ہے۔میں تمھارا لائبریری کی بیک سائیڈ پر ویٹ کر رہا ہوں۔ہم تو شکر ہے جناب یونی تو آئے۔وہ چلتی ہوئی اس طرف گئی تو صائم بینچ پر بیٹھا موبائل استعمال کر رہا تھا۔آج تو تم مجھ سے بھی جلدی آگے ہو کہیں میری یاد تو نہیں آ رہی تھی۔کیا ہوا صائم تم اتنے چپ کیوں ہو۔دیکھو اس سب میں تمھارا تو کوئی اختیار نہیں تھا نہ فکر نہیں کرو انکل اگلی بار جیت جائیں گے۔

صائم کب سے چہرے پہ سنجیدگی لیے مرحا کو دیکھے ہی جا رہا تھا۔ٹھیک کہا مرحا میرا باقی لوگوں پر اختیار نہیں تھا پر تم تو میری اپنی تھی نہ تو تم کس کو ووٹ دے کے آئی تھی۔صائم وہ ایکچلی! نو مرحا مجھے صرف سچ سننا ہے بتاؤ سچ کیا ہے۔حدید کو حدید عالم شاہ کو دیا تھا۔تم تو اس سے ملنے ہسپتال بھی جا چکی ہو نہ۔لگتا کیا ہے وہ تمھارا؟

اور تو اور تم نے مجھے کچھ بتانا بھی گوارا نہیں سمجھا۔کیا میری تمھاری لائف میں اتنی سی بھی اہمیت نہیں ہے کہ تم مجھے یہ سب بتاتی۔دیکھو صائم میری بات سنو میں

www.novelsclubb.com

سب بتاتی ہوں۔ مس مرحا احد خان مجھے کچھ نہیں سننا کیونکہ میں سب سن بھی چکا ہوں اور سمجھ بھی چکا ہوں۔

تم اس حدید سے ملی ہوئی تھی نہ اور میرا یوز کر رہی تھی بہت اچھے سے سب سمجھ گیا ہوں۔ صائم میں تم سے پیار کرتی ہوں میں تمھارا یوز کیوں کروں گی تمھیں کوئی غلط فہمی ہوئی ہے۔ پیار مائی فٹ پیار تو تم اس حدید سے کرتی ہو نہ تو جاؤ اسکے پاس یہاں کیا کر رہی ہو۔ صائم میری بات سنو ایسا کچھ نہیں ہے حدید صرف میرا بچپن کا دوست ہے اور اب تو ہم دونوں ایک دوسرے سے بات بھی نہیں کرتے۔ او بات نہیں کرتی اس لیے تم اس سے ملنے چلی گئی تھی اس لیے تم اسے ووٹ دینے گئی تھی تمھیں کیا لگتا ہے میں بے وقوف ہوں مس مرحا مجھے تمھاری اصلیت پتہ چل چکی ہے۔

www.novelsclubb.com

اس لیے یہ بھولے پن کا ناٹک میرے سامنے مت کرو اور آئندہ مجھ سے دور رہنا ورنہ میں کچھ کر دوں گا پھر شکایت مت کرنا۔ وہ جانے لگا تو مرحا نے اسکا ہاتھ

پکڑا۔صائم ! وہ کچھ کہتی اس سے پہلے وہ اسکا ہاتھ چھٹک کر چلا گیا اور مرحانم آنکھوں سے بس اسے جاتا ہوا دیکھتی رہی۔

«««««««•••••••»»»»»»»

حدید وزیر اعظم ہاؤس میں بیٹھا اپنے سب میمبرز سے بات کر رہا تھا۔آپ سب نے میرا اتنا ساتھ دیا اس پارٹی کو چلانے میں مجھے سپورٹ کر کے اس مقام تک لانے میں اس کے لیے میں آپ سب کا شکر گزار ہوں۔آپ سب نے اس پارٹی کو اپنی زندگی کے اتنے سال دیئے جس محنت اور لگن سے آپ سب نے اس پارٹی اور عوام کے لیے کام کیا ہے میں اسکی عزت کرتا ہوں اور تہہ دل سے آپ سب کا شکر گزار ہوں۔

www.novelsclubb.com

پر اب ہمیں اور زیادہ محنت کرنی ہے آپ سب کی قابلیت پر مجھے کوئی شک نہیں ہے میں آپ سب سے امید کرتا ہوں کہ آپ سب اپنا کام پوری ایمانداری سے کریں

گے اپنے فرض کو ہمیشہ خود سے آگے رکھیں گے۔ ہماری پہلی ترجیح ہمارا ملک اور ہماری عوام ہونی چاہیے۔

حدید صاحب آپ فکر مت کیجئے یہ ہمارا ملک اور ہماری عوام ہمیں اپنی جان سے بھی زیادہ عزیز ہے۔ ہم پوری ایمانداری اور لگن سے کام کریں گے خود سے پہلے اپنے ملک اور عوام کا فائیدہ سوچیں گے۔ میں نے آپ سب کے عہدے بتا دیئے ہیں کل سے انشاللہ ہم سب اپنا کام کریں گے۔ آپ سب بیٹھے کھانا کھا کر پھر جایئے گا۔ میں بس تھوڑی دیر میں آتا ہوں۔

«««««««•••••••»»»»»»»

محتشم دادو کے ساتھ بیٹھا تھا کہ اچانک اسکے موبائل کی رنگ ہوئی۔ کال کو دیکھتے ہی وہ باہر آیا۔ ہاں صدام بولو کیا خبر ہے۔ سر ہمیں پتہ چلا ہے کہ سٹی کلب میں کل وہ ڈیل ہونے والی ہے۔ ہم ٹھیک ہے ہماری ٹیم کو ریڈی کر دو کل نہ صرف ہمیں وہ ڈیل روکنی ہے بلکہ اس ڈرگز کی سپلائی کو بھی روکنا ہے۔ جی سر ٹھیک ہے۔ محتشم

کال کر کے آیا تو دادو اسے دیکھنے لگیں۔ پھر سے کسی مشن پہ جانا ہے۔جی دادو جانا تو ہے پر بس صرف دو دن کے لیے آپ دعا کیجیے گا میں کامیاب ہوں اور اپنے ملک کے دشمنوں کا خاتمہ کر سکوں۔ ٹھیک ہے بیٹا اللہ تمھیں اپنی امان میں رکھے۔ دادو میں امثال کو کال کر کے بلا لیتا ہوں وہ تب تک آپ کے پاس رہ لے گی آپ کی طبعیت بھی ٹھیک نہیں ہے۔ارے بیٹا کب تک اسکو تکلیف دیتے رہو گے میری بات مان لو شادی کر لو۔اب دادو تکلیف بھی تو اسی کو دو نگانہ جس سے شادی کرنے کا سوچ رہا ہوں۔ کیوں آپ کا کیا خیال ہے امثال کو تکلیف دے جائے کہ نہیں۔اس کا مطلب تم امثال کے لیے ہاں بول رہے ہو۔جی بلکل۔ جیتے رہو میرے بچے اللہ تمھیں ہمیشہ خوش رکھے۔ آمین۔ چلیں دادو اب میں چلتا ہوں آپ اپنا خیال رکھیے گا۔ ٹھیک ہے بیٹا۔

www.novelsclubb.com

مرحاکب سے صائم کو کال ملا رہی تھی پر وہ تھا کہ اٹھا ہی نہیں رہا تھا۔صائم کی ناراضگی اس سے برداشت ہی نہیں ہو رہی تھی اسکی آنکھوں کی بیگانگی بار بار اسے یاد آ رہی تھی اسے کچھ سمجھ ہی نہیں آ رہا تھا کہ وہ کیا کرے کیسے صائم کو منائے۔دل کا درد تھا کہ بڑھتا ہی جا رہا تھا محبت کی تپش اسے جلا رہی تھی۔اسکی آنکھوں کی بیگانگی اسے رلا رہی تھی۔نہ جانے کتنے میسجز کیے تھے اس نے اب تک اسے تو یاد بھی نہیں تھا۔اسکے ہاتھوں کی پوریں کال ملا ملا کر تھکنے لگی تھیں پچھلے کئی گھنٹوں سے رونے کہ وجہ سے آنکھیں لال سرخ ہو رہی تھیں پر اس ستم گر کو تو اس پر ترس ہی نہیں آ رہا تھا۔آخر کار اس نیند کی گولی کو ہی اس پر ترس آ گیا اور اسکی آنکھیں نیند سے بوجھل ہونے لگیں اور اس سوگ میں لپٹی شہزادی پر نیند مہربان ہو ہی گئی۔نیند میں بھی وہ غم سے لپٹی شہزادی ہر چیز کو سوگوار ہونے پر مجبور کر رہی تھی۔

«««««««•••••••••»»»»»»»

رات کی تنہائی میں بیٹھا وہ کب سے بس ایک ہی بات سوچے جا رہا تھا۔ کہ مرحا نے اس سے یہ سب کیوں چھپایا۔ کتنا پیار کرتا تھا وہ اس سے اور اسے صائم کی نہیں بلکہ اس حدید کی فکر تھی۔ مرحا میں تم سے پیار کرتا تھا پر تم نے ہمارے بیچ اس حدید کو لا کر اچھا نہیں کیا۔ میں جانتا ہوں کہ تم مجھ سے پیار کرتی ہو۔ اب دیکھنا تم میں کیسے تمھیں خود سے باندھ دوں گا کہ تم چاہ کر بھی مجھ سے دور نہیں جا سکو گی۔ میں تمھاری کالز تب تک نہیں اٹھاؤں گا جب تک تم پوری کی پوری میری نہیں ہو جاتی۔ مجھے اپنی چیزیں بانٹنے کی عادت نہیں ہے تو پھر تمھیں کیسے میں اپنے دشمن کے ساتھ بانٹ لوں۔ تمھیں یا تو پورا کا پورا میرا ہونا پڑے گا یا پھر ٹوٹنا پڑے گا۔ اس حدید عالم کو میں کبھی جیتنے نہیں دونگا۔ وہ اپنے آپ سے ہی بات کرتا شراب کی پوری بوتل پی چکا تھا۔ نشے میں بند ہوتی آنکھوں سے بھی اسے ہر طرف مرحا نظر آ رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

«««««««•••••••»»»»»»»

محتشم اور اسکی ٹیم کلب میں داخل ہوئے تو ہر طرف لوگ ڈانس کرنے میں مصروف تھے۔ تیز دھن پہ بجتا میوزک کانوں کے پردے پھاڑ رہا تھا۔ وہ اپنی ٹیم کو انسٹرکشنز دیتا ہوا چاروں طرف نظریں گھومانے لگا۔ سر نیچے کا ایریا کلیر ہے میرے خیال میں میٹنگ ادھر نہیں ہو رہی۔ نہیں صادام میٹنگ ادھر ہی ہو رہی ہے بس ہمیں نظر نہیں آ رہا کہ کہاں۔ یہاں پر اوپر کچھ روم بنے ہیں سر ادھر چیک کرنا باقی ہے۔ ہم ٹھیک ہے پر دھیان سے کسی کو بھی ہم پر شک نہیں ہونا چاہے ورنہ وہ لوگ الرٹ ہو جائیں گے۔ اوکے سر۔

محتشم اوپر پہنچا تو پانچ لوگ ایک روم میں بیٹھے پیسوں سے بھرے بیگ ایکس چینج کر رہے تھے۔ اس سے پہلے کہ وہ لوگ بھاگتے یا کچھ اور کرتے محتشم اور اسکی ٹیم نے ان پر گن پوائنٹ کر دی۔ خبردار ہلنے کی کوشش مت کرنا ورنہ ساری کی ساری گولیاں تم لوگوں کے بھیجے میں اتار دونگا۔ احسن ان لوگوں کے ہاتھ اور منہ باندھ

www.novelsclubb.com

دو اور صدام تم سی سی ٹی وی فوٹیج کو ڈلیٹ کرو۔جب تک ہم ان سے سب کچھ اگلوا نہیں لیتے کسی کو پتہ نہیں چلنا چاہے کہ یہ لوگ ہمارے قبضے میں ہیں۔سر پیچھے کا ایریا کلیر ہے گاڑی آگئی ہے اب ہمیں ان کو لے کر نکلنا چاہیے۔تم لوگ چپ چاپ ہمارے ساتھ چلو گے یا پھر ادھر ہی مرنا پسند کرو گے۔محتشم ان پر گن پوائنٹ کئے انھے جیپ تک لایا اور انہیں جیپ میں ڈال کے وہ سب وہاں سے غائب ہو گئے۔

‹‹‹‹‹‹‹‹•••••••••›››››››››

آیان اور لیز اڈائینگ ٹیبل پہ بیٹھے بڑے مزے سے کھانا کھا رہے تھے۔ان کی خوشی کو دیکھ کر ایسا لگ رہا تھا کہ جیسے ان دونوں کو کوہ نور کا خزانہ مل گیا ہو۔ارے کیا ہوا آج تو ہمارے ٹوم اینڈ جیری بڑا مسکرا رہے ہیں۔جی ڈیڈ آج ہم بہت خوش ہیں۔اچھا ہمیں بھی بتاؤ کہ کس بات پہ خوش ہوتا کہ ہم بھی خوش ہوں۔ڈیڈ وہ آبان بھائی اپنے گھر شفٹ ہو گئے ہیں نہ تو اب ہماری ان سے پڑھنے سے جان چھوٹ گئی ہے۔اس سے پہلے کے آیان اسے روکتا لیز اخوشی میں سب کچھ بھول

www.novelsclubb.com

کے اپنا سیکرٹ اگل چکی تھی۔ارے میرے معصوم بچوں پھر تو تم لوگوں کی خوشی پہ جلد پانی پھرنے والا ہے۔کیا مطلب ڈیڈ وہ کیسے۔وہ ایسے کہ افنان صبح بتا رہی تھی کہ تم دونوں کے ٹیسٹ میں مارکس بہت برے آئے ہیں۔تو تم لوگوں کی ممانے ڈیسائیڈ کیا کہ آج سے تم دونوں صرف آبان کے پاس ہی پڑھو گے۔اور تم دونوں روز خود اسکے پاس پڑھنے جاؤ گے ورنہ تم دونوں کی پوکٹ منی بند۔ڈیڈ یہ غلط ہے۔بلکل بھی غلط نہیں ہے یہ ساتھ والا گھر ہی تو ہے اگر تم دونوں کو آنے جانے میں پھر بھی مسلہ ہے تو میں ہمارے گھر سے ادھر جانے کا راستہ بنوا دیتا ہوں پھر تم لوگوں کو گیٹ سے چکر کاٹ کے بھی نہیں جانا پڑے گا۔لیزا اور آیان روتی شکلوں سے کبھی خود کو تو کبھی احد صاحب کو دیکھتے۔چلو بچو میرا تو ہو گیا اب میں چلتا ہوں پر لگتا ہے تم دونوں کا اب ناشتہ کرنے کا دل نہیں ہے۔ٹائم سے شام کو پڑھنے چلے جانا ورنہ تم دونوں کو تمھاری مما کی جوتیوں سے میں بھی نہیں بچا سکوں گا۔لیزا اور آیان نے اٹک اٹک کر ایک ساتھ کہا جی ڈیڈ۔

www.novelsclubb.com

«««««««•••••••»»»»»»»

حدید حال کمرے میں داخل ہوا تو وہاں پر بیٹھے سب لڑکے کھڑے ہو گئے۔جی تو آپ سب کو پتہ ہے نہ کہ آپ لوگوں کو کیوں بلایا گیا ہے۔جی سر۔آپ لوگ میری سیکرٹ ٹیم ہیں۔آپ لوگوں کا کام یہ ہے کہ آپ ہر ادارے کی رپورٹ مجھے لا کے دیں گے کدھر کیا ہو رہا ہے۔کہاں کام ٹھیک ہو رہا ہے کدھر دو نمبری ہو رہی ہے۔مجھے ہر ایک ادارے کی خبر چاہے پکے ثبوتوں کے ساتھ اور وہ بھی بغیر کسی کی نظر میں آئے۔مجھے اپنے ملک سے رشوت، جھوٹ، ناانصافی جیسی چیزوں کو ختم کرنا ہے اور حق اور سچ کا بول بالا کرنا ہے کیا آپ لوگ اس سب میں میری مدد کریں گے۔جی سر ہم آپ کی پوری مدد کریں گے۔اوکے اب آپ لوگ جا سکتے ہیں۔

www.novelsclubb.com

«««««««•••••••»»»»»»»

مرحا یونی میں کب سے صائم سے بات کرنے کی کوشش کر رہی تھی پر وہ اسے اگنور کئے جا رہا تھا۔ تھک ہار کر وہ ایک سائیڈ پر بیٹھ گئی اسکی آنکھوں سے آنسوں گرنے لگے۔ مرحا کو روتے دیکھ کر امثال اسکے پاس آئی اور اسے چپ کروانے لگی۔ مرحا کیا ہوا تم رو کیوں رہی ہو۔ امثال کیا تم نے کبھی کسی سے پیار کیا ہے؟ نہیں پر تم کیوں پوچھ رہی ہو۔ کرنا بھی مت کیونکہ جس سے ہم پیار کرتے ہیں اسکی بے رخی انسان کو اندر تک ہلا کے رکھ دیتی ہے۔ پر مرحا تمھیں کیا ہوا تم رو کیوں رہی ہو۔ امثال رو کہاں رہی ہوں یہ تو دل کا درد ہے جو آنسوں بن کر بہ رہا ہے۔ میں گھر جا رہی ہوں امثال مجھ سے اور کلاسز نہیں لی جائیں گی۔ پر مرحا:

امثال کی بات بیچ میں ہی رہ گئی اور مرحا اٹھ کر چلی گئی۔

www.novelsclubb.com

یہ مرحا کو کیا ہوا ہے اور یہ ایسے رو کیوں رہی تھی۔

آیان اور لیز الٹکتے منہ کے ساتھ کتابیں لیے آیان کے گھر پہنچے تو افنان سامنے کھڑی مسکرا رہی تھی۔اوہو لوٹ کے بدھو گھر کو آئے۔کل تو بڑی ہانک رہے تھے کہ میرے بھائی سے پڑھنے سے جان چھوٹی یہ وہ۔اور ایک دن بھی انکے بغیر گزار نہیں سکے۔افنان کی بچی یہ تم نے اچھا نہیں کیا تمھیں تو میں اسکا مزا اچھے سے چکھاوں گا۔ارے آیان آہستہ بریک پہ پاؤں رکھو مجھے تو تم بعد میں بھی مزا چکھا لوگے پر ابھی بھائی سے کیسے بچوگے کیونکہ تمھارے ٹیسٹ میں کتنے اچھے مارکس آئے ہیں وہ تو میں پہلے ہی انکو بتا چکی ہوں۔اور وہ بڑی بے صبری سے تمھارا انتظار کر رہے ہیں۔لیز ا اور آیان روم میں داخل ہوئے تو آیان اپنا کام کرنے میں مصروف تھا۔آ گئے تم دونوں۔جی۔

www.novelsclubb.com

چپ چاپ کتابیں نکالو اور پڑھنے بیٹھو۔آیان کو کام میں مصروف دیکھ کر دونوں نے شکر ادا کیا اور منہ بناتے ہوئے پڑھنے لگے۔

«««««««•••••••»»»»»»»

محتشم گھر آیا تو امثال حال میں بیٹھی اسکا انتظار کر رہی تھی۔ فرصت مل گئی آپ کو گھر آنے کی۔ آپ کو پتہ بھی ہے دادو کی طبعیت کتنی خراب ہے پھر بھی اپنا موبائل آف کر کے گھوم رہے ہیں۔ مشن پر گیا تھا اس لیے موبائل آف کرنا پڑا۔ میں دادو سے مل کے آتا ہوں۔ کہاں جا رہے ہیں دادو دوائیاں کھا کے سو رہی ہیں صبح ان سے مل لیجیے گا۔

آپ فریش ہو جائیں میں آپ کے لیے کھانا لگا دیتی ہوں۔

محتشم فریش ہو کے آیا تو تب تک وہ کھانا لگا چکی تھی۔ تھینک یو امثال دادو کا اتنا خیال رکھنے کے لیے۔ اپنا تھینک یو اپنے پاس رکھیں وہ میری بھی دادو ہیں۔ امثال تم سے دادو نے کوئی بات کی۔ کس بارے میں؟

www.novelsclubb.com

تمھاری شادی کے بارے میں۔

نہیں پر میری شادی کہاں سے آ گئی ابھی تو مجھے پڑھنا ہے ڈاکٹر بننا ہے۔ ہاں پر وہ آپکی شادی کی بات ضرور کر رہی تھیں کہ رہی تھیں کہ بہت جلد آپ کی شادی کرنے

والی ہیں۔اسکی معصومیت پہ محتشم نے ایک بار اسے نظر بھر کے دیکھا اور پھر مسکراتے ہوئے اپنی نظریں اس پر سے ہٹالیں۔

میں کھانا کھا کے برتن خود رکھ دونگا تم جا کے آرام کرو۔

جی ٹھیک ہے ویسے بھی مجھے بہت نیند آرہی تھی۔

«««««««««•••••••»»»»»»»»»

مرحا کب سے صائم کو کال لگا رہی تھی آج بھی وہ فون نہیں اٹھا رہا تھا۔پر آج مرحا نے بھی ٹھان لی تھی کہ جب تک وہ کال پک نہیں کرتا وہ کال کرتی رہے گی۔آخر کار نہ جانے کتنی کالز کے بعد صائم نے کال پک کر ہی لی۔اسکے کال پک کرتے ہی مرحا نے دھڑکتے دل کے ساتھ صائم کو پکارا؛

صائم ایسا کیوں کر رہے ہو۔تم جانتے ہو میں تمھارے بغیر نہیں رہ سکتی۔صائم میں تم سے بہت پیار کرتی ہوں تمھارے بغیر جینے کا تصور بھی میری جان نکالنے لگتا

ہے۔صائم پلیز کچھ تو بولو۔مرحا کا پورا دھیان فون کی دوسری جانب چلتی صائم کی سانوں کی آتی آواز کی طرف تھا۔مرحا میں کیسے یقین کرلوں کے تم جو کہ رہی ہو وہ سچ ہے۔صائم میں سچ کہ رہی ہوں اپنے پیار کو ثابت کرنے کے لیے تم جو بولوں گے میں کروں گی۔سوچ لو مرحا میں جو بولوں گا تم وہ کرو گی۔ہاں صائم تم جو بولو گے میں وہ کروں گی میں تمھیں کھونا نہیں چاہتی۔تو ٹھیک ہے مرحا میں کل شام سات بجے اپنے فارم ہاؤس پر تمھارا انتظار کروں گا تو کیا تم خود کو میرے حوالے کرسکتی ہو کیا تم میری ہو سکتی ہو؟کیا کل تمھاری سانس سانس پر صرف میرا حق ہو سکتا ہے۔اگر ہو سکتا ہے تو میں تمھارا ہوا اور اگر نہیں تو پھر کبھی مجھ سے بات مت کرنا۔تو کل میرے پاس آ کے ثابت کرو اپنا پیار اور مجھے جیت لو۔صائم کی بات سنتے ہی مرحا کے ہاتھ شل ہو گئے اسے ایسے لگا کہ جیسے وہ پتھر کی مورت بن گئی ہو۔وہ بھلے ہی ماڈرن تھی پر محبت کے معاملے میں اسکے خیال تو کچھ اور تھے اسے تو پاک محبت چاہیے تھی بغیر کسی غرض کے جو روح سے روح تک کی ہو۔پتھرائی

www.novelsclubb.com

آنکھوں سے وہ اپنے آپ کو آئینے میں دیکھنے لگی۔ کیا وہ یہ سب کر سکتی تھی۔اور اگر نہیں تو پھر کیا وہ صائم کے بغیر رہ سکتی تھی۔کافی دیر تک سوچنے کے بعد بھی اسے کسی سوال کا جواب نہ ملا تو وہ اپنی آنکھیں موند کر ادھر بیٹھ گئی۔

«««««««•••••••••»»»»»»»

رات کے اندھیرے میں یک دم سے ڈر کر فجر کی آنکھ کھلی۔

اسکے چہرے پر پسینے کی بوندیں اور ہاتھوں کی کپکپاہٹ اسکے ڈر کو واضح ظاہر کر رہی تھی۔یا میرے خدا پھر سے وہی خواب کون تھی وہ لڑکی وہ اتنا کیوں رو رہی تھی۔وہ گھنا جنگل، گہرا اندھیرا اور وہ سوکھی جھاڑیاں اس لڑکی کے گرد کیوں لپٹتی جا رہی تھیں۔کون تھی وہ اور میرے خوابوں میں کیوں آ رہی ہے۔یا اللہ وہ جو بھی ہے جس مشکل میں ہے اسکی مشکل دور فرما۔

«««««««•••••••••»»»»»»»

کبھی کمال آنکھیں کبھی جمال آنکھیں

ہیں زندگی کی کھلی کتاب آنکھیں...

کبھی سوال آنکھیں کبھی جواب آنکھیں

ہیں دل کا گہرا راز آنکھیں...

کبھی روتی آنکھیں کبھی ہنستی آنکھیں

ہیں تمھاری یاد کی گواہ آنکھیں...

کبھی خواب آنکھیں کبھی درد آنکھیں

ہیں تمھاری تڑپ میں لال آنکھیں...

www.novelsclubb.com

کبھی شوق آنکھیں کبھی شباب آنکھیں

ہیں تمھاری دید کی خیرات آنکھیں...

از: مہر النساء

صبح کی کڑکتی دھوپ کی کرنیں جب اسکے چہرے پہ پڑیں تو اسکی پلکوں نے ہلکی سے جنبشِ کی۔کالی سیاہ آنکھیں جب کھلیں تو آج انکی چمک مانند تھی۔اسکی آنکھوں کی لالی کسی انا پرست کی یاد میں بہائے آنسوں کی گواہ تھی۔درد کی شدید ٹیس اسکے سر میں اٹھی تو اسکے منہ سے بے اختیار اللہ نکلا۔درد سے پھٹتے سر کے ساتھ وہ پھر سے رونے لگی۔وقت بہت کم تھا پر وہ ابھی تک فیصلہ نہیں کر پائی تھی کہ اسے کیا کرنا ہے۔اب یہ تو آنے والا وقت ہی بتانے والا تھا کہ مرحا احد کو زندگی کون سے رنگ دیکھانے والی تھی دکھ،پچھتاوے،سیاہی یا پھر خدا کی محبت کا رنگ وہ رنگ جو سب سے پکا ہے۔جو ایک بار چڑھ جائے تو پھر اترتا نہیں پر کیا وہ رنگ اتنی آسانی سے چڑھ جاتا ہے۔شاید نہیں مرحا احد کو بھی اگر کچھ ملنا تھا تو بہت کچھ کھونا بھی تھا۔

www.novelsclubb.com

<<<<<<<<•••••••>>>>>>>>

آیان ہم صبح صبح چھت پر کر کیا رہے ہیں۔چل ناکالج کے لیے تیار بھی ہونا ہے۔یار لیز و صبر کر ابھی تجھے بھی پتہ چل جائے گا۔بلکہ میری شوفلی پھلجھڑی جو کمال کرے

گی اسے دیکھ کر تو بھی حیران ہو جائے گی۔آ گیا ہمارا شکار اب دیکھ کیا ہوتا ہے۔افنان اپنے روم سے نکل کر جیسے ہی گارڈن میں آئی اسکے پاؤں فرش پر گری ایلفی کے ساتھ چپک گئے وہ کچھ سمجھتی اس سے پہلے ہی اسکے گرد گول دائرے میں رکھی پھلجھڑی میں آگ لگی اور سارے پھٹا کے زور سے بجنے لگے ٹھاٹھاٹھا۔آ بھیا بچاؤ کسی نے ہمارے گھر میں بم ڈال دیا بچاؤ ٹھاٹھا۔جہاں ایک طرف افنان زور زور سے چلا رہی تھی وہی دوسری طرف آیان بڑے مزے سے ہنس رہا تھا۔چل لیز و آج کا کوٹا تو پورا ہوا اب ہم دونوں جلدی سے کالج نکلتے ہیں کہیں ایسا نہ ہو ہماری بینڈ بج جائے۔

بھائی مجھے بچاؤ۔افنان آرام سے کھڑی رہو میں پانی لے کے آتا ہوں۔آیان نے پائپ سے پانی ڈال کر سارے پٹاخوں کو بجھایا تو تب جا کے افنان کی جان میں جان آئی۔شکر ہے بھائی آپ آ گئے ورنہ آج تو میں نے مر ہی جانا تھا۔افنان بچے ایسے نہیں بولتے چلو اندر چلو۔بھائی یہ سب آیان اور لیز انے کیا ہو گا آپ انکی اچھے سے

www.novelsclubb.com

کلاس لگانا۔میرا بچہ فکر مت کرو ان دونوں کو تو میں سیدھا کرتا ہوں۔چلو شاباش تم اندر چلو۔

«««««««•••••••»»»»»»»

ہاں احسن کچھ انفارمیشن ملی کے نہیں اور ان لوگوں نے بتایا کیا اس ڈیل کے علاوہ بھی کوئی ڈیل ہونے والی ہے کہ نہیں۔جی سر ابھی تک تو بس اتنا پتہ چلا ہے کہ یہ لوگ اگلے مہینے ڈرگز کی بہت بڑی سپلائی کرنے والے ہیں اور سر بلیک مامبا اگلے کچھ مہینوں میں پاکستان آنے والا ہے۔اس کے علاوہ اور کچھ بھی ان لوگوں کو پتہ نہیں ہے۔ٹھیک ہے تو ان لوگوں کو ایسا انجیکشن لگادو کہ نہ تو یہ لوگ کچھ بول سکیں اور نہ ہی ہل سکیں اور پھر انکو لوگوں کو کسی سنسان جگہ پہ چھوڑ دینا بغیر کسی کی نظر میں آئے۔یس سر۔

ارے محتشم بیٹا کبھی تو اس فون کی جان چھوڑ دیا کرو باہر کام کم ہوتے ہیں کیا جو گھر میں بھی اس موہے فون میں لگے رہتے ہو۔ارے میری پیاری دادو لیں رکھ دیا کل

www.novelsclubb.com

کا پورا دن صرف آپ کا کوئی کام نہیں۔اب ٹھیک ہے۔ہاں پھر ٹھیک ہے۔دادو آپ یہ دوائیاں کھالیں پھر مجھے گھر کے لیے بھی نکلنا ہے۔ارے امثال بیٹا تم آج ہی جارہی ہو کیا۔جی دادو اصل میں پڑھنے والا بھی بہت سارا کام اکھٹا ہوا ہے اور پھر آنٹی بھی ادھر اکیلی ہیں۔چلو بیٹا جیسی تمھاری مرضی تم تھی تو میرا بھی دل لگا رہتا تھا۔ارے دادو آپ فکر مت کریں میں آپ سے ملنے بھی آتی رہوں گی نہ۔چلیں اب آپ یہ دوائیاں کھالیں۔ایک تو یہ کڑوی دوائیوں سے پتہ نہیں پیچھا کب چھوٹے گا۔جب آپ اپنا خیال رکھیں گئیں۔چلیں اب آپ آرام کریں میں چلتی ہوں۔محتشم کب سے سائیڈ پہ کھڑا ان دونوں کی گفتگو سن رہا تھا۔امثال کے آنے سے اسکے اس سونے گھر میں بھی جیسے رونق آگئی تھی۔

www.novelsclubb.com

«««««««•••••••»»»»»»»

مرحا احد صاحب کے کمرے میں آئی تو وہ کہیں جانے کی تیاری کر رہے تھے۔ڈیڈ آپ کہیں جارہے ہیں۔ہاں بیٹا میں تمھاری مما، پھپھو اور آبان کراچی جارہے

ہیں۔ تمھارے بڑے دادا جی کی طبعیت ناساز ہے تو بھائی صاحب نے بلایا ہے۔ تمھارے تایا جی تو کل ہی چلے گئے تھے۔ ہم سب ابھی نکل رہے ہیں۔ افنان ادھر تم لوگوں کے پاس رکے گی اور پلیز بیٹا لیز ااور آیان کو سنبھال لینا کہیں پھر سے کوئی شرارت نہ کریں افنان کے ساتھ۔ ان دونوں کی آج صبح کی کارستانی تو میں سن ہی چکا ہوں۔ مجھے سمجھ نہیں آتی یہ دونوں کبھی سکون سے کیوں نہیں رہ سکتے۔ چلو بیٹا ہم لوگ چلتے ہیں اپنا بھی اور بچوں کا بھی دھیان رکھنا۔ جی ڈیڈ۔ نہ جانے کتنے الفاظ تھے جو وہ کہنا چاہتی تھی پر وہ ان سے کچھ بھی کہ نہیں سکی اور بس دھندلی ہوتی آنکھوں سے انہیں دیکھتی رہی۔

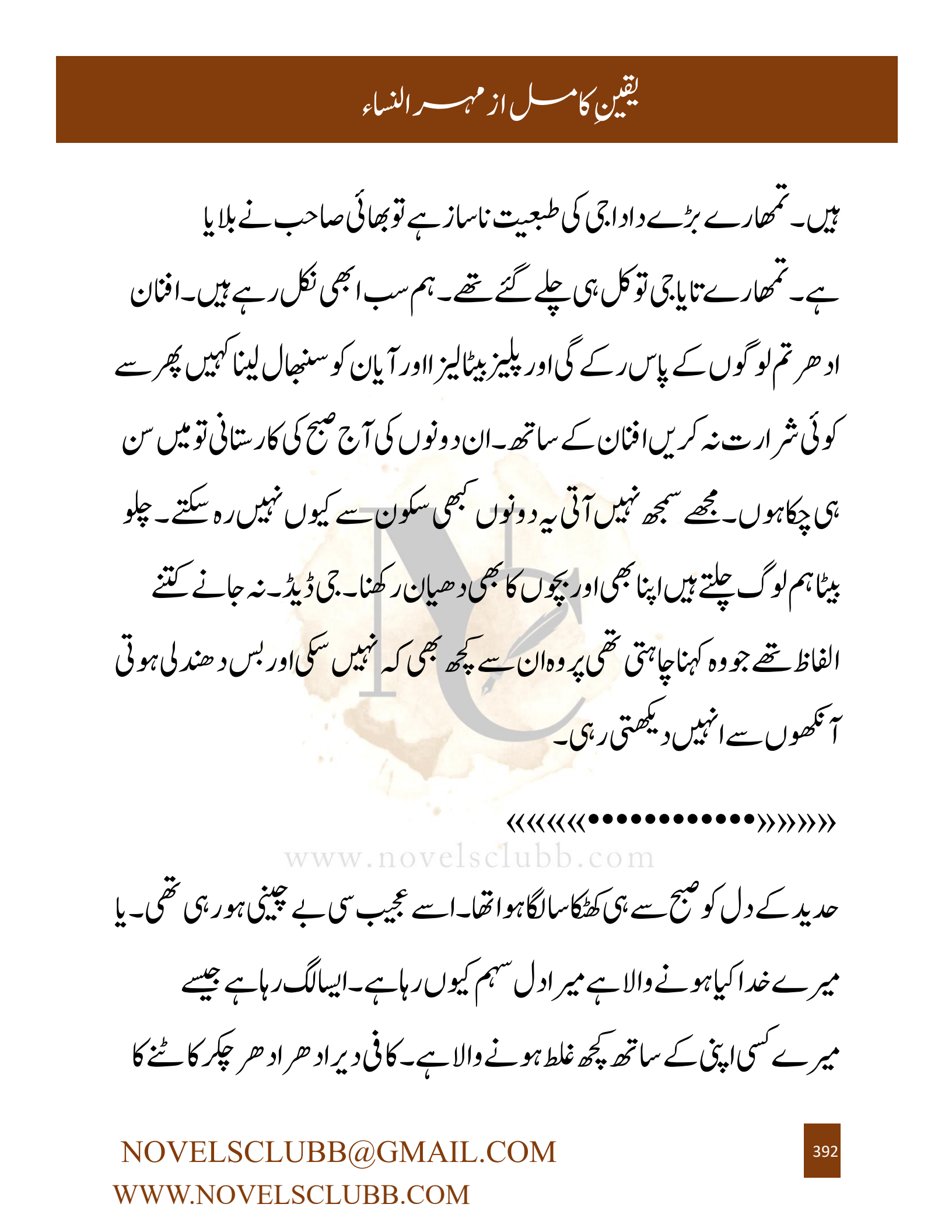

www.novelsclubb.com

حدید کے دل کو صبح سے ہی کھٹکا سا لگا ہوا تھا۔ اسے عجیب سی بے چینی ہو رہی تھی۔ یا میرے خدا کیا ہونے والا ہے میرا دل سہم کیوں رہا ہے۔ ایسا لگ رہا ہے جیسے میرے کسی اپنی کے ساتھ کچھ غلط ہونے والا ہے۔ کافی دیر ادھر ادھر چکر کاٹنے کا

بعد بھی جب اس کی حالت میں کوئی فرق نہ آیا تو اس نے لاہور کی ٹکٹ کروائی اور لاہور آنے کی تیاری کرنے لگا۔

«««««««•••••••»»»»»»»

شام کے چھ بجتے ہی مرحا کا دل زور سے دھڑکنے لگا۔ ابھی تک اس نے کوئی فیصلہ نہیں کیا تھا۔ اچانک صائم کو کھو دینے کا خیال آتے ہی اسکے قدم الماری کی طرف جانے لگے۔ سیاہ رنگ کی شارٹ شرٹ اور ٹراؤزر نکال کے وہ تیار ہونے چلی گئی۔ تیار ہو کے اسنے اپنے آپ کو آئینے میں دیکھا تو خود کو پہچان ہی نہیں سکی۔ یہ تو وہ مرحا تھی ہی نہیں جو کبھی زندہ دل اور خوددار ہوا کرتی تھی۔ یہ تو کسی خوبصورت لڑکی کا مجسمہ لگ رہا تھا۔ جس کی آنکھوں میں چمک نہیں ویرانی تھی۔ محبت میں ڈوبی ایسی لڑکی جو صحیح غلط کا فرق بھول رہی تھی۔ اس کا ضمیر اسے ملامت کر رہا تھا مگر وہ اس سے آنکھیں موڑتی جلدی سے آئینے کے سامنے سے ہٹی۔ وہ آیان اور لیزا

www.novelsclubb.com

سے ملنا نہیں چاہتی تھی اس لیے انہیں ایمرجنسی کا میسج کرتی وہ گھر سے گاڑی لے کے صائم کے بتائے ہوئے اڈریس پر روانہ ہوئی۔

صائم کے فارم ہاؤس پر پہنچ کر جب وہ اپنی گاڑی سے نکلی تو اسکی ٹانگیں کانپ رہی تھیں۔دل کہ رہا تھا کہ ادھر سے بھاگ جائے پر دماغ کہ رہا تھا کہ اگر اب چلی گئی تو صائم کو ہمیشہ کے لیے کھو دو گی۔کپکپاتی ٹانگوں سے اس نے قدم اندر بڑھائے سامنے صائم کا مسکراتا چہرہ دیکھ کر اسے تھوڑی سی ہمت ملی۔مرحا مرحا تم آگئی میں جانتا تھا تم آؤ گی میری محبت تمھارے لیے ہر چیز سے اوپر ہے۔تھینک یو مرحا تھینک یو میں بہت خوش ہوں بہت زیادہ۔آو اندر آؤ تم کچھ لو گی جوس کافی کچھ۔نہیں صائم میں ٹھیک ہوں۔صائم اب تو تمھیں میری محبت پر یقین ہو گیا نہ۔ہاں پر آدھا پورا یقین تب ہو گا جب تم پوری طرح سے میری ہو جاو گی۔صائم نے مرحا کو چہرہ اپنے دونوں ہاتھوں میں لیا اور اس پر اپنا ہاتھ پھیرنے لگا کبھی اسکی انگلیاں اسکی آنکھوں پر جاتی تو کبھی اسکے ہونٹوں پر۔تمھیں پتہ ہے مرحا تم بہت

www.novelsclubb.com

خوبصورت ہو تمھاری ان نشیلی آنکھوں میں اتنا نشہ ہے کہ جو ایک بار ان میں ڈوب جائے وہ کبھی کچھ اور دیکھ ہی نہ سکے۔ تمھاری یہ زلفیں رات کی سیاہی سے بھی زیادہ سیاہ ہیں۔ تمھارے یہ ہونٹ گلاب کی پنکھڑیوں سے بھی زیادہ خوبصورت ہیں۔ صائم کی گھومتی انگلیوں کے ساتھ مرحا کا دل بھی اوپر نیچے ہو رہا تھا۔ اسکی ہتھیلیاں پسینے بھیگ گئیں تھیں۔ اور یہ بلیک کلر جب تم پہنتی ہو تو ایسا لگتا ہے جیسے یہ رنگ بنا ہی تمھارے لیے ہے۔ صائم کچھ اور کہتا اس سے پہلے دروازہ بجا؛ کون؟

چھوٹے مالک وہ کچھ ملازموں میں جھگڑا ہو گیا بات مار کٹائی تک پہنچ گئی ہے مالک آپ ہی آ کے کچھ کریں ورنہ خدانہ خواستہ کسی کی جان نہ چلی جائے۔ اچھا ٹھیک ہے تم جاؤ میں آتا ہوں۔ مرحا تم ادھر ویٹ کرو میں ان کا جھگڑا سلجھا کے آتا ہوں۔ ہمم۔

www.novelsclubb.com

صائم کے جاتے ہی مرحا کی جان میں جان آئی۔ اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا صائم کے تعریف کرنے پر اس کا چہرہ لال ہونے کی جگہ پیلا کیوں پڑ رہا تھا۔ اسے بے چینی

کیوں ہو رہی تھی۔صائم کے فون پر آتی کالز مرحا کو ان خیالوں سے باہر لائیں۔یہ تو صائم کے فون کی رنگ ہے۔اس نے نظریں گھمائیں تو ٹیبل پر پڑا صائم کا فون بج رہا تھا۔فون کو اٹھا کے دیکھا تو اس پہ نتاشہ کی کالز تھیں۔نتاشہ صائم کو کیوں فون کر رہی ہے وہ بھی اتنی ساری کالز اٹھا کے دیکھتی ہوں کہیں کوئی ایمرجنسی نہ ہو۔مرحا نے کال پک کی ہی تھی کہ دوسری طرف سے نتاشہ نان سٹاپ بولنے لگی۔صائم یہ جو آج کل تمھارے دل میں مرحا کے لیے محبت پیدا ہونے لگی ہے نہ اسے میں جڑ سے اکھاڑ کے پھینک دوں گی۔مجھے چیٹ کرنے کے بارے میں سوچنا بھی مت پہلے تم نے مجھ سے محبت کے دعوے کیے اور اب تم مجھے اگنور کر رہے ہو۔بھولو مت مرحا سے تم صرف محبت کا ناٹک کر رہے تھے اپنی انسلٹ کا بدلہ لینے کے لیے جو اسنے تمھارے دوستوں کے سامنے تمھاری کی تھی اور میں نے تمھیں یہ سب صرف اس لیے کرنے دیا تھا۔کیونکہ مجھے مرحا کو نیچا دیکھانا تھا سب اسکی تعریف کرتے ہیں اور مجھے اسکی پرچھائی بنا دیا۔میں نے اسے ہر اس انسان سے دور

www.novelsclubb.com

کر دیا جو اسکا اپنا تھا جو اسکی بھلائی چاہتا تھا۔پہلے اسکی بیسٹ فرینڈ گڑیا سے اور پھر اس حدید سے تم بھی کسی بھول میں مت رہنا اگر مجھے دھوکہ دیا تو تمھیں بھی نہیں چھوڑوں گی۔ نتاشہ اور بھی نہ جانے کیا کیا بولے جا رہی تھی پر مرحا تو جیسے پتھر کا بت بن گئی تھی۔اسے ایسے لگ رہا تھا جیسے کسی نے اسکی روح قبض کر لی ہو۔اس نے قدم اٹھانے چاہے تو اسے محسوس ہوا کہ اسکی ٹانگیں جیسے شل ہو گئی ہیں۔بہت ہمت کر کے گرتی ہوئی وہ اپنی گاڑی تک پہنچی۔گاڑی میں بیٹھ کر اسنے گاڑی چلانی شروع کی تو اسکے ہاتھ کانپ رہے تھے۔کپکپاتے ہاتھوں اور ماؤف ہوتے دماغ کے ساتھ اسنے گاڑی چلانا شروع کی۔وہ نہیں جانتی تھی کہ وہ کہاں جا رہی ہے اسکی آنکھوں کے سامنے بچپن کے سارے پل گزرنے لگے۔اچانک اسکی گاڑی بند ہو گئی۔کافی دیر گاڑی میں بیٹھنے کے بعد وہ باہر نکلی اور پیدل چلنا شروع کر دیا۔اسکا دماغ شاید کام نہیں کر رہا تھا اسے کچھ خبر ہی نہیں تھی کہ وہ کیا کر رہی ہے۔

www.novelsclubb.com

کالی سیاہ رات میں بادلوں کی گرج چمک سے بے پرواہ سنسان سڑک پر تنہا چلتے ہوئے ہر چیز سے بے خبر وہ نا جانے کدھر کھوئی ہوئی تھی۔ بادلوں کے گرجنے کی آواز درختوں سے گرتے پتوں کی سرسراہٹ اس کے اندر کے شور سے بہت کم تھی۔اس کا دل کسی سوکھے ہوئے پتے کی طرح پھڑ پھڑا رہا تھا۔یقین ٹوٹنے کا دکھ ؛محبت میں ناکامی؛دوست کی شکل میں چھپے دشمن کا دکھ؛اپنے ضمیر کی ملامت نہ جانے کتنے ہی بوجھ ایک ساتھ اس کے کندھوں پر آ گرے تھے۔درد کی شدت سے ایسا محسوس ہو رہا تھا کہ اس کا دل پھٹ جائے گا۔وہ سوچ رہی تھی کے موت اس پر مہربان ہو جائے اور یہ اذیت اس کے اندر سے ختم ہو جائے۔اب تو موسلا دھار بارش بھی برسنا شروع ہو چکی تھی اور اس کی آنکھوں سے گرتے آنسوں کو بارش کے قطرے اپنے اندر چھپا رہے تھے اسکی آنکھوں میں سمانا دھندلا پن سامنے سے آتی گاڑی کو نہ دیکھ سکا۔گاڑی میں بیٹھے شخص نے اسے بچانے کی بہت کوشش کی پر سامنے سے آتی لڑکی کو بچا نہ سکا اور وہ لڑکی اسکی گاڑی سے ٹکرا کر

www.novelsclubb.com

نیچے جا گری۔آنکھیں بند ہونے سے پہلے اسے لگا کہ موت اس پر مہربان ہو گئی ہے۔

«««««««•••••••»»»»»»»

آیان کی آنکھ کھلتی ہے تو اسے پانی کی شدید پیاس محسوس ہوتی ہے۔کمرے میں رکھے جگ کو خالی دیکھ کر وہ کچن سے پانی لینے کے لیے اٹھتا ہے۔وہ آگے جا ہی رہا ہوتا ہے کہ اسے بالکنی میں ایک لڑکی نظر آتی کھلے بکھرے بال، سفید رنگ کا عجیب وغریب لباس پہنے، وہ کچھ آگے بڑھتا ہے تو اسے اس لڑکی کے ہاتھوں سے خون ٹپکتا ہوا نظر آتا ہے۔سنو کون ہو تم؟

آیان کے پکارتے ہی وہ بلکل بینڈ ہو جاتی ہے منہ اور ہاتھ آیان کی طرف اور ٹانگیں آگے بالکنی کی طرف کیے الٹا چلنا شروع کرتی ہے۔آنکھوں سے نکلتا خون، سفید عجیب سا چہرہ الٹی ہوتی آنکھیں آیان کو کانپنیں پر مجبور کر رہی تھیں۔کہاں تھے تم میں کب سے تمھارا انتظار کر رہی تھی۔آخر کار مجھے ہی تمھیں لینے آنا پڑا۔چلو

آو میرے ساتھ اس دنیا سے کہیں دور چلیں۔یہ کہتے ہی وہ الٹا چلتے ہوئے آیان کی طرف بڑھنا شروع ہو جاتی ہے۔کون ہو تم چڑیل چڑیل آلیز ابچاؤ مجھے۔آیان بھاگتا ہوا جا کے زور زور سے لیز ا کا دروازہ بجانے لگتا ہے۔

لیز ا دروازہ کھولو وہ چڑیل مجھے لے جائے گی۔کیا ہو گیا ہے آیان آدھی رات کو کیوں شور مچا رہے ہو۔لیز اوہ وہ ادھر بالکنی میں چڑیل ہے۔تم نے پھر سے کوئی ہارر موو ی دیکھی ہو گی اور وہی چڑیل تمھیں نظر آ رہی ہو گی۔چپ چاپ جاؤ اور جا کے سو جاؤ۔پر لیز ا!

پرور کچھ نہیں جاؤ اور سو۔

آیان واپسی روم میں آیا روم کو لاک کر کے کمبل میں چھپ کے سو گیا۔

افنان مرر کے سامنے بیٹھی آیان کی حالت کا سوچتے ہوئے ہنس رہی تھی۔اف اس میک اپ سے اس آیان بے وقوف کو پتہ ہی نہیں چلا کہ یہ میں ہوں نہ کہ کوئی چڑیل۔ویسے تو بڑی بڑی باتیں کرتا ہے پر ایک نمبر کا فٹو نکلا۔فائنلی میں نے اپنا بدلا

لے لیا۔ چل افنان اب تو مزے سے نیند کر کیونکہ تیرے دشمن تو آج رات سونے سے رہے۔

«««««««•••••••»»»»»»»

صائم واپس روم میں آیا تو مرحا وہاں نہیں تھی۔ رانی رانی

جی چھوٹے صاحب۔ یہاں پر جو لڑکی تھی وہ کہاں ہے۔ صاحب جی وہ تو چلی گئیں ہیں۔ کیا مطلب چلی گئی کدھر گئی ہے۔ آپ کے جانے کے تھوڑی دیر بعد ہی وہ اپنی گاڑی لے کے چلی گئیں تھیں۔ صائم نے غصے سے ٹیبل پہ پڑا واس زور سے نیچے پھینکا۔ مرحا تم چلی گئی مجھے چھوڑ کے چلی گئی۔ میری محبت کو ٹھکرا کے تم نے اچھا نہیں کیا۔

www.novelsclubb.com

«««««««•••••••»»»»»»»

حدید کار کے رکتے ہی جلدی سے باہر نکلا۔پر اپنی گاڑی کے سامنے گری لڑکی کو دیکھ کے اک دم سے اسکے قدم لڑکھڑائے۔مرحا مرحا آنکھیں کھولو۔اسکا دماغ ماؤف ہونے لگا تھا۔اسے سمجھ نہیں آرہا تھا مرحا اتنی سنسان جگہ پر اس حالت میں کیسے تھی۔مرحا کے بے ہوش وجود کو اپنی باہوں میں اٹھا کہ وہ گاڑی میں لایا۔مرحا کیا ہوا تمھیں پلیز آنکھیں کھولو۔دیکھو میں ہوں تمھارا حدی۔مرحا کو بیک سیٹ پہ سلا کے اسنے گاڑی کا رخ امثال کے گھر کی جانب کیا اور امثال کو میسج کیا۔

«««««««•••••••»»»»»»»

امثال بیٹھی کب سے کتابوں میں سر کھپا رہی تھی۔مگر اسکے پلے کچھ پڑ ہی نہیں رہا تھا۔اور پڑتا بھی کیسے وہ تو کب سے محتشم کی شادی کی بات کو ہی سوچے جا رہی تھی۔پر ایک بات اسکی سمجھ سے باہر تھی کہ آخر محتشم کی شادی کے بارے میں سن کر اسے برا کیوں لگ رہا تھا۔محتشم کے سامنے تو اس نے کچھ ظاہر نہیں ہونے دیا تھا۔پر اب اکیلے میں اپنے سوالوں کے جواب ڈھونڈ رہی تھی۔تو وہ بھی نہیں مل

www.novelsclubb.com

رہے تھے۔اچانک اسکے موبائل کی میسج ٹون بجی۔اسنے اوپن کیا تو حدید کا میسج تھا۔امثال میں مرحا کو تمھارے گھر لا رہا ہوں ہسپتال لے کے جا نہیں سکتا اور اسکے گھر والے آؤٹ آف سٹی ہیں اور اسکی کنڈیشن ایسی نہیں کہ اسے اپنے ساتھ کے جاؤں۔میں تمھارے گھر پہنچ کے میسج کروں گا تم باہر آ جانا۔یا اللہ یہ بھائی کیا کہ رہے ہیں اور مرحا کو کیا ہوا ہے۔بس وہ ٹھیک ہو۔

«««««««•••••••»»»»»»»

کالی سیاہ رات،کڑکتی بجلی اور موسلا دھار بارش میں وہ رش ڈراونگ کرتا ہوا امثال کے گھر پہنچا۔بیک مرر سے اسنے مرحا کو دیکھا۔پیلی زرد ہوتی رنگت،بکھرے بال،ننگے پیر،دوپٹے سے بے نیاز وہ بے ہوش تھی۔مگر اسکے چہرے کی ازیت حدید کو کچھ غلط ہونے کا اشارہ کر رہی تھی۔حدید عالم شاہ جو مرحا احد خان سے نفرت کرتا تھا۔اس وقت اسے ایسی حالت میں دیکھ کر اسکا دل خون کے آنسوں رو رہا تھا۔اگر وہ نفرت کرتا تھا تو پھر یہ درد کیسا تھا اسے تکلیف کیوں ہو رہی تھی۔یا

www.novelsclubb.com

شاید وہ نفرت نہیں تھی بس خود کو دشمن جاں سے دور رکھنے کا بہانا تھا۔حدید کی گاڑی کا ہارن سنتے ہی امثال نے گیٹ کھولا۔اپنی باہوں میں اس بے ہوش وجود کو اٹھاوہ سرخ اینٹوں والی عمارت میں داخل ہوا۔اسے عمارت میں جہاں سے مرحا احد خان کی زندگی بدلنے والی تھی۔جہاں اسکے بہت سے آنسوں بہنے تھے۔جہاں اسکے دل میں نور اترنا تھا۔امثال کے پیچے چلتے ہوئے وہ اسے کمرے میں لایا۔مرحا کو بیڈ پر سلانے کے بعد اس نے ڈاکٹر کو کال ملائی۔ہیلو ڈاکٹر نظیر میں حدید بات کر رہا ہوں میں نے آپ کو جو اڈریس سینڈ کیا ہے پلیز اس پہ جلدی سے
آجائیں۔امثال میں باہر ہوں تم مرحا کو چینج کروادو۔جی بھائی۔امثال مرحا کو چینج کروا کے باہر حدید کے پاس آئی تو تب تک ڈاکٹر آچکا تھا۔ڈاکٹر نے مرحا کو چیک کیا اور انجیکشن لگایا۔ڈاکٹر صاحب میری فرینڈ کو کیا ہوا ہے۔انکو کسی بات کا گہرا صدمہ پہنچا ہے شکر کریں کہ یہ بے ہوش ہو گئیں تھی ورنہ اگر یہ زیادہ سٹریس لیتی تو انکی دماغ کی نس بھی پھٹ سکتی تھی۔پلیز انکو ریلکس رکھیں اور کوشش کریں کہ یہ زیادہ

www.novelsclubb.com

سٹریس نہ لیں۔یہ میں نے کچھ دوائیاں لکھ دی ہیں یہ انکو دے دیجیے گا۔حدید صاحب انکا بہت زیادہ خیال رکھیے گا ابھی میں نے انکو انجیکشن دے دیا ہے صبح تک انکو ہوش آجائے گا۔جی شکریہ ڈاکٹر صاحب۔ڈاکٹر کے جانے کے بعد امثال حدید کے پاس آئی۔بھائی مرحا کے ساتھ کیا ہوا ہے اور وہ آپکو کہاں ملی۔امثال گڑیا میں کچھ نہیں جانتا میں آرہا تھا تو وہ میری گاڑی سے ٹکرا کر بے ہوش ہو گئی۔آبان سے میری صبح بات ہوئی تھی تو اسنے بتایا تھا کہ وہ اور اسکے ماموں مامی کراچی جارہے ہیں اس لیے اس کے گھر تو لے کے جا نہیں سکتا تھا تو ادھر لے آیا۔نہیں بھائی اچھا کیا کہ آپ اسے ادھر لے آئے ورنہ آبان اور لیز اپریشان ہو جاتے میں ان سے بات کر لیتی ہوں کہ مرحا ادھر ہے۔ہمم ٹھیک ہے میں چلتا ہوں پھر صبح آؤں گا۔تمھاری آنٹی نہیں ہیں کیا۔وہ بھائی اصل میں انکی طبعیت خراب تھی تو وہ سو رہی تھیں تو میں نے انہیں جگانا مناسب نہیں سمجھا۔ٹھیک ہے مرحا کا خیال رکھنا اور جیسے ہی اسے ہوش آئے مجھے بتانا۔جی بھائی۔

www.novelsclubb.com

«««««««•••••••»»»»»»»

ماضی

گڑیا میرا بچہ پلیز کچھ کھالو۔دیکھو تمھیں بہت کمزوری ہو گئی ہے۔کچھ کھاؤ گی نہیں تو ٹھیک کیسے ہو گی۔ نہیں مما مجھے کچھ نہیں کھانا میں تب تک کچھ نہیں کھاؤں گی جب تک مرحا مجھ سے بات نہیں کرے گی۔بھائی آپ اس سے بات کرو نہ جھگڑا تو بابا اور انکل کا ہوا ہے نہ تو پھر وہ مجھ سے کیوں ناراض ہے۔مجھ سے کیوں بات نہیں کر رہی ہے۔تم کھانا کھالو پھر میں تمھاری اس سے بات کرواؤں گا۔نہیں میں کچھ نہیں کھاؤں گی۔جب مرحا آئے گی میں تب کھاؤں گی۔حدید بیٹا تم مرحا سے بات کرو تم جانتے ہو نہ ڈاکٹر نے کیا کہا ہے۔

www.novelsclubb.com

اگر گڑیا کی مرحا سے بات نہ ہوئی تو وہ کچھ نہیں کھائے گی۔تم جانتے ہو گڑیا کی ضد کو ایک ہفتہ ہو گیا ہے مگر اسکا بخار نہیں اتر رہا۔مما آپ فکر مت کریں میں بات کرتا ہوں۔

نتاشہ گڑیا کتنے دنوں سے سکول نہیں آرہی۔ میم کہہ رہی تھیں وہ بیمار ہے مجھے اسکی فکر ہو رہی ہے۔ مرحا کچھ نہیں ہوا اسے تم اس سے بات نہیں کر رہی اس لیے وہ ایسے کر رہی ہے۔ تمھارے بات کرتے ہی وہ سکول بھی آجائے گی اور ٹھیک بھی ہو جائے گی۔ یہ سب صرف بہانا ہے۔

تم کسی کی باتوں میں مت آنا۔ تمھیں یاد ہے نا عالم انکل چاچو کے ساتھ کیسے جھگڑے تھے۔

انہیں گھر سے جانے کا بول دیا تھا۔ ہاں مجھے سب یاد ہے انہوں نے میرے بابا کی انسلٹ کی ہے۔ اس لیے میں بھی اب کسی سے بات نہیں کروں گی نا ہی گڑیا سے اور ناحدید سے۔ بلکل تم جانتی ہو نا مرحا تمھاری اچھی دوست صرف میں ہی ہوں۔ جسے تمھاری فکر ہے۔ ہاں نتاشہ اس لیے تو تم میری بیسٹ فرینڈ ہو۔

www.novelsclubb.com

رات کا تیسرا پہرہ ہر طرف گھنا اندھیرا۔اس اندھیرے میں سردی کی ٹھٹھرتی رات میں جہاں لوگ پر سکون نیند سو رہے تھے۔وہی کچھ لوگ اپنے رب سے سرگوشیاں کرنے میں محو تھے۔رات کا تیسرا پہر، تہجد کا وقت جب وہ پوری دنیا کا مالک عرش پر اپنا تخت سجاتا ہے اور کہتا ہے۔"اے میرے بندے ہے کوئی مانگنے والا۔مانگو مجھ سے میں تمھیں عطا کروں گا۔"رات کا پہر جب خاموشی ہوتی ہے۔اس وقت بندے اور اسکے رب کے درمیان کوئی تیسرا نہیں ہوتا بس وہ دونوں ہوتے ہیں۔سفید دوپٹے کے ہالے میں وہ اپنے رب سے سرگوشیاں کر رہی تھیں۔پر اچانک انکے کانوں میں کسی کے رونے کی آواز آنے لگتی ہے۔دعا مانگتے انکا دل زور سے دھڑکنے لگتا ہے۔یہ تو وہی آواز ہے جو مجھے خواب میں اسکی لڑکی کی آتی ہے۔مگر یہ مجھے اب کیوں سنائے دے رہی ہے کیا یہ حقیقت ہے۔دعا مانگ کے وہ کپکپاتے پیروں کے ساتھ کھڑی ہوتی ہیں۔نا جانے یہ آوازا نہیں کیوں کئی سال پرانی یادوں کی طرف لے جا رہی تھی۔انہیں انکا ماضی یاد دلانے لگی

www.novelsclubb.com

تھی۔ہمت کرتی وہ اس آواز کی طرف اپنے قدم بڑھانے لگیں۔امثال کے کمرے کے سامنے انکے قدم رک گئے۔کیا یہ امثال کی آواز ہے۔نہیں اللہ پاک وہ بہت معصوم ہے یہ امثال نہ ہو بس میرا وہم ہو۔اپنی پوری ہمت مجتمع کر کے فجر نے دروازہ کھولا۔سفید لباس میں ملبوس کالے سیاہ بکھرے بالوں والی لڑکی اپنے گھٹنوں میں سر دیئے روئے جا رہی تھی۔اسکے رونے میں اتنی شدت تھی کے اگر کوئی عام انسان سن لیتا تو اسکے درد کی شدت محسوس کر کے اس کا دل پھٹ جاتا۔فجر کے اپنے پیر کانپنے لگے تھے اسے لگا جیسے ماضی ایک بار پھر سے اسکے سامنے آ کھڑا ہو۔روتے ہوئے ہچکولے کھاتے اس وجود کو دیکھ کے نا جانے کیوں فجر کی آنکھوں سے آنسوں بہنے لگے۔انہوں نے اس لڑکی کے کندھے پر ہاتھ رکھا تو اسنے اپنا سر اوپر کیا۔لال سرخ آنکھیں، آنسوں سے تر چہرہ کپکپاتے ہونٹ انہیں ایسا لگا جیسے وہ مرحا نہیں فجر تھی۔ہاں فجر آج سے پندرہ سال پہلے وہ بھی تو ایسے ہی رو رہی تھیں۔یقین تو اسکا بھی ٹوٹا تھا اپنا آپ تو اسنے بھی کھویا تھا روح پر زخم تو انکے بھی

www.novelsclubb.com

لگے تھے۔انہوں نے ہاتھ بڑھایااور مرحا کو گلے لگالیا۔انہیں لگا کے جیسے انہوں نے پندرہ سال پہلے والی فجر کو گلے لگایااپنوں کے دھوکے سے ٹوٹ کر بکھری تھی۔مرحا کے کپکپاتے وجود کو پوری طرح اپنے اندر سمیٹ کر اسے پر سکون کرنا چاہتی تھیں۔انکے گلے سے لگی مرحا اچانک انہیں دھکا دے کر ان سے دور ہوئی۔مت چھوئیں مجھے دور رہیں مجھ سے۔میرا وجود ناپاک ہے اس نے اسے میلا کر دیا ہے۔میلا کر دیا اس شخص نے مجھے جسے میں نے بے پناہ چاہا۔مجھے میری محبت نے توڑ دیا۔نفرت ہو رہی ہے مجھے ان آنکھوں سے ان بالوں سے ان ہونٹوں سے جن پر اسکا لمس ہے۔مجھے خود سے گھن آرہی ہے۔میرا وجود ناپاک ہو گیا ہے۔پلیز میرے پاس مت آئیں۔مرحا بیٹا تمھارا وجود ناپاک نہیں پاک ہے۔نہیں مجھے جھوٹے دلاسے مت دیں۔یہ میری سانسیں کیوں نہیں رک رہیں میرا دل رک کیوں نہیں جاتا۔میری عزت میرا غرور تھی میں نے کبھی کسی کو خود کو چھونے نہیں دیا۔پر اب!

www.novelsclubb.com

اب کچھ نہیں ہے میرے پاس میں نے اپنے غرور کو چکنا چور کر دیا اپنی عزت نفس کو خود اپنے پیروں تلے روند ڈالا۔ میں بہت بری ہوں۔ بہت بری ہوں۔

مرحا کی باتیں سن کے جہاں دروازے میں کھڑی امثال کے آنسوں بہہ رہے تھے۔ وہی دوسری طرف امثال کے ساتھ فون کال پر بات کرتے ہوئے حدید عالم کے پیروں سے جیسے زمین کھسکی تھی۔ لھڑ کھڑاتے قدموں کے ساتھ اسنے دیوار کا سہارا لیا۔ مرحا کی باتیں سن کے اسکا دل بند ہونے لگا تھا وہ رہی تھی پر درد اسے ہو رہا تھا۔ اسکی ایک ایک بات حدید عالم کے دل کو چیر رہی تھی۔ اسے تو اسکی بچپن والی نٹ کھٹ شرارتی مرحا یاد تھی۔ یہ زار و قطار روتی ہوئی لڑکی تو کوئی اور ہی تھی۔ اسکی مرحا تو سب سے زیادہ خود سے محبت کرتی تھی تو پھر یہ خود سے نفرت کرنے والی کون ہے۔

www.novelsclubb.com

«««««««•••••••»»»»»»»

ماضی

عالم ویلا کے ہال میں بیٹھی وہ معصوم سی گڑیا اپنی آنکھوں میں بے چینی لیے دوسری طرف جاتی فون کی بیل کو سن رہی تھی۔ پلیز اللہ جی مرحا فون اٹھا لے۔ اسکے منہ سے نکلتے ہی اسکی دعا سن لی گئی تھی۔

دوسری طرف سے کسی نے فون اٹھایا۔ ہیلو مرحا! مرحا نہیں میں نتاشہ ہوں۔ نتاشہ مرحا کدھر ہے پلیز میری اس سے بات کرواؤ۔ نتاشہ نے دیکھا کہ ہال میں کوئی ہے تو نہیں۔ کسی کو بھی نہ پاتے ہوئے اس نے کہا؛

گڑیا مرحا تم سے بات نہیں کرنا چاہتی۔ وہ کہہ رہی ہے کہ اسے تم سے کوئی دوستی نہیں رکھنی۔ آج کے بعد تم ادھر فون مت کرنا۔ نتاشہ نے کہتے ہی فون کھڑک سے رکھ دیا۔

www.novelsclubb.com

مگر دوسری طرف اس معصوم سی لڑکی کی بڑی بڑی آنکھوں میں آنسوں تیرنے لگے۔ وہ بھاگتی ہوئی حدید کے کمرے میں گئی اور زور زور سے رونے لگی۔

گڑیا میرا بچہ کیا ہوا ہے رو کیوں رہی ہو۔بھائی وہ مرحا کہتی ہے اسے مجھ سے دوستی نہیں رکھنی۔میں کبھی اسے فون نہ کروں۔بھائی وہ تو میری بیسٹ فرینڈ ہے۔پھر اس نے ایسا کیوں کہا؛

بھائی میں اسکے بغیر کیسے رہوں گی۔گڑیا پلیز رونا بند کرو۔دیکھو کوئی ہو یا نہ ہو مگر مما، بابا اور بھائی تو آپ کے پاس ہیں۔اور میری گڑیا تو بہت سٹرانگ ہے۔ایسے چھوٹی چھوٹی باتوں پر نہیں روتے۔بھائی یہ چھوٹی بات نہیں ہے۔پر اگر اسے مجھ سے بات نہیں کرنی تو میں بھی اس سے بات نہیں کروں گی۔اوکے مت کرنا بات پر یہ آنسوں پونچھو۔

«««««««•••••••••»»»»»»»

www.novelsclubb.com

حال...

اپنے کمرے میں بیٹھا وہ ایک کے بعد شراب کا دوسرا گلاس پیے ہی جا رہا تھا۔ہر چیز سے بے خبر ہو کے وہ شراب جیسی ناپاک چیز کو اپنے اندر انڈیلتا ہی جا رہا تھا۔مرحا

تم ایسا کیسے کر سکتی ہو۔ تم نے مجھے چھوڑ دیا۔ مجھے صائم آفندی کو جس کے پیچھے لڑکیاں مرتی۔ میری قربت کے لیے وہ آہئیں بھرتی ہیں اور تم مجھے چھوڑ کے چلی گئی۔ میری محبت کی نفی کی۔ یہ تم نے اچھا نہیں کیا مرحا احد خان۔ میں نے تم سے محبت کی اور تم نے مجھے ٹھکرایا۔ اسکی سزا تو تمھیں ملے گی ضرور ملے گی۔

«««««««•••••••••••»»»»»»»

لیزا اور افنان کالج کے لیے تیار ہو کے آئیں۔ تو آیان بڑے مزے سے بیٹھا ٹی وی دیکھ رہا تھا۔ تم نے آج کالج نہیں جانا کیا؟ نہیں افنان جلیبی نہیں جانا۔

تمھیں کیا مسلہ ہے میں جاؤں یا نہیں جاؤں۔ مجھے تو کوئی مسلہ نہیں ہے۔ ہاں اگر ماموں کو پتہ چل گیا تو تمھیں بہت مسلہ ہو گا۔ میں نہیں جا رہا میں مرحا کا انتظار کروں گا۔ بڑے تم انتظار کرنے والے مرحا آپی نہیں آئیں گی۔ وہ اپنی دوست امثال کے ساتھ ہیں اور یونی بھی انکے ساتھ چلی جائیں گئیں

۔اپنے بہانے بند کرو ورنہ مجھے ماموں کو کال کرنے میں دیر نہیں لگے گی۔بس کرو تم دونوں کہیں بھی شروع ہو جاتے ہو۔آیان جاؤ تم جلدی سے تیار ہو کے آؤ۔تب تک ہم ناشتہ کرتے ہیں۔لیز وتو میری بہن ہو کے اسکی وکالت کر رہی ہے۔ہائے اللہ مجھے یہ دن بھی دیکھنا تھا۔یہ دن دیکھنے سے پہلے میں مر کیوں نہیں گیا۔میری اپنی سگی بہن دشمنوں کے بہکاوے میں آگئی ہے۔

افنان تم چل کے ناشتہ کرو میں آتی ہوں۔اوکے جیسے تمھاری مرضی۔آیان یہ کیا نوٹنکی ہے۔ہائے ہائے لیز و میں تمھیں جوکر لگتا ہوں کیا؟جو نوٹنکی کروں گا۔آیان چپ چاپ جا کے تیار ہو۔سوچ لو اگر نہیں گئے تو کہیں وہ رات والی چڑیل پھر سے نا آجائے۔اللہ اللہ کرو رات بھی بہت مشکل سے سویا تھا۔اس لیے تو کہہ رہی ہوں جاؤ۔اچھا جاتا ہوں۔آج کل میرے ہی گھر میں میری کوئی نہیں سنتا۔چوہی جب سے آئی ہے میرا جینا حرام کیا ہوا ہے۔افنان کو نئے نام سے نوازتے وہ منہ بنا کے آخر کار تیار ہونے چل ہی پڑا۔

www.novelsclubb.com

«««««««•••••••»»»»»»»

وہ کب سے بیٹھی بس زمین کو ہی گھورے جا رہی تھی۔ مرحا پلیز کچھ کھالو۔ تمھاری طبعیت پہلے ہی ٹھیک نہیں اور خراب ہو جائے گی۔ امثال تم طبعیت کا کہتی ہو۔ میری تو زندگی ہی خراب ہو گئی ہے۔ میری تو روح تک زخمی ہو گئی ہے۔ تم کیوں میرا خیال رکھ رہی ہو۔

امثال تم مجھے چھوڑ کیوں نہیں دیتی۔ میں بہت بری ہوں۔ بہت گنہگار ہوں۔ تم اتنی اچھی ہو۔ پانچ وقت کی نمازی ہو۔ تو پھر کیوں مجھ جیسی لڑکی سے رشتہ نبھا رہی ہو؟ مرحا تمھیں پتا ہے دوستی دنیا کا واحد ایسا رشتہ ہے۔ جو ہم خود بناتے ہیں۔ جب ہم اسے جوڑتے ہیں تو دوسرے کی اچھائیوں برائیوں سمیت اسے اپناتے ہیں۔ دوستی میں ایک دوسرے کو جج نہیں کیا جاتا۔ بس ہمیشہ ایک دوسرے کا سایہ بن کر ساتھ رہا جاتا ہے۔ پھر چاہے حالات اچھے ہوں یا برے۔ ساتھ نہیں چھوڑا

www.novelsclubb.com

جاتا۔میرا بھی تم سے ایسا رشتہ ہے۔محبت کا خلوص کا روح کا تو پھر میں تمھیں کیسے چھوڑ دوں۔

ہمم تمھیں مجھ سے نفرت نہیں ہوئی۔نہیں مجھے تم سے نفرت نہیں ہے اور نا ہی کبھی ہو گی۔نفرت ہمیشہ گناہ سے ہوتی ہے اس انسان سے نہیں۔

حیرت کی بات ہے ایک تم ہو۔اور ایک وہ ہے جسے میں نے بچپن سے اپنانا نا۔ہر چیز میں اسے اول رکھا اور اسی نے ہی میری پیٹھ پر چھرا گھونپا۔مرحا میں تم سے کچھ نہیں پوچھوں گی۔جب تمھیں لگے کہ تمھیں مجھے بتانا چاہے تب بتانا۔مگر میں ہمیشہ تمھارے ساتھ ہوں۔تم ہر اس جگہ مجھے اپنے ساتھ پاؤ گی۔جہاں تمھیں میری ضرورت ہو گی۔اب ان سب چیزوں کو تھوڑی دیر بھول کر پلیز کچھ کھالو۔امثال مجھے بھوک نہیں ہے۔میرے ہاتھ سے بھی نہیں کھاؤ گی۔چلو شاباش جلدی سے منہ کھولو۔مرحانہ چاہتے ہوئے بھی کھانے لگی۔کیونکہ گڑیا بھی تو اسے ایسے ہی کھلایا کرتی تھی۔اور وہ ہمیشہ جان بوجھ کر ناراض ہوتی تھی۔تاکہ گڑیا اسے

www.novelsclubb.com

اپنے ہاتھ سے کھلائے۔شاید اسے گڑیا کی طرح پھر سے کوئی دوست ملی تھی۔جو بغیر کسی غرض کے اسکے ساتھ تھی۔امثال اب میں نے کھانا کھالیا ہے۔پلیز تم کیب بک کر دو۔مجھے گھر جانا ہے۔اچھا ٹھیک ہے میں کر دیتی ہوں۔تم فریش ہو کے کپڑے چینج کر لو۔

«««««««•••••••»»»»»»»

ماضی

مما، بابا آپ کیوں جا رہے ہیں۔میرے پیپرز ہو جائیں تو ساتھ چلیں گے۔بیٹا گڑیا کی کنڈیشن تو تمھارے سامنے ہے۔ڈاکٹر نے کہا ہے۔اسے کہیں لے جائیں۔ماحول چینج ہونے سے شاید بہتر ہو جائے۔

www.novelsclubb.com

پر بابا میں گڑیا کے اور آپ دونوں کے بغیر بیس دن کیسے رہوں گا۔حدی میرا شیر بیٹا خود کو مظبوط بنانا سیکھو کہ تم بیس دن تو کیا ساری زندگی بھی دوسروں کے بغیر رہ سکو۔بابا آپ یہ کیسی باتیں کر رہے ہیں۔بیٹا تمھیں حقیقت کا سامنا کرنا سیکھا رہا

ہوں۔حدید بیٹا ایک بات یاد رکھنا۔ تمھیں ایک بہت اچھا سیاستدان بننا ہے۔اپنے ملک اور عوام کی خدمت کرنی ہے۔جو کچھ میں نے نہیں کیا وہ سب تمھیں کرنا ہے۔

بابا آپ بیس دن کے لیے جا رہے ہیں۔ہمیشہ کے لیے تھوڑی جا رہے ہیں۔جب ٹائم آئے گا تو آپ میرے ساتھ ہی ہونگے۔آپ باپ بیٹے کی باتیں ختم ہو گئی ہوں تو چلیں۔حدید بیٹا اپنا بہت سارا خیال رکھنا ہے اور دادو کو بلکل بھی تنگ نہیں کرنا۔اوکے میری پیاری مما۔اوہو تمھارا ڈرائیور تو آج آیا ہی نہیں اب تم اکیڈمی کیسے جاؤ گے۔ تمھارا تو آج ٹیسٹ ہے۔بیگم پریشان کیوں ہوتی ہیں ہم جاتے ہوئے حدی کو بھی ڈراپ کر دیں گے۔

www.novelsclubb.com

چلو جلدی سے بیگ لے کے آؤ۔حدید آیا تو عالم صاحب اور انکی بیوی فرنٹ سیٹ پہ بیٹھے تھے اور گڑیا پچھلی سیٹ پر اداس سا چہرہ لیے بیٹھی تھی۔ارے میری گڑیا اداس کیوں بیٹھی ہے۔بھائی آپ سے اور سب سے دور جو جا رہی ہوں۔تو اس میں اداس

ہونے والی کیا بات ہے مما، بابا کو تو تم لے کے جا رہی ہو۔اداس تو مجھے ہونا چاہے اور اداس تم ہو رہی ہو۔ گڑیا نے حدید کی گود میں سر رکھا اور اپنی اداس آنکھوں کو بند کر کے سونے لگی۔ مسٹر اور مسز عالم دونوں بہن بھائیوں کے پیار کو دیکھ کر مسکرانے لگے۔ حدید آہستہ آہستہ گڑیا کے بالوں میں ہاتھ پھیر رہا تھا۔ گڑیا کے ہاتھ میں مرحا اور اسکا فیورٹ کی چین دیکھ کر اسکے لبوں کو ایک درد بھری مسکراہٹ نے چھوا۔

کہ اچانک عالم صاحب کی پریشان سی آواز حدید کے کانوں میں گونجی۔ایسا کیسے ہو سکتا ہے گاڑی کی بریکس کیسے فیل ہو گئی۔ وہ گاڑی کو سامنے سے آتی گاڑیوں سے بچانے کی پوری کوشش کر رہے تھے۔ گاڑی انکے کنٹرول سے باہر ہو چکی تھی۔ سامنے سے آتے بچوں کو بچانے کے لیے انہوں نے موڑ کاٹا اور گاڑی سیدھا درخت سے جا لگی۔ شاید گاڑی کا پیٹرول بھی لیک ہو رہا تھا۔ دیکھتے ہی دیکھتے گاڑی کے چاروں طرف آگ پھیلنے لگی۔ عالم صاحب اور مسز عالم کے سر ڈیش بورڈ سے

www.novelsclubb.com

ٹکراتے ہی خون کی دھاریں نکلنے لگی۔ گڑیا دوائیوں کے زیر اثر گہری نیند میں جا چکی تھی۔ مما، بابا! آنکھیں بند کرنے سے پہلے عالم شاہ نے حدید سے کہا؛ حدید مجھ سے وعدہ کرو تم اپنے بابا کا خواب پورا کرو گے۔ کروں گا بابا ضرور کروں گا۔ بابا آنکھیں بند نہیں کرنی میں سب کو نکال لوں گا۔ وہ پندرہ سال کا لڑکا اپنی پوری کوشش کر رہا تھا گاڑی کے دروازوں کو کھولنے کی۔ مگر شاید انھوں نے آج نہ کھولنے کی قسم کھا رکھی تھی۔

اپنی پوری قوت لگا کے وہ شیشوں کو توڑنے کی کوشش کرنے لگا۔ وہ تھک ہار کر ہمت ہارنے لگا تھا کہ کسی نے گاڑی کا دروازہ کھول کر حدید کو باہر نکالا۔ وہ ابھی حدید کو نکال کر تھوڑا سا ہی پیچھے ہوا تھا۔ کہ ایک زوردار دھماکہ ہوا اور اس نیلی آنکھوں والے شہزادے کی آنکھوں کے سامنے اسکی پوری دنیا جل کر خاک ہو گئی۔ اس جلتی ہوئی آگ کو دیکھ کر وہ نیچے گر کر بے ہوش ہو گیا۔ ریسکیو اور فائر بریگیڈ کی گاڑیاں آ تو گئی تھیں۔ مگر انہیں آنے میں بہت دیر ہو گئی تھی۔ کوئی آگ

www.novelsclubb.com

کو بجھانے لگا تو کوئی ان جلتی ہوئی لاشوں کو ایمبولینس میں ڈالنے لگا۔فاروقی صاحب اس لڑکے کو تنہا نہیں چھوڑ سکے اور اسے ہسپتال لے آئے۔ڈاکٹر ڈاکٹر پہلے اس کو دیکھیں۔دو گھنٹے کے آپریشن کے بعد ڈاکٹرز باہر آئے۔ڈاکٹر وہ لڑکا کیسا ہے۔

خطرے سے باہر ہے پر اسے کسی بات کا گہرا صدمہ پہنچا ہے۔اسکا بہت زیادہ خیال رکھیں اور کسی بھی بری خبر سے اسے دور رکھیں۔

سات دن بعد...

حدید بیٹا کچھ تو بولو اپنی دادو سے بات نہیں کرو گے کیا؟

اچھا چلو مجھ سے بات مت کرو مگر محتشم سے تو کرو گے نا۔حدی میرا بھائی پلیز کچھ تو بول دیکھ میں آگیا ہوں۔اب کہیں نہیں جاؤں گا۔حدی یہ چپی توڑ دے۔میرے پاس تیرے اور دادو کے سوا ہے ہی کیا؟ حدی ان آنسوں کو مت روک انکو بہہ جانے دے۔ورنہ یہ ساری زندگی تجھے اندر ہی اندر تکلیف دیں گے۔حدید!

یہ آواز وہ پہلی آواز تھی جس پر اسکا جسم رسپانس کر رہا تھا۔ مرحا نے نم آنکھوں اور کپکپاتی آواز سے ایک بار پھر اسے پکارا۔ حدید!

اسنے پلکیں اٹھا کے اسے دیکھا۔ یہ وہ چہرہ تھا جسے اسکی بہن دیکھنے کے لیے ترس گئی تھی۔ مگر وہ پتھر دل لڑکی اسے تڑپاتی رہی تھی۔ وہ اپنی مٹھیوں کو زور سے بند کرتا اک دم اشتیال سے اٹھا۔ کیوں آئی ہو۔ یہ دیکھنے آئی ہو کہ تمھارے بغیر ہم زندہ ہیں کے مر گئے۔ تو خوش ہو جاؤ مر گئی میری گڑیا تمھارا انتظار کرتے کرتے۔ اب کیا لینے آئی ہو۔ نہیں ہے وہ جسے تمھارا انتظار تھا۔ چلی جاؤ اور آج کے بعد ادھر قدم مت رکھنا۔

اتنا غصہ اتنی بے رخی مرحا نے تو حدید کی کبھی دیکھی ہی نہیں تھی۔ حدید ایم سوری۔ سوری سوری فار واٹ! میری بہن کو تڑپانے کے لیے۔ اسے پل پل تکلیف دینے کے لیے۔ حدید تم مجھ پر غصہ کر لو ڈانٹ لو پر میں تمھیں ایسے چھوڑ کے کہیں نہیں جاؤں گی۔ کیوں نہیں جاؤ گی۔ تم میری لگتی کیا ہو؟ جن کی وجہ سے راشتہ

www.novelsclubb.com

تھا۔جب وہی نہیں تو پھر رشتہ کیسا۔جاؤ یہاں سے اور اگلی بار ادھر قدم مت رکھنا ورنہ مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا۔حدید بیٹا۔

نہیں دادو آج آپ مجھے نہیں روکیں گئیں۔جاؤ سنا نہیں تم نے گو۔مرحا میں اور ہمت نہیں تھی ادھر رکنے کی۔وہ روتی ہوئی اس عہد کے ساتھ چلی گئی کہ اب کبھی نہیں آئے گی۔اگر اسکے آنے سے حدید کو تکلیف ہوتی ہے تو وہ نہیں آئے گی۔

«««««««••••••••••»»»»»»»

حال....

امثال کیب آگئی۔ہمم تم باہر آؤ۔

مرحا باہر آئی تو فجر ہال میں بیٹھی ہوئی تھی۔مرحا بیٹا جا رہی ہو؟جی آنٹی۔بیٹا یہ تمھارے لیے ہے۔آنٹی یہ تو!

www.novelsclubb.com

ہاں بیٹا یہ مصحف ہے۔ یہ میرا ہے جسے میں سالوں سے پڑھتی آرہی ہوں۔ مگر آج تمھیں دے رہی ہوں۔ کیونکہ تمھیں اسکی زیادہ ضرورت ہے۔ یہ وہ کتاب ہے جو تمھیں اللہ سے جوڑی گی۔ تمھارے سوالوں کے جواب دے گی۔ جب تم گرنے لگو گی تو تمھیں تھام لے گی۔ جب اللہ کی محبت تمھارے اندر پیدا ہو گئی تو سارے درد دور ہو جائیں گے۔

مرحا نے کپکپاتے ہاتھوں سے اس پاک کتاب کو چھوا۔ چھوتے ہی اسنے اس کتاب کو مظبوطی سے تھام لیا۔ جیسے کوئی بیش قیمتی چیز ہو۔ اور بے شک مصحف سے قیمتی چیز کوئی ہو ہی نہیں سکتی۔ اللہ حافظ آنٹی۔ اللہ حافظ بیٹا۔

مرحا امثال کے ساتھ گیٹ پر آئی تو حدید کو دیکھ کر اسے حیرانی ہوئی۔ فکر نہیں کرو بھائی تمھیں چھوڑ دیں گے۔ رات تمھارے جان بھی انہوں نے ہی بچائی تھی اور تمھیں ادھر بھی وہی لائے تھے۔ تمھارے طبعیت ٹھیک نہیں ہے اور میں تمھیں ایسے کیب میں نہیں بھیج سکتی تھی۔ پر امثال!

www.novelsclubb.com

پرور کچھ نہیں چلو گاڑی میں بیٹھو۔امثال نے جیپ کا دروازہ کھولا تو مرحا چپ چاپ اس میں بیٹھ گئی۔بھائی مرحا کو گھر چھوڑ کر مجھے میسج کر دیجیئے گا۔اوکے کر دوں گا۔

جیپ سٹارٹ کرنے سے پہلے اس نے مرحا کو دیکھا۔ویران آنکھیں،اداس چہرہ، گلابی کلر کا سوٹ پہنے سر پر اچھے سے دوپٹے کو پہنے مصحف کو اپنے سینے سے لگائے۔ یہ وہ چہکتی، کھلکلاتی ہوئی مرحا تو نہیں تھی۔

اسنے گہرا سانس لے کے جیپ اسٹارٹ کی اور مرحا کے گھر کی طرف ورانہ ہوا۔سارا راستہ وہ الفاظ ڈھونڈتا رہا۔مگر نہ تو اسے الفاظ ملے اور نہ ہی وہ اسے مخاطب کر سکا۔

گاڑی مرحا کے گھر کے سامنے رکی تو مرحا نے اسے مخاطب کیا۔میری جان بچانے کے لیے شکریہ۔مرحا شکریہ کہہ کر پرایا کر رہی ہو؟مسٹر حدید ہم میں اپنا پن کب تھا؟مرحا میں تمھارا حدی ہوں تمھارے لیے مسٹر حدید کب سے ہو گیا؟بہت سال پہلے۔مرحا نے گیٹ کھولا اور چلی گئی اور حدید اسے جاتے ہوئے دیکھتا ہی رہا۔

«««««««•••••••••••»»»»»»»

محتشم پولیس اسٹیشن کے ریکارڈ روم میں کب سے کوئی فائل ڈھونڈنے کی کوشش کر رہا تھا۔ لگتا ہے ادھر کچھ نہیں ملے گا۔ وہ جانے لگا تو ریک میں سے کچھ فائلز گر گئی۔ شٹ ان کو بھی ابھی گرنا تھا۔ وہ جلدی جلدی ساری فائلز اکھٹی کرنے لگا۔ کہ ایک فائل کو دیکھ کر اسکے ہاتھ رک گئے۔ عالم شاہ مڈر کیس!

یہ تو بابا کی ڈیتھ کی فائل ہے۔ مگر انکا تو ایکسیڈنٹ ہوا تھا۔ تو پھر یہ مڈر کیس کس نے فائل کیا۔ وہ ساری فائلز رکھ کے اس فائل کو پڑھنے لگا۔ اور ساری فائل کو پڑھ کے اسکے دماغ میں بہت سے سوال پیدا ہو گئے تھے۔ جن کے جواب اسکے پاس نہیں تھے۔ آخر یہ ملک شہریار کون تھا جس نے یہ کیس فائل کیا تھا۔ تو پھر وہ اب کہاں ہے۔ اسے ایسا کیوں لگا کہ یہ مڈر تھا۔ اپنے دماغ میں بہت سے سوالوں کو لے کر وہ وہاں سے گھر کے لیے نکلا۔

www.novelsclubb.com

«««««««•••••••••••»»»»»»»

مرحا نے گھر میں قدم رکھا تو افنان اور آیان کے شور کی آواز باہر تک آ رہی تھی۔افنان یہ تم نے کیا بنایا ہے؟ چائے ہے کیوں تمھیں نظر نہیں آ رہی کیا؟

اسے چائے کہتے ہیں۔یہ تو کالا پانی لگ رہا ہے۔ایسا لگ رہا ہے جیسے تم دودھ ڈالنا ہی بھول گئی ہو۔ چھی اور چینی تو لگتا ہے تین دن کی ایک ہی چائے میں ڈال دی ہے۔ پینی ہے تو پیو ورنہ خود جا کے بناؤ۔ایک تو نواب صاحب کے لیے میں نے چائے بنائی اوپر سے مجھے باتیں سنا رہے ہو۔ میڈم ایسی چائے پی کے میں نے ہسپتال نہیں پہنچنا۔ ویسے تو تم ہر وقت میری شکایتیں لگاتی رہتی ہو اور خود اس کالے پانی کو چائے کہتی ہو۔آجائیں پھپھو تو انکو کہتا ہوں کہ اپنی بیٹی کو کتابیں پڑھنے کے علاوہ بھی کچھ سیکھا دیں۔

www.novelsclubb.com

اوہیلو مسٹر آیان مجھے تو پھر بھی یہ کالا پانی بنانا آتا ہے تمھیں تو نہ یہ بنانا آتا ہے اور نہ ہی پڑھنا آتا ہے۔ تم تو ہر کام میں زیرو ہو۔

افنان جلیبی میں زیرو نہیں ہیرو ہوں ہیرو۔ یہ بات یاد رکھنا سمجھی۔ بڑے آئے تم ہیرو شکل دیکھی ہے اپنی پرانی پنجابی فلموں کے ولن لگتے ہو۔ میری تو پھر بھی ولن جیسی ہے تمھاری تو دیوار پہ لٹکی اس چھپکلی جیسی ہے۔ جس کو مار کے دو نوافل کا ثواب ملتا ہے۔

آیان کے بچے تم میرے ہاتھوں سے قتل ہو جاؤ گے۔ تم مجھے ہاتھ بھی نہیں لگا سکتی بڑی آئی مجھے قتل کرنے والی۔ بھولو مت کل رات تم میرے ہی ڈر سے پوری رات سو نہیں سکے۔ ایک نمبر کے فٹو ہو میرے زرا سے پرینک سے چڑیل چڑیل کر کے بھاگ رہے تھے۔ وہ سب تم نے کیا تھا؟

مرحا میں ان دونوں کے اور ڈرامے سننے کی ہمت نہیں تھی۔ اسلیے دونوں کو اگنور کر کے روم میں جانے لگی۔ اوئے جنگلی بلی کدھر جا رہی ہو۔ تم کدھر تھی۔ میں تمھارے لیے پریشان ہو رہا تھا اور تمھارا چہرہ ایسے پیلا کیوں ہو رہا ہے۔ طبعیت ٹھیک ہے۔

www.novelsclubb.com

آیان کچھ نہیں ہوا بس تھوڑی سی طبعیت خراب ہے ریسٹ کروں گی تو ٹھیک ہو جاؤں گی۔ کیا ہوا طبعیت کو چلو ڈاکٹر کے پاس چلیں۔ تم نے بتایا کیوں نہیں میں تمھیں لینے آ جاتا۔ دیکھو آنکھیں بھی کیسے لال ہو رہی ہیں۔ چلو ڈاکٹر کے پاس چلیں میں گاڑی نکالتا ہوں۔ تم نے کچھ کھایا کو میں پہلے کچھ کھانے کو لاتا ہوں۔ میں کیسا بھائی ہوں مجھے تمھارا خیال رکھنا چاہیے تھا۔ سوری مرحا مجھے نہیں پتہ تھا مجھے لگا تم امثال آپی کے ساتھ ٹائم گزارنا چاہتی ہو۔ میں نے لیزو سے کہا بھی تھا پر اسنے میری بات ہی نہیں مانی۔

آیان ریلکس میں ٹھیک ہوں۔ یہ دیکھو دوائی ڈاکٹر کو بھی چیک کروا دیا ہے۔ بس تھوڑا سا بخار ہے۔ پریشان نہیں ہو میں بلکل ٹھیک ہوں۔ میں روم میں جا کے آرام کرتی ہوں۔ اب تم مت لڑنا او کے۔ جی آپی آپ ریسٹ کریں اب میں اور آیان لڑائی نہیں کریں گے۔ گڈ۔ مرحا روم میں گئی تو آیان پریشان سا صوفے پر بیٹھ

www.novelsclubb.com

گیا۔اسے پریشان دیکھ کر افنان حیران تھی کہ وہ لاابالا سا لڑکا اپنی بہن کے لیے اتنا پریشان تھا۔

«««««««•••••••»»»»»»»

آبان ساحل سمندر کی ٹھنڈی ریت پر چلتا ہوا اپنے اندر کی بے چینی کو کم کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔ مس لیزا مجھے تھوڑا سا سکون تو لینے دو۔دن بدن تم تو میرے اندر تک سرایت کرتی جا رہی ہو۔اب تو ایسا لگنے لگا ہے کہ میری سانسوں کے چلنے کے لیے تم لازم ہو گئی ہو۔ تمھارے بغیر تو اب شاید یہ بھی چلنے سے انکار کر دیں۔

سمندر کی لہروں کا شور اسے اس وقت کسی انسٹرومنٹ کی آواز سے بھی زیادہ بھلا لگ رہا تھا۔ سمندر پر پڑتی چاند کی وہ چاندنی اسے دنیا کے کسی بھی نظارے سے زیادہ خوبصورت لگ رہی تھی۔اے سمندر کی لہرو سنو مجھے لیزا احد خان سے محبت ہو گئی ہے۔بے حد بے انتہا اتنی کے اب اسکے بغیر آبان حیدر کا وجود نامکمل ہے۔بس لیزا میں آ رہا ہوں۔اب یہ دوری ختم ہونے والی ہے۔بہت جلد میں تمھارے نام کے

www.novelsclubb.com

ساتھ اپنا نام جوڑنے والا ہوں۔جتنے مزے کرنے ہیں کر لو۔اب تمھارے آزادی کے دن ختم ہونے والے ہیں کیونکہ تم آبان حیدر کی محبت میں قید ہونے والی ہو۔وہ اپنے لیے خوبصورت خواب بن رہا تھا۔مگر قسمت تو کچھ اور کھیل ہی کھیلنے والی تھی۔

«««««««•••••••••••»»»»»»»

محتشم نے لائبریری کا دروازہ نوک کیا تو اندر سے حدید کی بھاری آواز آئی۔یس!

محتشم دروازہ کھول کے اندر داخل ہوا۔ارے بھائی آپ کو کب سے نوک کر کے آنے کی ضرورت پڑ گئی۔آپ جب چاہیں ایسے ہی آ سکتے ہیں۔اچھا مجھے تو لگا تھا کے اب تم بڑے آدمی بن گئے ہو تو پوچھ کے آنا چاہیے۔بھائی میں جتنا بھی بڑا آدمی بن جاؤں آپ سے ہمیشہ چھوٹا ہی رہوں گا اور آپ کے لیے آپکا حدی ہی ہوں۔

اچھا تو میرے حدی کی پولیٹکس کیسی چل رہی ہے۔ابھی تک تو اچھی چل رہی ہے آگے اللہ مالک ہے۔

حدید ایک بات پوچھوں؟ جی بھائی پوچھیں۔ مما بابا کا ایکسیڈنٹ ہی ہوا تھا نا کہیں وہ کوئی پلین مڈر تو نہیں تھا۔ پتہ نہیں بھائی!" مگر بابا نے کہا تھا کہ گاڑی کی بریکس ٹھیک تھیں تو خراب کیسی ہو گئی"۔

اب مجھے نہیں پتہ بھائی کہ وہ سب حادثہ تھا یا کوئی سوچی سمجھی سازش۔ حدید تم کسی شہریار ملک کو جانتے ہو۔ وہ بابا کے کوئی فرینڈ تھے کیا؟

انہیں میں کیسے بھول سکتا ہو۔ بہت اچھے سے جانتا ہوں۔ ہمارے گھر میں سالوں پہلے ہوئی بربادی کی وجہ وہی تو تھے۔ انکی وجہ سے آنی ہمیں چھوڑ کے چلی گئیں۔ انکی وجہ سے چاچو یہ ملک چھوڑ کے چلے گئے۔ اتنے ٹوٹے کے ہم میں سے کسی سے رابطہ ہی نہیں رکھا۔ بھائی آنی ایسی تو نہیں تھیں۔ تو کیا اس شخص کی محبت ہم سب کی محبت پر بھاری ہو گئی تھی۔ حدید کیا تم جانتے ہو وہ اب کہاں ہیں۔ نہ ہی میں جانتا ہوں اور نہ ہی جاننے کا شوق ہے۔

www.novelsclubb.com

بھائی میں چلتا ہوں۔مجھے کچھ کام ہے۔وہ وہاں سے سیدھا اپنے کمرے میں گیا۔تاکہ وہ خود کو سنبھال سکے۔ماضی کی وہ ناخوشگوار آوازیں اسکے کانوں میں سیسہ ڈالنے لگی تھیں۔"حدید چلی گئی تمھاری آنی مجھے چھوڑ کے تمھیں چھوڑ کے۔اپنے شوہر کو چھوڑ کے چلی گئی وہ اس شہریار ملک کے ساتھ۔میری محبت اسکے لیے کافی نہیں تھی"۔

"نہیں میری آنی ایسی نہیں ہیں۔وہ کہیں نہیں گئیں چاچو آپ جھوٹ بول رہے ہیں"۔

"میں جھوٹ نہیں بول رہا۔بدکردار تھی۔اسے اس شخص کے ساتھ دیکھنے کے باوجود بھی میں نے اسے کچھ نہیں کہا؛ مگر وہ پھر بھی چلی گئی۔سنا تم نے وہ بھاگ گئی ہے۔اب کبھی واپس نہیں آئے گی"۔

"نہیں میری آنی ایسی نہیں ہیں۔سب جھوٹ بول رہے ہیں"۔

www.novelsclubb.com

اسکی آنکھوں سے آنسوں بہنے لگے۔وہ اپنے کانوں پہ ہاتھ رکھے ان آوازوں کو دبانے لگا۔کسی کے سامنے نا رونے والے حدید شاہ کی آنکھوں سے آنسوں تھے کے رکنے کا نام ہی نہیں لے رہے تھے۔آنی ایسا کیوں کیا آپ نے کیوں؟آنی میرا دل نہیں مانتا اس بات کو مگر آپ کا کبھی پلٹ کر نہ آنا۔مجھے یقین کرنے پر مجبور کر دیتا ہے۔

«««««««•••••••••••»»»»»»»

لیزا بیڈ پر لیٹی سونے کی کوشش کر رہی تھی۔کہ اسکے فون کی رنگ ٹون ہوئی۔اسنے موبائل اٹھا کے دیکھا تو آبان کا میسج تھا۔یہ مسٹر سڑو مجھے اتنی رات کو میسج کیوں کر رہے ہیں۔اسنے میسج اوپن کر کے پڑھنا شروع کیا۔

www.novelsclubb.com

تمھیں اک بات کہنی ہے۔۔۔

مگر ناراض مت ہونا۔۔۔

کہ تم جو ہر گھڑی مجھکو،

اتنا یاد آتے ہو۔۔۔

ہمیں اتنا ستاتے ہو۔۔۔۔

کہ ہم تم دور ہیں دونوں۔۔۔

بہت مجبور ہیں دونوں۔۔۔

نہ اتنا یاد آؤ تم۔۔۔

نہ یوں اتنا ستاؤ تم۔۔۔

کہ اتنا یاد آ کر تم،

ہمیں پاگل بنا کر تم،

فقط اتنا بتا دو کہ،

ہماری جان لو گے تم؟

www.novelsclubb.com

مگر یہ بھی حقیقت ہے،

تمھاری یاد ہی تو ہے۔۔۔۔!

جو ہر پل ساتھ رہتی ہے۔۔۔

خوشی میں بھی، غموں میں بھی۔۔۔

اداسی کے پلوں میں بھی۔۔۔

تمھاری یاد ہی تو ہے۔۔۔۔!

جو ہر پل یہ بتاتی ہے۔۔۔

مجھے احساس دلاتی ہے۔۔۔

www.novelsclubb.com

کہ،

ہم تم بن ادھورے ہیں۔۔۔۔!

میسج کو پڑھ کے لیزا کی آنکھوں کھلی کی کھلی رہ گئی۔یہ مسٹر سڑو کو کیا ہو گیا ہے کہیں ان کا دماغ تو نہیں ہل گیا۔لگتا ہے اپنی گرل فرینڈ کو بھیج رہے ہونگے اور غلطی سے ادھر آ گیا۔میری تو لاٹری لگ گئی۔ارے مسٹر سڑو اب آپ آئیں تو سہی کیسی میں اس میسج کے ذریعے آپ کو بلیک میل کرتی ہوں۔ہماری بھا بھی آپ نے پہلے سے ہی ڈھونڈر کھی ہے۔اسلیے تو پھپھو کی پسند کی ہوئی لڑکیوں کو منع کر دیتے ہیں۔اب آیا نا اونٹ پہاڑ کے نیچے۔واہ لیزو تیرے تو مزے ہو گئے۔اب تو نیند بھی بڑے مزے کی آئی گی۔لیزا اپنی ہی خوش فہمیوں میں کھوئی سو گئی۔

<<<<<<<<<•••••••••>>>>>>>>>

رات کی گہری خاموشی میں

www.novelsclubb.com

سیاہ اور سفید ٹائلوں والے بنگلے کی اوپری منزل کے کمرے میں بیٹھی وہ سیاہ آنکھوں والی لڑکی آج آسمان پر چمکتے چاند کو بھی سوگوار کر رہی تھی۔

اسکی کھڑکی سے جھانکتا چاند اس سے بات کرنے کو بے تاب تھا۔ مگر وہ تو ہر چیز سے بے نیاز ہوئی بیٹھی تھی۔ بلکل ایسے جیسے پتھر کی کوئی مورت ہو۔ صائم آفندی کے وہ میسج جن کو پڑھ پڑھ کے وہ خوش ہوتی تھی۔ آج اسکے لبوں پہ مسکان بھی نہ لا سکے۔ وہ ان میسجز کو بار بار پڑھے جا رہی تھی۔ مگر اسے کسی چیز کا احساس نہیں ہو رہا تھا نہ خوشی کا نہ غم کا اور نہ ہی غصے کا۔ تو کیا اسکے سارے احساس مر گئے تھے؟ کیا وہ اب صرف جیتی جاگتی لاش ہی رہے گی؟

اسنے موبائل سے نظر ہٹائی تو اسکی نظر اس کتاب پر پڑی۔ وہی کتاب جو دنیا اور آخرت میں نجات کا ذریعہ ہے۔ وہی کتاب جس کے بارے میں فجر آنٹی نے کہا تھا کہ یہ تمھیں راستہ دیکھائی گی۔ تمھارے سوالوں کے جواب دے گی۔ تو کیا یہ کتاب اسکے سوالوں کے جواب دے گی؟ اسکے دل سے آواز آئی بے شک دے گی۔

www.novelsclubb.com

وہ وضو کرنے کے لیے اٹھی۔ جیسے جیسے وضو کا پانی اسکے چہرے پر گرنے لگا۔ اسے لگا جیسے اسکے چہرے سے صائم کے ہاتھوں کا لمس اُترتا جا رہا ہو۔ جیسے اس پر سے

بوجھ کم ہونے لگا ہو۔اس نے دوپٹہ لپیٹ کر اس پاک کتاب کی طرف ہاتھ بڑھایا۔اسکے ہاتھ کپکپانے لگے۔ہمت کرتے ہوئے اسنے اس مصحف کو کھولا۔قران کی روشن آیتیں چمکنے لگیں۔اس نے اپنی آنکھوں کے سامنے آنے والی پہلی آیت پڑھی۔

سورۃ طہ

اِنَّہٗ مَنۡ یَّاۡتِ رَبَّہٗ مُجۡرِمًا فَاِنَّ لَہٗ جَہَنَّمَ ؕ لَا یَمُوۡتُ فِیۡہَا وَلَا یَحۡیٰی

﴿۷۴﴾

بات یہی ہے کہ جو بھی گناہ گار بن کر اللہ تعالیٰ کے ہاں حاضر ہو گا اس کے لئے دوزخ ہے، جہاں نہ موت ہو گی اور نہ زندگی۔

www.novelsclubb.com

آیت کو پڑھتے ہی اسکے اندر اک دم سے خوف پیدا ہو گیا۔ڈر کر اس نے مصحف کو بند کر دیا۔اسکا پورا جسم کپکپانے لگا۔مرحا احد خان کی ایک ہی آیت کو پڑھ کر سانسیں رکنے لگیں تھیں۔میں گناہ گار ہوں۔میرا لیے دوزخ کا عذاب ہے۔ہاں

ہاں مجھ جیسی لڑکی کے لیے دوزخ کا عذاب ہی ہونا چاہیے۔جو نا محرم کی محبت میں اپنے اللہ کی بنائی ہوئی حدود کو بھول جاتی ہیں۔اسکی آنکھوں سے گرم سیال بہنے لگا۔اسکے پورے جسم پر کپکپاہٹ طاری ہو گئی۔بخار کی شدت سے اسکا جسم جلنے لگا۔مرحا کو ایسے لگا جیسے اسکا دل پھٹنے لگا ہو۔سب غلط ہو گیا سب ختم ہو گیا۔میں نے اپنے اللہ کو ناراض کر دیا۔ڈر اور خوف کی وجہ سے اسکا سانس رکنے لگا۔سینے پہ ہاتھ رکھے وہ دل کے درد کو دبانے کی کوشش کر رہی تھی۔مگر دل کا درد تھا کہ بڑھتا ہی جا رہا تھا اور پھر وہ دھڑام سے نیچے گری اور اسکی آنکھیں بند ہو گئی۔

سورۃ الحشر

لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰى جَبَلٍ لَّرَاَيْتَهٗ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ ؕ وَتِلْكَ الْاَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ

﴿۲۱﴾

اگر ہم اس قرآن کو کسی پہاڑ پر اتارتے تو، تو دیکھتا کہ خوف الٰہی سے وہ پست ہو کر ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتا ہم ان مثالوں کو لوگوں کے سامنے بیان کرتے ہیں تاکہ وہ غور و فکر کریں۔

جب اللہ تعالیٰ نے خود کہا کہ پہاڑ جو کہ اتنا سخت ہے وہ تک ریزہ ریزہ ہو جاتا پھر مرحا احد خان تو ایک گناہگار سی لڑکی تھی۔اسکے دل کا پھٹنا تو بنتا تھا۔آخر قرآن دلوں میں ایسے ہی تو نہیں اترا کرتا۔

«««««««•••••••••••»»»»»»»

سوتے ہوئے اچانک حدید کی آنکھ کھل گئی۔اسے حد سے زیادہ بے چینی ہونے لگی۔یہ میرے سینے میں درد کیوں ہو رہا ہے۔یہ بے چینی کیوں ہو رہی ہے۔بے اختیار اسکے دل سے نکلا۔اللہ پاک میری مرحا کو اپنے حفظ و امان میں رکھنا۔بس وہ ٹھیک ہو۔اس نے موبائل اٹھا کے مرحا کا نمبر ملایا۔بیل جا رہی تھی۔مگر وہ اٹھا

نہیں رہی تھی۔مرحا تم ٹھیک ہو نا۔پلیز کال پک کرو۔وہ مسلسل کال کرتا رہا مگر جب اس نے کال پک نہ کی تو وہ گاڑی نکال کر مرحا کے گھر کی طرف روانہ ہوا۔

«««««««••••••••••»»»»»»»

چلو شکر ہے یہ اسائیمنٹ تو کمپلیٹ ہوئی۔ورنہ وہ مس افنان پھر سے سب کے سامنے اپنے نمبر بناتی۔یہ تو ہو گئی۔ایک بار مرحا کو دیکھ لیتا ہوں۔اسکی طبعیت دن میں کچھ ٹھیک نہیں لگ رہی تھی۔

آیان نے مرحا کا دروازہ نوک کیا تو دروازہ بند تھا۔مرحا دروازہ کھولو طبعیت کیسی ہے۔یہ جواب کیوں نہیں دے رہی۔مرحا،مرحا تم ٹھیک ہو دروازہ کھولو۔

اندر سے کوئی بھی جواب نہ ملنے پر آیان جلدی سے دوسری چابیاں لے کے آیا۔ دروازہ کھولتے ہی مرحا کو فرش پر بے سدھ پڑے دیکھ کر آیان کے قدم اک دم لھڑ کھڑائے۔

مرحامر حا آنکھیں کھولو۔وہ لاابالا سا لڑکا اپنی بہن کو اس حال میں دیکھ کر اندر سے سہم گیا تھا۔مرحا پلیز آنکھیں کھولو۔آیان کی آواز سن کر لیزا اور افنان بھی روم میں آئی۔آیان کیا ہوا مرحا کو۔پتہ نہیں لیزو یہ آنکھیں نہیں کھول رہی نبض بھی بہت آہستہ چل رہی ہے۔میں ڈرائیور کو جا کے گاڑی نکالنے کا کہتی ہوں لیزا آیان تم دونوں جلدی سے آپی کو لے کے آؤ۔

«««««««•••••••••»»»»»»»

ہوا سے باتیں کرتی حدید کی گاڑی سیاہ اور سفید رنگ کے بنگلے کے سامنے رکی تو وہ جلدی سے باہر نکلا۔

مرحا کے بے ہوش وجود کو آیان کی باہوں میں دیکھ کر اسکی سانسیں رکنے لگیں۔

آیان کیا ہوا؟

حدید بھائی دیکھیں نا مرحا کو کیا ہوا ہے اسکو ہوش نہیں آرہا اور نبض بھی آہستہ چل رہی ہے۔آیان تم پیچھے بیٹھو میں گاڑی ڈرائیو کرتا ہوں۔جتنی سپیڈ سے وہ آیا تھا اتنی

ہی سپیڈ سے گاڑی چلاتا ہوا ہاسپٹل پہنچا۔ہاسپٹل کے کوری ڈور میں اپنے رتبے حیثیت کو بھلائے۔وہ ہر چیز سے بے گانا ہوا ڈاکٹرز کو آوازیں دیئے جا رہا تھا۔ڈاکٹر ڈاکٹر پلیز اسے دیکھیں۔

نرس انہیں آئی سی یو میں لے کے چلیں۔وہ مغرور شہزادہ پتھرائی آنکھوں سے سب دیکھ رہا تھا۔اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ اسکے ساتھ ایسا کیوں ہو رہا ہے۔مرحا احد خان وہ لڑکی تھی۔جس کا چہرہ بھی وہ نہیں دیکھنا چاہتا تھا۔تو پھر اسے اس حالت میں دیکھ کر اسکی جان حلق تک کیوں آئی ہوئی تھی۔کیا اسکی نفرت ختم ہو گئی تھی؟۔یا وہ نفرت کبھی تھی ہی نہیں۔شاید اسکے پاس اپنے کسی سوال کا جواب نہیں تھا۔بس اسے معلوم تھا تو صرف اتنا کے آئی سی یو کی دوسری طرف موجود لڑکی اسکی سانوں کے چلنے کی وجہ تھی۔اگر اسے کچھ ہو گیا تو حدید عالم شاہ کے دل کی دھڑکن بھی دھڑکنے سے انکار کر دے گی۔پچھلے تین گھنٹوں سے اسکی نظر آئی سی

www.novelsclubb.com

یو کے دروازے پر منجمند تھی۔وہ اپنے ارد گرد سے اس قدر بیگانہ تھا کہ اسے یہ تک خبر نہ ہوئی کہ کب مسٹر احد کی پوری فیملی وہاں آئی۔

«««««««••••••••••»»»»»»»

مسٹر اور مسز احد کو دیکھ کر لیزا اور آیان روتے ہوئے انکے گلے سے لگے۔ڈیڈ مما وہ مرحا آئی سی یو میں ہے۔کتنی دیر ہو گئی ہے یہ لوگ کچھ بتا بھی نہیں رہے۔مما اسکی نبض اور دل کی دھڑکن بہت آہستہ چل رہی تھی۔

ڈیڈ ہماری جنگلی بلی ٹھیک ہو جائے گی نہ۔لیزا، آیان بچے ادھر دیکھو میری طرف ہماری مرحا بلکل ٹھیک ہو جائے گی۔رونا بند کرو اور بہن کے لیے دعا کرو شاباش۔

یہ حدید ادھر کیا کر رہا ہے۔ڈیڈ وہ ہم لوگوں کو حدید بھائی ہی لائے تھے۔

آئی سی یو کی سرخ بتی بند ہوئی اور ڈاکٹر دروازہ کھول کر باہر آیا۔ڈاکٹر میری بیٹی کیسی ہے؟آپ کی پیشنٹ اب خطرے سے باہر ہے۔تھوڑی دیر تک ہم انہیں روم میں شفٹ کر دیں گے۔پھر آپ ان سے مل سکتے ہیں۔کوشش کریں کے انہیں کسی

بھی قسم کی ٹینشن سے دور رکھیں۔انہیں برین ہیمرج ہوا ہے اور شاید ایسا دوسری بار ہوا ہے۔اگر پھر سے ایسا کچھ ہوا تو انکی جان کو خطرہ بھی ہو سکتا ہے۔جی شکریہ ڈاکٹر ہم پورا خیال رکھیں گے۔

«««««««•••••••»»»»»»»

آبان نے حدید کے کندھے پر ہاتھ رکھا۔تو اسنے لال سرخ ہوتی آنکھوں سے آبان کی طرف دیکھا۔پریشان مت ہو اب وہ ٹھیک ہے۔ہم سب لوگ آ گئے ہیں۔اب میں چلتا ہوں۔اس سے ملو گے نہیں۔نہیں۔

خود پہ رحم کھاؤ کب تک یہ خاموشی کی دیوار بنا کے رکھو گے۔تمھارا دوست ہوں۔تم سے زیادہ تمھیں جانتا ہوں۔ہر بار بخار میں نیم بے ہوشی کی حالت میں تم صرف مرحا کا نام لیتے تھے۔میں ملنا چاہتا تھا اس لڑکی سے۔جو تم سے دور ضرور تھی مگر تمھارا دل و دماغ اسکے قبضے میں تھا۔مگر میں یہ نہیں جانتا تھا کہ وہ مرحا

میری کزن ہو گی۔آبان مجھے تمھاری اس فضول بکواس کو سننے کا کوئی شوق نہیں ہے۔میں جا رہا ہوں۔

«««««««•••••••••»»»»»»»

مسز احد کمرے میں داخل ہوئیں۔تو سامنے بیڈ پر انکی لاڈلی بے سدھ سوئی ہوئی تھی۔پیلا زرد چہرہ،آنکھوں کے گرد ہلکے،پھپھڑی زدہ ہونٹ،دو ہی دن میں انکی بیٹی کی حالت ایسی ہو جائے گی انہوں نے کبھی سوچا بھی نہیں تھا۔اگر انکو پتا ہوتا تو وہ اپنی بیٹی کو چھوڑ کر ایک منٹ کے لیے بھی کہیں نہ جاتیں۔مرحا میری گڑیا یہ کیا حالت بنالی ہے۔تم ایسی تو نہیں ہو۔تم نے تو کبھی کسی بھی بات کی ٹینشن نہیں لی۔تم تو میری بہادر بیٹی ہو۔پھر اب ایسا کیا ہو گیا جس کی تم نے اتنی ٹینشن لے لی ہے۔

www.novelsclubb.com

نیم بے ہوشی میں اسے صائم کے کہے الفاظ یاد آ رہے تھے۔

"مرحا تم بہت خوبصورت ہو۔تمھاری ان نشیلی آنکھوں میں اتنا نشہ ہے۔کہ جو ایک بار ان میں ڈوب جائے۔وہ کبھی کچھ اور دیکھ ہی نہ سکے۔تمھاری یہ زلفیں

رات کی سیاہی سے بھی زیادہ سیاہ ہیں۔ تمھارے یہ ہونٹ گلاب کی پنکھڑیوں سے بھی زیادہ خوبصورت ہیں۔"

"بات یہی ہے کہ جو بھی گناہ گار اللہ تعالیٰ کے ہاں حاضر ہو گا اس کے لیے دوزخ ہے، جہاں نہ ہوت ہو گی نہ زندگی۔"

اللہ! اللہ!

مرحامر حا کیا ہوا۔ ماما مما مجھے سانس نہیں آرہا۔ ڈاکٹر ڈاکٹر۔ پلیز دیکھیں میری بیٹی کو سانس نہیں آرہا۔

نرس آکسیجن ماسک لگائیں انہیں۔ بریتھنگ لیول چیک کرو۔

بیٹا ادھر دیکھیں میری طرف۔ جو آج ٹھیک نہیں ہے وہ کل ٹھیک ہو جائے گا۔" ہر مشکل کے ساتھ آسانی ہے۔" آج اندھیرا ہے تو کل اجالا ہو گا۔ سب کچھ بھول جاؤ اور لمبے لمبے سانس لو۔

اب ٹھیک ہو آپ؟

.Yes doctor now I am fine

گڈ اب آپ نے کسی بھی بات کی ٹینشن نہیں لینی اوکے۔بی اسٹرانگ۔

مرحا ٹھیک ہونا۔جی مما۔ مما مجھے آپ کی گود میں سر رکھ کے ویسے سونا ہے۔ جیسے آپ مجھے بچپن میں سلاتی تھیں۔میری شہزادی۔ مسز احد نے مرحا کا سر اپنی گود میں رکھا اور اسے کے بالوں میں ہاتھ پھیرنے لگیں۔اور مرحا کی آنکھیں نیند کی غنودگی سے بند ہونے لگیں۔ تھوڑی ہی دیر بعد وہ پر سکون ہو کے سو گئی۔

"یقیناً ماں کی گود وہ واحد جگہ ہے۔ جس میں سر رکھ کر انسان ہر دکھ ہر پریشانی سے آزاد ہو کر، پر سکون اور میٹھی نیند سو جاتا ہے۔"

www.novelsclubb.com

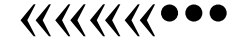

لیزا مرحا کو ہوش آگیا ہے۔وہ ٹھیک ہے۔میں تمھارے لیے کچھ کھانے کے لیے لے کے آتا ہوں۔ صبح سے بھوکی ہو۔ نہیں آبان بھائی مجھے بھوک نہیں ہے۔دیکھو لڑکی مجھے بھائی مت کہا کرو۔ بھلے تم مجھے جو وہ مسٹر سڑو کہتی ہو۔وہ کہہ لیا کرو۔

آبان کیا کہہ رہا تھا اسے کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا۔اسکا دماغ تو مرحا میں ہی الجھا ہوا تھا۔

لیزا کیا ہوا؟ کہاں کھوئی ہو؟

ہمم! آپ نے کچھ کہا:

لیزا مرحا کی وجہ سے پریشان ہو؟

مجھے سمجھ نہیں آرہا کہ آخر ایسا کیا ہوا ہے۔ جس کے وجہ سے مرحا اس حال میں ہے۔وہ چھوٹی چھوٹی باتوں سے کبھی پریشان نہیں ہوتی۔ضرور کچھ ایسا ہوا ہے جو اسکی برداشت سے باہر تھا۔ فکر نہیں کرو سب ٹھیک ہو جائے گا۔ تم اور آیان ہو نا اسکے ساتھ۔وہ بلکل پہلے کی طرح ہو جائے گی۔ چلو کنٹین سے کچھ کھا کے آتے ہیں۔ورنہ صبح تک مرحا تو ٹھیک ہو جائے گی پر تمھیں ایڈمٹ کروانا پڑ جائے گا۔یہ

آپ کو آج کل میری اتنی فکر کیوں ہونے لگی ہے؟ کیونکہ کزن ہو تم میری اس لیے۔ آپ اتنے شریف نہیں ہیں۔ مجھے تو یہ طوفان کے آنے سے پہلے والی خاموشی لگ رہی ہے۔ اب چلنا ہے کہ ادھر بیٹھ کے میرے بارے میں اندازے لگانے ہیں۔ اچھا چلیں۔

«««««««•••••••••••»»»»»»»

حساب عمر کا اتنا سا گوشوارا ہے..

تمھیں نکال کے دیکھا تو سب خسارہ ہے..

ہر اک صدا جو ہمیں بازگشت لگتی ہے..

نجانے ہم ہیں دوبارا کے یہ دوبارا ہے..

عجب اصول ہیں اس کاروباری دنیا کے..

کسی کا قرض کسی اور نے اُتارا ہے..

www.novelsclubb.com

نجانے کب تھا کہاں تھا مگر یہ لگتا ہے..

یہ وقت پہلے بھی ہم نے گزارا ہے..

یہ دو کنارے تو دریا کے ہو گئے، ہم تم..

مگر وہ کون ہے جو تیسرا کنارا ہے..

(امجد اسلام امجد)

پول کنارے بیٹھا اوپر نیلے آسمان میں چمکتے چاند کو دیکھتا۔ وہ اپنے سوالوں سے پیچھا چھڑانے کی کوشش کر رہا تھا۔ آخر وہ کیوں مرحا سے نہیں ملا؟ میں اس سے نفرت کرتا ہوں تو کیوں ملتا۔ نفرت کیا میں اس سے نفرت کرتا ہوں؟ تو پھر اس کی تکلیف سے مجھے اتنی تکلیف کیوں ہو رہی ہے؟ کیا وہ نفرت جھوٹ تھی؟ اسکی آنکھوں کی ویرانی میرا سکون کیوں چھین رہی ہے؟ اچانک اس کے دل سے آواز آئی! کیونکہ

www.novelsclubb.com

تمھیں اس سے محبت ہے۔آج سے نہیں سالوں سے ہے۔اس محبت کو چھپانے کے لیے تم نفرت کا لبادہ اوڑھے ہوئے تھے۔کیا مجھے اس سے محبت ہے؟

ہاں مرحا احد خان مجھے تم سے محبت ہے۔تمھاری آنکھوں سے نکلنے والے آنسوں میرے دل پہ گرتے ہیں۔تمھاری آنکھوں کی ویرانی میری وحشتوں میں مزید اضافہ کرتی ہے۔کاش کے ہمارے درمیان اتنے فاصلے نہ ہوتے۔تو میں اپنے ہاتھوں کی پوروں سے تمھارے سارے آنسوں چن لیتا۔

«««««««•••••••»»»»»»»

محتشم تیار ہو کے پولیس اسٹیشن کے لیے نکلنے لگا۔تو اسے امثال کی کال آئی۔ہیلو امثال کیسی ہو؟رو کیوں رہی ہو؟اچھا میں آتا ہوں۔ریلکس۔محتشم یونی کے گیٹ میں ٹھرا امثال کا انتظار کر رہا تھا۔جب اسے سامنے سے پنک اور بلیک کلر کی شلوار قمیض پہنے سامنے سے آتی امثال نظر آئی۔کیا ہوا لڑکی اتنی جلدی میں کیوں بلایا ہے۔ہسپتال چلیں۔مجھے تو تم اچھی خاصی نظر آ رہی ہو۔ہسپتال کیوں جانا ہے۔

آپ کو پولیس میں بھرتی کس نے کیا ہے؟ عقل سے تو آپ بلکل بھی پولیس والے نہیں لگتے۔ مرحا ہسپتال ہے۔ کیا ہوا مرحا کو؟ یہ تو چلیں گے تو پتہ چلے گا۔ وہ دونوں ہسپتال پہنچے تو محتشم کے موبائل پہ کال آگئی۔ امثال تم چلو میں یہ کال سن کے آتا ہوں۔ اچھا ٹھیک ہے۔ اسلام علیکم! آنٹی مرحا کیسی ہے؟ بس بچے اللہ کا شکر ہے۔ اب کچھ بہتر ہے سو رہی ہے۔ امثال بیٹا تم تو مرحا کی دوست ہو نا تمھیں پتہ ہے وہ کیوں اتنی سٹریس میں ہے۔ امثال کے لیے ان سے جھوٹ بولنا مشکل تھا مگر وہ انہیں سچ بھی نہیں بتا سکتی تھی۔ آنٹی پیپرز آنے والے ہیں ناتوان کی ٹینشن لی ہوئی تھی۔ آپ فکر نہیں کریں مرحا جاگ جائے تو اسکی اچھے سے کلاس لیتی ہوں۔ پیپرز کی ٹینشن بھی کوئی لینے کی چیز ہے کیا؟ ہاں بیٹا تم اسکے ساتھ رہو اور اسے اچھے سے سمجھاؤ۔

www.novelsclubb.com

محتشم کال سن کے آنے لگا تو نرس کی بات سن کے اسکے قدم رک گئے۔ڈاکٹر وہ روم نمبر سات میں جو پیشنٹ ہیں شہریار ملک ان کو چیک کریں ان کی طبیعت میں کچھ بہتری آئی ہے۔

شہریار ملک یہ تو وہی نام ہے جو اس فائل میں تھا۔تو کیا میرے بابا کا واقعی میں قتل ہوا تھا۔وہ اپنے دماغ میں آتے سوال کے پیش نظر اس نرس کے پیچھے گیا۔نرس اور ڈاکٹر جس کمرے میں گئے تھے۔اس کمرے کے باہر کھڑا وہ خود سے الجھتا رہا۔کیا پتا یہ وہ شہریار ملک نہ ہوں۔اسکی آنکھوں کے سامنے وہ منظر گھومنے لگا جب اسکے ماں باپ اور اسکی ننھی گڑیا کو سفید کفن میں لپیٹ کر لایا گیا تھا۔اسکا حدی نا جانے کتنے مہینے خود سے بیگانہ ہو گیا تھا۔آنسوں کو روکنے کے ضبط سے آنکھیں لال انگارہ ہو رہیں تھیں۔اسنے دھڑکتے دل کے ساتھ وہ دروازہ کھولا۔سفید بیڈ پر لیٹے وجود کے ارد گرد ڈاکٹر اور نرس تھی۔ مشین پہ چلتی گرین لائن اسکے زندہ ہونے کا ثبوت تھی۔ مگر وہ انسان تو چت لیٹا تھا جیسے اس کا سانس چل ہی نہ رہا ہو۔وہ اس شخص کو

www.novelsclubb.com

دیکھنے لگا۔وہ چہرہ بلکل اس تصویر سے ملتا تھا۔سرخ و سفید رنگت کالے بال جن میں اب ہلکی ہلکی چاندی آگئی تھی۔آنکھوں کے گرد سیاہ ہلکے۔وہ ان میں ہی کھویا ہوا تھا کہ اس کے کان میں ڈاکٹر کی آواز پڑی۔اتنے سالوں سے انکی کنڈیشن میں کوئی خاص فرق نہیں آیا۔ناجانے یہ اب بھی کومہ سے باہر آتے ہیں کے نہیں۔ نرس آپ انکا خیال رکھیں۔ڈاکٹر کی بات سن کے اسکی امید ٹوٹ گئی تھی۔وہ الٹے قدموں ہسپتال سے باہر نکل گیا۔

«««««««•••••••»»»»»»»

اپنے دوستوں کے ساتھ بیٹھا وہ کلب میں ڈرنک کر رہا تھا۔ارے واہ یار صائم تو تو چھا گیا۔اپنے انسلٹ کا کیا بدلہ لیا اس بیچاری کو ڈائرکٹ ہسپتال ہی پہنچا دیا۔پہلے وہ صرف میرا بدلہ تھی۔مگر اب وہ میری ضد ہے اسنے صائم آفندی کو نہ کی ہے اسکی سزا تو اسے ملے گی۔اسکے خوبصورت نقوش اس وقت تنے ہوئے تھے۔وہ اپنے اندر سر اٹھاتے اس احساس کو سمجھنے سے قاصر تھا اسلیے اسے ضد کا نام دے رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

کیونکہ صائم آفندی کا ماننا تھا کہ اسے کسی ایک انسان سے محبت ہو ہی نہیں سکتی۔ مگر محبت اور اسکی طاقت سے وہ انجان تھا۔

«««««««•••••••»»»»»»»

دو دن بعد!

مرحا کو ڈسچارج ہوئے دو دن ہو چکے تھے۔اب اسکی طبعیت بھی پہلے سے کچھ حد تک بہتر تھی۔آیان اور لیزا ہر وقت اسکے پاس رہتے اسے ہنسانے کی کوشش کرتے رہتے۔

اندھیری رات میں سمندر پر چلتی کشتی میں بیٹھی لڑکی اوپر نیلے آسمان پر چمکتے چاند کو دیکھ رہی تھی۔سفید لباس، کالے سیاہ لمبے بال، کالی بڑی بڑی آنکھیں، حیرت سے چاند کو تک رہی تھیں۔ایسا لگ رہا تھا جیسے ایک چاند اوپر نیلے آسمان پر تھا اور دوسرا سمندر کے نیلے پانی پر اتر آیا ہو۔چاند کی چاندنی سمندر کے پانی پر پڑ کے ارد گرد ہر چیز کو روشن کر رہی تھی۔وہ لڑکی چاند کو دیکھنے میں اتنی محو تھی۔کہ اسے اچانک سے

سمندر میں آتے طوفان کی خبر ہی نہ ہوئی۔ سارا منظر اک دم سے بدل گیا۔ وہ سمندر جو کچھ دیر پہلے پر سکون تھا اب ایسا لگتا تھا جیسے جوش میں آ گیا ہو۔ سمندر کی لہروں سے وہ کشتی ہچکولے کھانے لگی۔ اس لڑکی کو ایسا لگا جیسے وہ اس سمندر میں ڈوب جائے گی۔ وہ کالی آنکھیں جو کچھ دیر پہلے چمک رہی تھیں۔ اب ان میں خوف رقص کر رہا تھا۔ اور دیکھتے ہی دیکھتے وہ کشتی سمندر کے نیلے پانی میں ڈوبنے لگی۔ اس سے پہلے کے وہ لڑکی بھی اس میں ڈوب جاتی ایک مظبوط ہاتھ نے پکڑ کی اسے اپنی طرف کھینچا۔ اور اسکے کان میں سرگوشی کی گھبراؤ نہیں میں ہوں۔ میرے ہوتے ہوئے تمھیں کچھ نہیں ہو گا۔ اس سے پہلے کہ وہ اسکا چہرہ دیکھتی۔ اچانک اسکی آنکھ کھل گئی۔

www.novelsclubb.com

لمبے لمبے سانس لیتی کافی دیر تک وہ اپنے ارد گرد کو پہچاننے کی کوشش کرتی رہی۔ رات کے تیسرے پہر فانوس سے نکلتی سفید روشنی نے آف وائیٹ اور بلیک کمبینیشن کے کمرے کو روشن کیا ہوا تھا۔ یہ کیسا خواب تھا اور وہ کون تھا جس

نے مجھے بچایا۔ماؤف ہوتے دماغ کے ساتھ وہ اٹھی اور وضو کیا۔بے اختیار مرحا کے قدم مصحف کی طرف بڑھنے لگے۔کرسی پر بیٹھ کر کپکپاتے ہاتھوں سے اسنے میز پر پڑی کتاب کو کھولا۔

سورۃ النساء

اِنَّمَا التَّوۡبَۃُ عَلَی اللّٰہِ لِلَّذِیۡنَ یَعۡمَلُوۡنَ السُّوۡٓءَ بِجَہَالَۃٍ ثُمَّ یَتُوۡبُوۡنَ مِنۡ قَرِیۡبٍ فَاُولٰٓئِکَ یَتُوۡبُ اللّٰہُ عَلَیۡہِمۡ ؕ وَکَانَ اللّٰہُ عَلِیۡمًا حَکِیۡمًا ﴿۱۷﴾

اللہ تعالٰی صرف انہی لوگوں کی توبہ قبول فرماتا ہے جو بوجہ نادانی کوئی بُرائی کر گزریں پھر جلد اس سے باز آجائیں اور توبہ کریں تو اللہ تعالٰی بھی اس کی توبہ قبول کرتا ہے،اللہ تعالٰی بڑے علم والا حکمت والا ہے۔

آیت کو پڑھتے ہی اسکی آنکھوں سے اشک جاری ہو گئے۔نہیں یہ میری آنکھوں کا دھوکہ ہے۔ایسا کیسے ہو سکتا ہے میں تو اللہ تعالٰی کی نافرمان ہوں۔وہ اتنی آسانی سے

مجھے کیسے معاف کر سکتا ہے۔اسنے جلدی سے کتاب بند کی۔وہ اٹھ کر جانے لگی۔تو اسکے دل سے آواز آئی۔ایسا کیوں نہیں ہو سکتا۔وہ تو غفور ور حیم ہے۔وہ تو سمندر کے برابر گناہوں کو بھی معاف کر دیتا ہے۔تو پھر وہ مجھے بھلا کیسے معاف نہیں کر سکتا۔اس نے ہاتھ بڑھا کر دوبارہ سے مصحف کھولا۔

سورۃ التحریم

یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا تُوْبُوْٓا اِلَى اللّٰهِ تَوْبَةً نَّصُوْحًا ؕ عَسٰى رَبُّكُمْ اَنْ یُّكَفِّرَ عَنْكُمْ سَیِّاٰتِكُمْ وَیُدْخِلَكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۙ یَوْمَ لَا یُخْزِی اللّٰهُ النَّبِیَّ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ ۚ نُوْرُهُمْ یَسْعٰى بَیْنَ اَیْدِیْهِمْ وَبِاَیْمَانِهِمْ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اَتْمِمْ لَنَا نُوْرَنَا وَاغْفِرْ لَنَا ۚ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ﴿۸﴾

اے ایمان والو! تم اللہ کے سامنے سچی خالص توبہ کرو قریب ہے کہ تمہارا رب تمہارے گناہ دور کر دے اور تمہیں ایسی جنتوں میں داخل کرے جن کے نیچے

www.novelsclubb.com

نہریں جاری ہیں۔ جس دن اللہ تعالیٰ نبی کو اور ایمان داروں کو جو ان کے ساتھ ہیں رسوانہ کرے گا ان کا نور ان کے سامنے اور ان کے دائیں دوڑ رہا ہو گا۔ یہ دعائیں کرتے ہوں گے اے ہمارے رب ہمیں کامل نور عطا فرما اور ہمیں بخش دے یقیناً تو ہر چیز پر قادر ہے۔

آیت کو پڑھتے ہی اسکی آنکھوں سے روانی سے آنسوں بہنے لگے۔ بار بار اسکے منہ سے بس ایک ہی لفظ نکل رہا تھا۔ اللہ پاک مجھے معاف کر دیں۔ مجھے معاف کر دیں۔ جیسے جیسے اسکے آنسوں بہہ رہے تھے۔ ویسے ویسے اسکے دل سے بوجھ اترنے لگا۔ مصحف کا نور پورے کمرے میں پھیلنے لگا۔ پورا کمرا نور کی روشنی سے جگمگانے لگا۔ مرحا کو لگا جیسے یہ روشنی اسے کھینچتی ہوئی اپنی ساتھ لے جا رہی ہے۔ وہ اس روشنی کو کھونا نہیں چاہتی تھی۔

www.novelsclubb.com

کھڑکی سے جھانکتا چاند مسکرا کر اس لڑکی کو دیکھنے لگا۔ جو رات کے تیسرے پہر اپنے رب کے سر بسجود تہجد کی نماز ادا رہی تھی۔

«««««««•••••••»»»»»»»

لیزا کچن میں کب سے پراٹھے بنانے کی کوشش کر رہی تھی۔

پراٹھے تو بنے نہیں مگر وہ کچن کا پورا نقشہ ضرور بگاڑ چکی تھی۔

کہیں پر آٹا بکھرا پڑا تھا تو کہیں پر گھی گرا ہوا تھا۔ آیان کب سے باہر بیٹھا اپنی ہنسی کنٹرول کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔ کیونکہ لیزا کے ساتھ پراٹھے بنانے کی شرط اسنے ہی لگائی تھی۔ وہ اچھے سے جانتا تھا۔ اسکی سگھڑ بہن سے پراٹھے تو بننے سے رہے۔

مسز احد کچن میں آئیں تو انکا سر چکرا کے رہ گیا۔ لیزا یہ کچن کا کیا حشر کیا ہے۔ لیزا کچھ کہتی اس سے پہلے آیان کی آواز آئی مما آپ کو نہیں پتا ہمارے کچن میں لیزا نامی سونامی آئی ہے۔ جس کی وجہ سے کچن کی ہر چیز دھرم برہم ہو گئی ہے۔ اور اگر یہ سونامی کچھ دیر اور کچن میں رہی تو یقیناً آپ کا کچن تباہ و برباد ہو جائے گا۔

لیزا کی خونخوار آنکھوں کو دیکھ کر آیان کی زبان کو بریک لگی۔لیزا کو بیلن اٹھاتا دیکھ کر آیان نے دوڑ لگائی۔آیان کے بچے تم نے مجھے سونامی بولا۔بس پھر کیا تھا۔آیان آگے آگے اور لیزا بیلن لے کے اس کے پیچھے پیچھے۔اب دیکھو یہ سونامی تمھیں کیسے نگلتی ہے۔لیزا نے کھینچ کے بیلن آیان کی طرف مارا۔مگر وہ سامنے سے آتے آبان کے کندھے پر جالگا۔آہ۔یہ کس کی آنکھیں خراب ہو گئیں ہیں۔جو بیلن کو گیند سمجھ کر کھیل رہا ہے۔

ہائے اللہ یہ مسٹر سڑو کہاں سے آگئے۔اب تو پکا میری خیر نہیں۔

لیزا پیچھے کی طرف بھاگتی اس سے پہلے آیان نے اس کا بازو پکڑ لیا۔تو یہ تمھاری کارستانی تھی۔استاد جی اس میں میری کوئی غلطی نہیں ہے۔میں نے تو آیان کو مارا تھا۔مگر آپ خود ہی آ کے اس بیلن میں بج گئے۔دیکھیں وہ بیچارا بیلن آپ جیسے فولاد سے ٹکرا کر کیسے زمین بوس ہو گیا ہے۔اس بیچارے کو کتنی چوٹ لگ گئی ہے۔

www.novelsclubb.com

آبان اپنے اور لیزا کے درمیان فاصلے کو کم کرتے ہوئے اسکے قریب ہوا۔ چوٹ اسے نہیں چوٹ مجھے لگی ہے۔ پہلے میرا تو علاج کر دو۔ کہاں!

آبان نے لیزا کا ہاتھ پکڑ کے اپنے بائیں سینے پر دل کے مقام پر رکھا۔ یہاں!

مگر آپ کو تو کندھے پر لگی تھی۔

کندھے کے درد کا علاج تو میں کر لوں گا۔ تم بس میرے دل کے درد کا علاج کر دو۔

ارے اگر آپ کو دل کا درد ہے تو آپ ڈاکٹر کو چیک کروائیں نا۔

کہیں کوئی دل کی بیماری نا ہو گئی ہو۔ ہاں دل کی ہی تو بیماری ہو گئی ہے۔ مگر اسکی ڈاکٹر بیماری کو سمجھنے سے قاصر ہے۔ لیزا کچھ بولتی اس سے پہلے آبان نے اسکے ہونٹوں پر انگلی رکھوا کر چپ کروا دیا۔ محسوس کرو میری ہارٹ بیٹ کتنی تیز چل رہی ہے اور ایسا تب ہوتا ہے۔ جب میری بے وقوف حسینہ میرے سامنے ہوتی ہے۔

لیزا نے اسکی ساری بات کو چھوڑ کے بے وقوف پر غور کیا۔ کیا مطلب آپ نے مجھے بے وقوف کہا میں آپ کو بے وقوف لگتی ہوں۔

آبان تیرا کچھ نہیں ہونے والا کہاں دل لگا لیا۔ دل ول بعد میں لگائے گا پہلے میری بات کا جواب دیں۔ لیزا تمھارا میتھس کا ٹیسٹ ہے نا۔ چلو اسکی تیاری کرو۔ میں آ کے ٹیسٹ دیتا ہوں۔ لیزا سارا کچھ بھول بھال کے اندر بھاگی۔ کہیں ابھی ہی نا ٹیسٹ لینے لگ جائیں۔ اسکے اتنے جلدی بھاگنے پر آبان مسکرا پڑا۔ جھلی!

«««««««•••••••»»»»»»»

حدید اپنے سامنے رکھی ڈائری کو کب سے دیکھ رہا تھا۔ آج جب وہ آنی کے کمرے میں گیا تھا۔ تو اسے یہ ڈائری ملی۔

اس ڈائری کو دیکھتے ہوئے اسکی آنکھوں میں بچپن کی یاد گھومنے لگے۔

www.novelsclubb.com

سات سالہ حدید گارڈن میں بیٹھی لڑکی کی آنکھوں پر اپنے ننھے ننھے ہاتھ رکھتا ہے۔

حدید ہاتھ ہٹالو مجھے پتا ہے تم ہو۔آنی میں نہیں کھیلتا۔آپ کو ہمیشہ پتہ چل جاتا ہے۔

میری جان آپ کے ہاتھوں کا لمس تو آپکی آنی بے ہوشی میں بھی پہچان لے۔اب تو

پھر بھی میں ہوش میں ہوں۔آنی اس ڈائری میں کیا ہے۔آنی کی جان اس ڈائری پہ

آنی وہ باتیں لکھتی ہیں۔جو انکے دل و دماغ میں شور مچا کے رکھتی ہیں۔مجھے بھی پڑھنا

ہے۔نہیں ابھی آپ چھوٹے ہو۔جب بڑے ہو جاؤ گے پھر پڑھنا۔

حال!

حدید نے نشانی لگی ہوئی تحریر کو پڑھنا شروع کیا۔

اگر کسی لڑکی کا ماضی جانتے ہوئے تم اسے اپناؤ۔تو پھر کبھی اسے اسکے ماضی کے

تانے مت دینا۔مرہم کی تلاش میں جس نے تمھارا ہاتھ تھاما ہو۔کہیں اسے روح

کے گھاؤ مت دے دینا۔بہترین مرد تو وہ ہے۔جو اگر کسی کا ماضی جانتے ہوئے اسے

اپنائے۔تو پھر اسے عزت اور محبت دے۔اسکا سائبان بنے جو اسے دنیا کی کڑکتی

دھوپ سے بچائے۔اسکے ماضی کے زخموں کو بھرنے میں اسکی مدد کرے۔اگر ایسا کر سکو تو اسے اپنانا۔

ورنہ اگر اسکے زخموں پہ نمک ڈالو گے،اسکی بچی ہوئی عزت نفس کو روندو گے۔تو وہ ٹوٹ جائے گی۔ایسے بکھرے گی کے پھر کبھی جڑ نہیں پائے گی۔اگر ایسا کرنا ہو تو اسے تم مت ہی اپنانا۔جسے تم پورا نہ کر سکو ایسی آس مت ہی دلانا۔

یہ اس ڈائری میں لکھی آخری تحریر تھی۔آنی میرا دل نہیں مانتا کے آپ کچھ غلط کر سکتی ہیں۔تو پھر کیوں چلی گئی۔آپ ہم سب کو زریاب چاچو کو چھوڑ کر۔آپ کہاں ہیں۔کیا آپ کو آپ کے حدی کی یاد نہیں آتی۔

www.novelsclubb.com

«««««««•••••••••»»»»»»»

جیسا بولا ہے کام بلکل ویسا ہو جانا چاہیے۔کسی بھی چی میں گڑبڑ ہوئی تو تمھاری خیر نہیں۔نتاشہ فون بند کر کے صائم کی فوٹو پہ ہاتھ پھیرنے لگی۔تم میرے ہو صائم۔میں تمھیں اس مرحا کا کبھی نہیں ہونے دوں گی۔ایسا جال بچھایا ہے کہ خود تم بھی

اس سے نفرت کرنے لگو گے۔ تمھارے دل میں جو مرحا کے لیے پیار جاگنے لگا ہے۔

اسے میں جڑ سے ہی ختم کر دوں گی۔ مرحا تم ہر بار مجھ سے جیتتی آئی ہو مگر اب اور نہیں۔اب تمھارے مقدر میں صرف ہار ہو گی۔

«««««««•••••••»»»»»»»

مرحا اس وقت امثال کے گھر کے سامنے کھڑی تھی۔اس میں ہمت نہیں تھی امثال کا سامنا کرنے کی۔ وہ اللہ سے تو معافی مانگ چکی تھی۔ مگر شاید خود کو معاف نہیں کر سکی تھی۔اسکا ضمیر اب بھی اسے کچوکے لگا رہا تھا۔وہ جانتی تھی کہ وہ ایک گناہ گار لڑکی ہے۔

www.novelsclubb.com

مگر پھر بھی وہ خود کو ادھر آنے سے روک نہیں سکی۔

ایک یہی تو وہ جگہ تھی۔ جہاں اسے سکون ملتا تھا۔اس نے دروازہ کھول کے اپنا قدم اندر رکھا۔ ٹھنڈی ہوا کا جھونکا اس سے آ کے ٹکرایا تو اسکے اندر تک سکون اتر گیا۔ارد گرد لگے سفید چیری کے درخت انتہائی حسین منظر پیش کر رہے تھے۔

دھند میں لپٹے سفید پھول آنکھوں کو خیرہ کر رہے تھے۔ مرحا کو لگا جیسے اسکی ساری تھکن اترنے لگی ہو۔ سرخ اینٹوں سے بنی سڑک ہلکی ہلکی دھند چیری کے پھولوں کی خوشبو ہر چیز اسی اپنے سحر میں جکڑ رہی تھی۔

وہ ایک ساحرہ تھی جو دوسروں کو اپنے سحر میں جکڑ لیتی تھی۔ مگر ایسا پہلی بار ہوا تھا کہ وہ خود کسی چیز کے سحر میں جکڑی ہو۔ یہ وہ جگہ تھی جہاں قرآن کا نور تھا۔ایمان کی روشنی تھی۔ تو پھر کیسے نا وہ سحر زدہ ہوتی۔

www.novelsclubb.com

وہ چلتی ہوئی لکڑی کے بنے دروازے تک پہنچی تو اس کے دل کی دھڑکن تیز ہوئی۔ اس نے دھڑکتے دل کے ساتھ بیل بجائی۔ تھوڑی دیر بعد وہی پر نور چہرہ سفید چادر میں لپٹا نظر آیا۔ارے مرحا بیٹا آؤ۔ تمھاری طبعیت کیسی ہے ؟اب کچھ بہتر ہے۔ تم

اتنی صبح صبح خیر تو ہے نا بچے۔جی آنٹی سب ٹھیک ہے۔مجھے اس جگہ پر سکون ملتا ہے۔اس لئے آگئی اور مجھے آپ کو شکریہ بھی کہنا تھا۔آؤ اندر آؤ۔شکریہ کس لیے۔ شکریہ اس لیے کہ آپ نے مجھے دنیا کا سب سے قیمتی تحفہ دیا۔

مصحف جس نے مجھے راستہ دکھایا۔پھر سے جینے کی ہمت دی۔آنٹی کیا اللہ پاک مجھ سے محبت کرتے ہیں؟ کیا وہ مجھے وہی نور عطا کریں گے؟ جس کی روشنی سے میں اللہ تک پہنچ سکوں۔پر میں تو بہت گناہگار ہوں مجھے وہ نور کیسے ملے گا۔کاش کے وہ رات میری زندگی میں نہ آئی ہوتی۔کاش کے میں اس سے کبھی ملی ہی نہ ہوتی۔تو آج میرے اندر اندھیرا نہ ہوتا۔یہ وحشت نہ ہوتی۔جس سے میرا دم گھٹنے لگتا ہے۔

مرحا تم اللہ کا نور چاہتی ہو۔تو پھر اپنے اندر کے اندھیروں کو کوسنا چھوڑ دو۔نور کا مطلب ہوتا ہے روشنی جو اندھیرے کو مٹاتی ہے۔جہاں پہلے سے ہی اجالا ہو وہاں بھلا روشنی کیسے ہو سکتی ہے۔اجالا تو ادھر ہوتا ہے جہاں اندھیرا ہو۔جیسے تمھارے دل میں ہے۔اور جب تمھارا رب اسے نور سے بھرے گا تو یہ روشن ہو جائے گا۔تو

www.novelsclubb.com

پھر جو اندھیرا تمھیں رب کا نور عطا کر دے۔ وہ برا کیسے ہوا۔ ماضی پہ کھڑنا چھوڑ دو۔ اگر اس نے تم سے بہت کچھ چھینا ہے تو رب سے جڑنا بھی تو سکھایا ہے۔

مرحا بچے بہت کم لوگ ہوتے ہیں۔ جن کو براہ راست رب کی محبت مل جاتی ہے۔ مگر وہ جو ٹھوکر کھا کر رب سے جڑتے ہیں۔ انکی محبت بے مثال ہوتی ہے۔

شکریہ آنٹی! آپ ٹھیک کہہ رہی ہیں۔ اگر یہ سب کچھ نہ ہوا ہوتا۔ تو میں اب بھی پہلے کی طرح ہی زندگی گزار رہی ہوتی۔ مجھے پتہ ہی نہیں چلتا کے رب کی محبت کیسی ہوتی ہے۔ چلو اب تم امثال سے مل لو اور ناشتہ کئے بغیر مت جانا۔ جی آنٹی۔

www.novelsclubb.com

ممانی لیزا کہاں ہے۔ آبان بیٹا وہ تو چھت پر ہے۔ تمھیں پتہ تو ہے بارش کی دیوانی ہے۔ ٹھیک ہے ممانی میں چھت پہ جا رہا ہوں۔ مجھے اس سے کام ہے۔ آبان چھت

پر پہنچا تو لیزا بلیو شلوار قمیض پہنے دوپٹے سے ندارد بارش میں بھیگتی ہوئی بچوں کی طرح خوش ہو رہی تھی۔لیزا بس کر دو ٹھنڈ لگ جائے گی۔کیا استاد جی کبھی تو اچھے موڈ میں رہا کریں ہمیشہ سڑے ہوئے کریلے کی طرح منہ بنا کے گھومتے رہتے ہیں۔ آپ نے آنا ہے تو آجائیں میں نہیں آرہی۔ایک برستی بارش دوسرا اسکی جھلی کی باتیں نہ چاہتے ہوئے بھی اسکے قدم لیزا کی طرف بڑھنے لگے۔لیزا کے قریب پہنچ کر اسنے بازو سے پکڑ کر اسے اپنی طرف کھینچا۔بارش کی بوندیں دونوں کو بھگونے لگیں۔پانی کی ٹپ ٹپ گرتی بوندیں الگ ہی ساز پیدا کر رہی تھیں۔نجانے آبان کی آنکھوں میں ایسا کیا تھا جو لیزا کی پلکیں خود بخود جھک گئیں۔اور پھر آبان کی گھمبیر آواز میں شاعری کے بول سن کے اسکا دل تو جیسے پسلیاں توڑ کے باہر آنے کو تھا۔

www.novelsclubb.com

ہوش والوں کو خبر کیا بے خودی کیا چیز ہے..

عشق کیجیئے پھر سمجھیے زندگی کیا چیز ہے..

ان سے نظریں کیا ملیں روشن فضائیں ہو گئیں..

آج جانا پیار کی جادو گری کیا چیز ہے..

بکھری زلفوں نے سیکھائی موسموں کو شاعری..

جھکتی آنکھوں نے بتایا مے کشی کیا چیز ہے..

ہم لبوں سے کہہ نہ پائے حال دل کبھی..

اور وہ سمجھے نہیں یہ خاموشی کیا چیز ہے..

لیزا!

ہمم۔

مجھے نہیں پتہ کب کہاں کیسے تم میرے دل میں بس گئی۔ میں بس اتنا جانتا ہوں۔ میرے دل پہ بس صرف تمھارا قبضہ ہے۔ میرے دل پہ میرا کوئی اختیار نہیں رہا۔ میں چاہتا ہوں کہ میرا دل ہمیشہ تمھارے لیے ایسے ہی دھڑکے۔ میں تمھیں جب بھی دیکھو تو پورے حق سے دیکھوں۔ کیا تم اپنے مسٹر سڑو کے ساتھ زندگی کا سفر

www.novelsclubb.com

چلنا چاہو گی۔ تم جھلی میں کھڑوس ہماری جوڑی پرفیکٹ رہے گی۔لیزا جو شاید زندگی میں پہلی بار آبان کے سامنے شرما رہی تھی۔آبان کے منہ سے جھلی سن کے جیسے حقیقت میں آئی تھی۔آپ نے مجھے جھلی بولا۔میں آپ کو جھلی لگتی ہوں۔آپ ہیں ہی سڑو، کریلے، کھڑوس، ہٹلر۔آبان جو لیزا کے منہ سے اظہار محبت سننا چاہتا تھا اسکے منہ اسے اپنے لیے القابات سن کے حیران ہی کھڑا رہ گیا اور وہ تن فن کرتی چلی گئی۔

«««««««•••••••»»»»»»»

یار مماد یکھیں تو مجھے لگتا ہے ہماری لیزا پاگل ہو گئی۔کیا ہوا آیان کیوں شور کر رہے ہو۔شرم کرلو گھر میں تایا جی پھپھو سب آئے ہوے ہیں۔ارے جنگلی بلی تم دیکھو نہ یہ لیز وکب سے مسکرائے جا رہی ہے۔تو چلغوزے تمھیں کیا مسلہ ہے میں مسکراؤں، یا گلا پھاڑ کے ہنسوں۔لیزا کی بچی تم نے مجھے چلغوزہ بولا۔ہاں تو تم نے بھی تو مجھے پاگل بولا۔لیزا اور آیان کی باتوں کو سن کر سب ہنس پڑے۔

www.novelsclubb.com

اتنے میں نتاشہ ایک خاکی پیکٹ لے کے احد صاحب کی طرف آئی۔چاچو باہر کوریر والا آیا تھا۔یہ آپ کے لیے دے کے گیا ہے۔ارے یہ کیا ہے؟

پتہ نہیں چاچو آپ خود کھول کے دیکھ لیں۔پیکٹ کو کھول کے جو چیز احد صاحب نے دیکھی۔اس کو دیکھ کے وہ ایک دم سکتے میں آ گیے۔چاچو کیا ہوا۔نتاشہ کی آواز سن کر سب ان کی طرف متوجہ ہوئے۔احد صاحب کی رنگت لٹھے کی مانند سفید ہونے لگی۔پیکٹ ان کے ہاتھ سے نیچے جا گرا۔فرش پر بکھری تصویریں دیکھ کر باقی سب کی حالت بھی ویسی ہی تھی۔مگر ان سب میں ایک وہ تھی جسے لگا تھا کہ پورا آسمان اسکے سر پر آ گرا ہو۔اسنے آنکھیں بند کر کے پھر سے کھولی کہ شاید وہ سب ایک براخواب ہو۔مگر وہ سب تو حقیقت تھی۔ان تصویروں میں وہی تھی۔وہ تصویریں جھوٹ تھیں۔مگر یہ بات تو صرف وہ جانتی تھی۔وہاں پر موجود افراد تو نہیں۔ڈیڈ یہ سب جھوٹ ہے۔یہ میں نہیں ہوں۔مگر احد صاحب کی بے یقین نظریں دیکھ کے اسکے قدم وہی رک گئے۔احد صاحب اپنے سینے پر ہاتھ رکھ کر اسے

www.novelsclubb.com

مسلنے لگے۔ڈیڈ وہ بھاگ کر انکے پاس آئی۔ مگر انہوں نے مرحا کا ہاتھ جھٹک دیا۔ آبان بھائی ڈیڈ کو ہسپتال لے چلیں۔ جلدی کریں۔آہستہ آہستہ سب وہاں سے چلے گئے اور پیچھے وہ اکیلی رہ گئی۔اسکی سیاہ آنکھیں جیسے پتھر کی ہو گئی تھیں۔وہ ان تصویروں کو دیکھ رہی تھی۔آج وہ جھوٹی تصویریں مرحا احد خان کے سچ سے زیادہ قابلِ اعتبار نکلی تھیں۔اس کے اپنوں کی آنکھوں میں اس کے لیے بے اعتباری تھی۔اس نے جھک کر ان ساری تصویروں کو اکھٹا کیا اور اپنے کمرے میں آکر دروازہ بند کر دیا۔

‹‹‹‹‹‹‹‹••••••••••›››››››

ہسپتال کے کوریڈور میں سب پریشان تھے۔آئی سی یو کے دوسری طرف احد صاحب زندگی اور موت کی جنگ لڑ رہے تھے۔لیزا کا رو رو کے برا حال تھا اور آیان اب تک حیران تھا۔وہ اپنی بہن کو جانتا تھا۔وہ ایسا کبھی نہیں کر سکتی تھی۔آئی سی یو کی لائٹ بند ہوئی اور ڈاکٹر باہر آیا۔ان کو ہارٹ اٹیک آیا تھا اب انکی کنڈیشن سٹیبل

www.novelsclubb.com

ہے۔آپ میں سے آبان کون ہے۔پیشنٹ ان سے ملنا چاہتے ہیں۔آپ کو انکا خیال رکھنا ہو گا۔ان سے کوئی بھی ایسی بات نہ کی جائے جس سے انکو صدمہ ہو۔

آبان روم میں گیا۔تو مسٹر احد آنکھیں موندے لیٹے تھے۔ایسا لگتا تھا جیسے وہ ایک پل میں بوڑھے ہو گئے ہوں۔قدموں کی آہٹ پر انھوں نے آنکھیں کھولیں۔

آبان انکے پاس گیا تو انہوں نے اپنے ہاتھ آبان کے سامنے جوڑ دیئے۔آبان بیٹا میں تم سے پہلی بار کچھ مانگ رہا ہوں۔پلیز مجھے انکار مت کرنا۔مرحا سے نکاح کر کے اپنے ماموں پر احسان کر دو۔میرے جڑے ہوئے ہاتھوں کی لاج رکھ لو۔آبان کے کچھ کہنے سے پہلے شائستہ بیگم بولیں۔بھائی آپ جیسا کہیں گے ویسا ہو گا۔جب کہیں گے تب نکاح ہو جائے گا۔بس آپ جلدی سے ٹھیک ہو جائیں۔اب آپ فکر مت کریں مرحا میری بیٹی ہے۔آپ بس آرام کریں۔

www.novelsclubb.com

پول کے نیلے پانی میں پاؤں ڈالے دور آسمان پر وہ چاند کو تک رہا تھا۔چاند کی چاندنی بھکر کر اسکے ارد گرد ہر چیز کو روشن کر رہی تھی۔وہ دبے پاؤں چلتی اسکے پاس آکر بیٹھی کافی دیر کی خاموشی کے بعد اسنے پوچھا محبت کیا ہے؟

محبت؛محبت تو اس چاند کی چاندنی کی طرح ہے جو ہمارے ارد گرد ہر چیز کو روشن کر دیتی ہے؛ صبح کی اس پہلی کرن کی طرح ہے جو ہمیں جینے کی امنگ دیتی ہے؛دریا کے ان دو کناروں کی طرح ہے الگ ہو کے بھی جن کی منزل ایک ہی ہوتی ہے؛محبت تو آنکھوں سے شروع ہو کر روح پر ختم ہوتی ہے۔وہ دیکھ رہی تھی یہ سب بولتے اسکی نیلی آنکھوں کی چمک اور بھی بڑھ رہی تھی۔کیا اسکے ساتھ جو ہوا اسکے بعد بھی آپ اس سے محبت کرتے ہیں۔امثال

www.novelsclubb.com

محبت میں یہ نہیں دیکھا جاتا کہ کون کتنا اچھا ہے اور کون برا یہ تو جب ہو جائے تو محبوب کو اسکی اچھائیوں برائیوں سمیت اپنا لیتی ہے۔اس نے یہ سب کہ کر پول کے پاس ٹھنڈے فرش پر لیٹ کر آنکھیں بند کر لیں۔حدید بھائی مرحا سے کہہ

دیں۔اس سے پہلے کے دیر ہو جائے۔امثال گڑیا کچھ ٹائم لگے گا۔کچھ پرانی رنجشیں ہیں۔احد انکل اور میں نے کئی سالوں سے بات نہیں کی۔کچھ ٹائم لگے گا مگر میں سب ٹھیک کر لونگا۔ہمم!اللہ کرے ایسا ہی ہو۔کل سے بے خبر وہ دونوں یہ نہیں جانتے تھے۔کہ قسمت اپنی چال چل چکی ہے۔

«««««««••••••••••»»»»»»»

ہسپتال کے گراؤنڈ میں چکر کاٹتے ہوئے۔وہ کوئی پانچویں سگرٹ پی رہا تھا۔اسکے چلتے قدم اس دشمن جاں کی مترنم آواز سے رکے۔آبان پلیز آپ ڈیڈ کی بات مان لیں۔ڈیڈ کو کچھ ہو گیا تو میں جی نہیں سکوں گی۔پلیز آپ ڈیڈ کی بات مان کر مرحا سے نکاح کر لیں۔وہ سب تصویریں جھوٹ ہیں۔آپ جانتے ہیں مرحا ایسی نہیں ہے۔لیزا تم جانتی ہو میں تم سے محبت کرتا ہوں۔میں مرحا سے نکاح کیسے کر سکتا ہوں۔آبان آپ کو آپکی محبت کا واسطہ پلیز مرحا سے نکاح کر کے میرے بابا کو بچا

www.novelsclubb.com

لیں۔پلیز لیزا رومت میں تمھاری آنکھوں میں آنسوں نہیں دیکھ سکتا۔جاؤ جیسا تم چاہتی ہو ویسا ہو گا۔

«««««««•••••••»»»»»»»

اپنے سامنے پڑی تصویروں کو دیکھ کر۔صائم ہر چیز کو توڑنے لگا۔نہیں ایسا نہیں یو سکتا۔مرحا کسی اور کی نہیں ہو سکتی۔صائم مرحا ایسی ہی ہے۔میں اسکی کزن ہوں۔اسے مجھ سے بہتر کوئی نہیں جانتا۔

وہ تمھارے ساتھ گیم کھیل رہی تھی۔وہ تو ہر دو مہینے بعد کسی نئے لڑکے کے ساتھ ہوتی تھی۔دیکھو ان تصویروں کو نجانے کون ہے یہ لڑکا اور اتنی بے ہودہ تصویریں۔وہ اچھی لڑکی نہیں ہے۔تب ہی تو تمھارے کہنے پر وہ فام ہاؤس آگئی تھی۔مگر وہ فام ہاؤس سے چلی گئی تھی۔تو اس کو تھوڑی سی شرم آگئی ہو گی۔آخر تم اسکی کزن کے دیور ہو۔کل کو اسکے کرتوت سب کو پتہ چل جاتے۔اس لیے سچی ساوتری ہونے کا ناٹک کر رہی ہو گی۔ہاں نتاشہ شاید تم ٹھیک کہہ رہی ہو۔شراب

پہ شراب کا گلاس پیتے ہوئے۔صائم بس ایک ہی بات کہہ رہا تھا۔مرحا تم نے مجھے چھوڑ کے اچھا نہیں کیا۔ائی ہیٹ یو۔

«««««««•••••••»»»»»»»

تین دن بعد

اپنی سیاہ آنکھوں میں اداسی لیے وہ کھڑکی سے اوپر آسمان کو دیکھ رہی تھی۔آج آسمان پر چاند نہیں تھا۔کالے سیاہ بادل آسمان پر منڈلا رہے تھے۔بلکل اسکی قسمت کی طرح۔قدموں کی چاپ پر اس نے مڑ کر دیکھا۔مسز احد کو دیکھ کر وہ پھر سے آسمان کو دیکھنے لگی۔وہ لڑکا جو بھی تھا ان تصویروں میں یا تو اسے بلواؤ کے تم سے نکاح کر کے تمھیں لے جائے۔یا پھر کل آبان سے نکاح کر لو۔مرحا میری تربیت میں کیا کمی رہ گئی تھی۔

جو تم نے ایسا کیا؟اسنے سوچا

کمی تربیت میں نہیں اعتبار میں رہ گئی ہے۔ مگر وہ بولی تو صرف اتنا۔ میں کل آبان سے نکاح کر لوں گی۔ تمھارے اندر ندامت نام کی کوئی چیز ہے بھی کہ نہیں۔ تمھیں تھوڑی سی بھی شرمندگی نہیں ہے۔ وہ چپ چاپ آسمان کو دیکھتی رہی۔ کیونکہ اس کے جواب پر کسی کو یقین نہیں آتا۔ اور وہ بول کر اپنے لفظوں کو ضائع نہیں کرنا چاہتی تھی۔

‹‹‹‹‹‹‹‹•••••••••›››››››››

جدا ہوئے تو جدائی میں یہ کمال بھی تھا..

کہ اس سے رابطہ ٹوٹا بھی تھا بحال بھی تھا..

ہلکے گلابی کلر کا سوٹ پہنے لائٹ سے میک اپ میں اپنے سنہری بالوں کو کھلا چھوڑے۔ وہ کب سے دروازے کے سامنے کھڑی آبان سے سامنا کرنے کی ہمت پیدا کر رہی تھی۔ وہ یہی سب تو چاہتی تھی۔

تو پھر اب اسے اتنی بے چینی کیوں ہو رہی تھی۔ کیا تھا جو اس کے دل کو مسل رہا تھا۔ نہیں لیزا تم کمزور نہیں پڑ سکتی۔ یہ محبت کچھ نہیں ہوتی۔ سب وقتی ہے آبان بھی مجھے بھول جائیں گے اور جو سب مجھے محسوس ہو رہا ہے۔ یہ صرف گلٹ ہے کہ میری بہن کا جس سے نکاح ہو رہا ہے وہ پہلے مجھے پسند کرتا تھا۔

خود کو سمجھا کر دروازہ بجانے کے لیے اس نے ہاتھ اٹھایا ہی تھا کہ اک دم سے دروازہ کھل گیا۔

سفید شلوار قمیض میں پرفیوم کی خوشبو میں رچا بسا بالوں کو نفاست سے سٹ کیے وہ سامنے آیا۔ دونوں کی نظریں ملیں تو جیسے سب تھم گیا۔ کہیں کھو دینے کا ڈر تھا۔ تو کہیں محبت کا مان تھا۔ دونوں کا دل اپنی محبت کی قربانی پر رو رہا تھا۔ مگر بظاہر دونوں مظبوط نظر آنے کی کوشش کر رہے تھے۔

وہ آپ کو پھپھو بلا رہی ہیں۔ مولوی صاحب آ گئے ہیں۔ لیزا کہہ کر جانے لگی تو آبان کے لفظوں نے اسکے پیروں کو زنجیر کر دیا۔ میں کتنا مجبور ہو گیا ہوں لیزا کہ روز اپنی

www.novelsclubb.com

محبت کو دیکھ تو سکوں گا۔ مگر وہ میری کبھی نہیں ہو سکے گی۔ کچھ لمحوں کے بعد سب بدل جائے گا۔ تم بھی ہو گی میں بھی ہو نگا مگر ہمارا رشتہ بدل جائے گا۔ آبان کے الفاظ صرف لیزا کو ہی نہیں بلکہ پردے کے پیچھے چھپے وجود کو بھی تکلیف پہنچا رہے تھے۔ لیزا کے اندر اور کچھ سننے کی ہمت نہیں تھی۔ وہ بھاگتی ہوئی وہاں سے چلی گئی۔

«««««««•••••••••»»»»»»»

آف وائیٹ کلر کے شرارے کے ساتھ ریڈ کلر کا بھاری دوپٹہ پہنے، نفاست سے کئے گئے میک اپ اور چہرے پر چھائی افسردگی میں بھی وہ غضب ڈھا رہی تھی۔ سیاہ آنکھیں بلکل خالی تھیں۔ جیسے ان میں کوئی احساس باقی بچا ہی نہ ہو۔ اسے لگ رہا تھا جیسے وہ کسی اندھیری جگہ پر پھنس گئی ہے اور باہر نکلنے کے سارے راستے بند ہیں۔

مرحا آپی نیچے چلیں نکاح کا وقت ہو گیا ہے۔ افنان کی آواز پر اسنے پلٹ کر دیکھا۔ ماشاءاللہ آپی آپ تو بہت پیاری لگ رہی ہیں۔ لیزا دیکھنا آج تو آپی کو دیکھ کے بھائی

www.novelsclubb.com

کے ہوش ہی گم ہو جائیں گے۔افنان کی بات پر لیزا نے اپنا منہ موڑ کے اپنی آنکھوں سے آنسوں پونچھے تاکہ کوئی دیکھ نہ لے۔مگر اسکی آنکھوں سے گرتے ہوئے آنسوں مرحا نے ضرور دیکھے تھے۔چلیں آپی۔ہمم چلو۔

«««««««•••••••••»»»»»»»

ہال میں خاندان کے کچھ قریبی لوگ ہی موجود تھے۔سب کو یہی کہا گیا تھا کہ احد صاحب کی طبیعت کی خرابی کی وجہ سے سادگی میں نکاح کیا جارہا ہے۔ہال میں رکھے صوفوں پر احد صاحب ظفر صاحب اور خاندان کے چند قریبی رشتے دار بیٹھے تھے۔

مولوی صاحب نے اجازت لے کے نکاح پڑھانا شروع کیا۔آبان احمد والد احمد حسن آپ کا نکاح مرحا احد والد احد حسین سے پانچ لاکھ روپے حق مہر کیا جاتا ہے کیا آپ کو قبول ہے؟

آبان کی نظریں لیزا پر تھیں جو خود کو مظبوط دیکھانے کی ناکام کوشش کر رہی تھی۔مرحا دل ہی دل میں کسی معجزے کا انتظار کر رہی تھی۔لیزا اور آبان کی جو باتیں وہ

www.novelsclubb.com

سن چکی تھی اس کے بعد یہ نکاح نہیں کر سکتی تھی۔آبان کی خاموشی پر لیزا نے ہاتھ جوڑ کے اسے قبول ہے بولنے کا اشارہ کیا۔

مولوی صاحب اپنے الفاظ پھر سے دھرانے لگے۔آبان احمد ولد۔

رک جایئے مولوی صاحب! کسی کی بھاری آواز پر مولوی صاحب کے لفظ انکے منہ میں ہی رہ گئے۔یہ نکاح نہیں ہو سکتا۔غصے بھری آواز پہ سب نے آنے والے فرد کی طرف دیکھا۔سیاہ شلوار قمیض پر براؤن شال پہنے نیلی آنکھوں میں غیض و غضب لیے وہ آگے بڑھ رہا تھا۔

مرحا احد خان بغیر دیکھے بھی جانتی تھی آنے والا انسان حدید عالم شاہ ہے۔وہ شانے بے نیازی چلتا ہوا سیدھا احد صاحب کے سامنے آیا۔سسر جی لگتا ہے کہ آپ بھول گئے ہیں کہ آپ کی بیٹی میری منگیتر ہے۔ہمارا رشتہ میرے والد جب حیات تھے تب ہوا تھا۔تو پھر آپ میری منگیتر کا نکاح کسی اور سے کیسے کروا سکتے ہیں۔

اپنے غصے کو کنٹرول کئے وہ آہستہ آواز میں بات کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔دیکھو حدید بیٹا صرف رشتے کی بات ہوئی تھی وہ بھی بہت سال پہلے، مگر پھر دونوں خاندانوں کے تعلق بھی ختم ہو گئے تھے اور سارے تعلق ختم کرنے میں پہل تم نے ہی کی تھی۔اس وقت میری بیٹی کا نکاح ہو رہا ہے بہتر یہی ہو گا کہ تم خاموشی سے اس میں شرکت کرو۔ٹھیک کہا آپ نے کے آپ کی بیٹی کا نکاح ہونا ہے اور دلہے کے بغیر تو نکاح ہو نہیں سکتا۔اب دلہا آ گیا ہے تو نکاح اب ہو گا۔یہ کیا بکواس کر رہے ہو، میری بیٹی کا نکاح آبان سے ہو گا۔آپ کی بیٹی کا نکاح مجھ سے ہو گا۔ان دونوں کی بحث سے وہاں بیٹھے لوگوں میں باتیں ہونے لگیں۔حدید اور احد صاحب میں مزید بحث ہوتی اس سے پہلے مرحا کی آواز ہال میں گونجی۔ڈیڈ مجھے حدید عالم شاہ سے نکاح کرنا ہے۔اس انسان سے جسکی میں منگیتر ہوں۔احد صاحب نے شکوے بھری نظروں سے مرحا کی طرف دیکھا۔وہ ان سے نظریں نہیں ملا سکتی تھی۔اس لیے اپنی نظریں جھکا گئی۔وہ جانتی تھی آج اس نے سب کے سامنے اپنے

www.novelsclubb.com

ڈیڈ کا مان توڑا تھا۔ مگر وہ آبان سے نکاح نہیں کر سکتی تھی۔ وہ اپنی بہن کی خوشیاں نہیں چھین سکتی تھی۔ مولوی صاحب آپ اس لڑکے کے ساتھ نکاح پڑھانا شروع کریں۔ احد صاحب کی شکست خوردہ سی آواز سب کو سنائی دی۔ آبان کو ایسے لگا جیسے کسی نے اسے زندگی کی نوید سنائی ہو۔

مولوی صاحب نے نکاح پڑھانا شروع کیا۔

حدید عالم ولد عالم شاہ آپ کو مرحا احد ولد احد حسین دس لاکھ حق مہر قبول ہے۔

قبول ہے۔

قبول ہے۔

قبول ہے

مولوی صاحب نے اپنا رخ مرحا کی طرف کیا۔

www.novelsclubb.com

مرحا احد ولد احد حسین آپ کا نکاح حدید عالم ولد عالم شاہ سے دس لاکھ حق مہر کیا جاتا ہے کیا آپ کو قبول ہے؟

جی قبول ہے۔

قبول ہے۔

قبول ہے۔

نکاح کے بعد مولوی صاحب نے دعا پڑھوائی اور مبارک باد کا سلسلہ شروع ہوا۔

آبان حدید کے گلے ملا تو حدید نے کس کے اسے گلے لگایا۔ کمینے آج تجھے معاف کر رہا ہوں۔ صرف اپنی بہن لیزا کے لیے ورنہ میں نے تیری جان لے لینی تھی۔ گدھے تو اپنی بھابھی سے نکاح کرنے والا تھا۔ دل تو کر رہا ہے تجھے گولی مار دوں۔ بس کر وہ میری بھابھی بنی بھی میری ہی وجہ سے ہے زیادہ ڈرامے مت کر۔ ابے

آبان لگتا ہے تمھارے ہونے والے سسر جی کافی غصے میں ہیں جاان کا غصہ ٹھنڈا کر۔

احد صاحب کو اس طرف آتا دیکھ آبان حدید سے دور ہوا۔اب نکاح تو تم کر ہی چکے ہو۔تو اپنی بیوی کو بھی اپنے ساتھ لے جانا۔نکاح تم نے اکیلے ہی کر لیا ہے تو اپنی بیوی کو بھی اکیلے ہی لے کے جاؤ۔مجھے تو تم بے عزت کر ہی چکے ہو۔اب پرائم منسٹر صاحب اپنی شادی کی کیا کہانی لوگوں کو سناتے ہیں میں بھی سننا چاہوں گا۔میری فکر مت کریں آپ سسر جی مجھے چیزوں کو سنبھالنا اچھے سے آتا ہے۔

«««««««•••••••»»»»»»»

مرحا اپنے روم میں بیٹھی اپنے ہاتھوں کی لکیروں کو دیکھ رہی تھی۔تم بتادو تمھارا کون سا سامان پیک کرنا ہے میں صبح بھجوادوں گی۔

مما مجھے ڈیڈ سے بات کرنی ہے۔انہوں نے ابھی رخصتی کیوں رکھی ہے۔مما مجھے صرف ایک بار ڈیڈ سے بات کرنی ہے انکو بتانا ہے کہ میں نے ایسا کیوں کیا۔مرحا تم

نے جو کرنا تھا کر لیا۔اب خدا کے لیے ہمیں ہمارے حال پہ چھوڑ دو اور یہاں سے چلی جاؤ۔لیزا اسے کیکر نیچے آجانا رخصتی کا وقت ہو گیا ہے۔لیزا تم تو مجھے سمجھو۔مرحا سب ٹھیک ہو جائے گا پریشان مت ہو۔چلو نیچے چلیں۔

وہ اپنی ڈیڈ سے ملنا چاہتی تھی۔مگر وہ ایک سائیڈ پہ اس سے منہ موڑے کھڑے تھے۔وہ نم آنکھوں سے آیان کے سامنے آئی تو اس نے اپنی بہن کے سر پر ہاتھ رکھا اور اسے اپنے گلے سے لگایا۔مرحا ہمیشہ یاد رکھنا چاہیے کچھ بھی ہو جائے تمھارا بھائی ہمیشہ تمھارے ساتھ ہے۔مجھے اپنی بہن پہ پورا بھروسہ ہے وہ کبھی بھی کچھ غلط نہیں کر سکتی۔مرحا اس کے گلے سے لگی سسک کر رونے لگی۔مرحا سب سے مل کے روتی ہوئی قرآن پاک کے سائے تلے حدید کے ساتھ اسکی گاڑی تک پہنچی۔اس کی نظریں اب بھی اپنے ڈیڈ کی طرف تھیں مگر وہ منہ موڑے کھڑے تھے۔مرحا ان کے پاس گئی اور انکے سامنے اپنے ہاتھ جوڑ دیئے۔ڈیڈ ہو سکے تو مجھے معاف کر دیجیے گا۔ڈیڈ میں نے کچھ غلط نہیں کیا۔وہ سب جھوٹ تھا اور مجھے یقین ہے ایک

www.novelsclubb.com

دن اللہ پاک میرے مجرم کو خود آپ کے سامنے لے آئیں گے۔ مرحا نے اپنے آنسوں صاف کئے اور حدید کے ساتھ اپنی زندگی کے ایک نئے سفر کی طرف روانہ ہو گئی۔

وہ اس گھر سے کچھ نہیں لائی تھی سوائے اس مصحف کے، کیونکہ اس کے لیے ہر چیز بے معنی ہو گئی تھی۔ سب سے قیمتی چیز تو اسکے ہاتھ میں تھی۔ وہ کتاب جو اس اندھیروں بھری زندگی میں اسکا نور تھی۔

«««««««•••••••»»»»»»»

ایفل ٹاور کے سامنے کھڑا وہ اپنی اور مرحا کی پہلی ملاقات کو سوچ کر مسکرا رہا تھا۔ کتنی منہ پھٹ تھی اسکی جنگلی بلی، صائم آفندی جسے کوئی کچھ کہنے سے پہلے سو بار سوچتا تھا۔ وہ کتنے آرام سے اسے بندر کہہ دیا کرتی تھی۔ اسکے نڈر انداز سے ہی تو وہ چڑتا تھا۔ آئی ایم سوری مرحا میں سمجھ ہی نہیں پایا کے جسے میں نفرت سمجھتا تھا۔ وہ میری محبت ہے۔ مجھ سے بہت بڑی غلطی ہو گئی ہے۔ میں جانتا ہوں میں نے تمھارا

دل دکھایا ہے۔بس کچھ دن اور میں آرہا ہوں۔پھر وہ سارے زخم جو میری وجہ سے تمھیں ملے ہیں۔ان کا مرہم بھی میں ہی بنو گا۔بس اب میں کسی کو ہمارے بیچ نہیں آنے دونگا۔اب نتاشہ میرے دل میں تمھارے لیے اور زہر نہیں گھول سکتی اور نہ ہی کوئی شرط مجھے تم سے دور رکھ سکتی ہے۔صائم آفندی اپنی محبت کے لیے ہزاروں شرطیں ہار سکتا ہے۔اب کچھ بھی تم سے زیادہ ضروری نہیں ہے۔

«««««««••••••••»»»»»»»

اماں جی اپنے کمرے میں بیٹھی نماز پڑھ رہیں تھیں۔جب امثال بھاگتی ہوئی ان کے پاس آئی۔وہ چمکتے چہرے سے ان کی نماز مکمل ہونے کا انتظار کرنے لگی۔اماں جی نے سلام پھیرا تو امثال انکے گلے لگ گئی۔دادو آپکی بہو آرہی ہے۔میں بہت خوش ہوں فائنلی میرا بھائی اور میری بیسٹ فرینڈ ایک ہو ہی گئے۔امثال بچہ کیا کہہ رہی ہو آپ مجھے کچھ سمجھ نہیں آرہا۔دادو حدید بھائی نے مرحا سے نکاح کر لیا ہے اور وہ اسے لے کے گھر آرہے ہیں۔امثال ایسے کیسے نکاح ہو گیا۔کیا ہوا ہے سب ٹھیک تو

www.novelsclubb.com

ہے نہ۔داد و پہلے ٹھیک نہیں تھا مگر اب سب کچھ ٹھیک ہو گیا ہے۔میں جا کے تیاری کرواتی ہوں۔آخر میرے لاڈلے بھائی کی دلہن آ رہی ہے۔

«««««««•••••••»»»»»»»

حدید کی گاڑی عالم ویلا میں داخل ہوئی تو پورے عالم ویلا میں ہلچل مچ گئی۔حدید گاڑی سے اتر کر دوسری طرف آیا۔دروازہ کھول کے مرحا کا ہاتھ پکڑ کے اسے ہال کے دروازے تک لایا۔آج کئی سالوں بعد مرحا نے اس گھر میں قدم رکھا تھا۔اور اسکا ہاتھ تھام کے وہی شخص لایا تھا۔جس نے اسے اس گھر سے نکالا تھا۔ ہال کے دروازے میں داد و اور امثال کھڑی تھیں۔ان کے ساتھ کچھ ملازم پھولوں کا تھال لیے کھڑے تھے۔ان کے قدم اندر رکھتے ہی پھولوں کی پتیاں ان پر نچھاور کی گئیں۔ماشاءاللہ میری بیٹی بہت پیاری لگ رہی ہے۔اللہ میرے بچوں کی جوڑی کو سلامت رکھے۔داد و آگے بڑھی اور مرحا کے ماتھے پر پیار کیا۔آؤ بچے اندر آ جاؤ۔

www.novelsclubb.com

اب یہ گھر اور اس گھر کے لوگ سب تمھارے ہیں۔بس اب تم آ گئی ہو نا تو میں پر سکون ہو گئی ہوں کہ کوئی میرے اس اڑیل گھوڑے کو لگام ڈالنے والی بھی ہے۔

باربی ڈول اٹس ناٹ فئیر بہو کے آتے ہی پوتے کو بھول گئی ہیں۔ تمھارے تو میں اچھے سے کان کھینچتی ہوں۔امثال بیٹا جاؤ آپ مرحا کو بھائی کے روم میں لے جاؤ۔ تھوڑا آرام کر لے گی۔جی دادو۔

امثال مرحا کو حدید کے روم میں لے کے آئی۔تو مرحا کے کب سے روکے آنسوں بہنے لگے۔مرحا امثال کے گلے لگ کے زار و قطار رونے لگی۔جیسے اپنے سارے غموں کو آنسوں کے ذریعے بہا دینا چاہتی ہو۔امثال میری آزمائش کب ختم ہو گئی۔ مجھے اس سب کی سزا کیوں مل رہی ہے جو میں نے کیا ہی نہیں ہے۔آنٹی نے تو کہا تھا کہ اللہ پاک سچے دل سے معافی مانگنے پر معاف کر دیتے ہیں۔تو کیا انہوں نے مجھے معاف نہیں کیا۔اور اگر معاف کر دیا ہے تو یہ آزمائش کیسی ہے۔میں آج اس انسان کی بیوی بن چکی ہوں جو مجھ سے نفرت کرتا ہے۔میرے ڈیڈ کو مجھ پر یقین

www.novelsclubb.com

نہیں ہے۔مجھے ڈر لگ رہا ہے جیسے سب کچھ ختم ہو گیا ہو۔مرحا تمھیں اللہ پر یقین ہے نا کے وہ کبھی کچھ غلط نہیں کریں گے۔ہاں امثال مجھے پورا یقین ہے۔مگر!

مگر کیا مرحا؟جب اللہ پر یقین کیا جاتا ہے تو اگر مگر نہیں کیا جاتا۔

تمھیں پتہ ہے تم صرف کہتی ہو کہ تمھیں خدا پر یقین ہے۔پر مجھے لگتا ہے کہ تمھیں پتہ ہی نہیں کہ یقین کیا ہے؟یقین تو وہ ہے کہ اگر میرے رب نے کچھ لیا ہے تو اس سے بہتر عطا کرے گا۔یقین کے وہ کسی کو تم سے دور کرے تو دور ہو جاؤ۔وہ یقین کے پوری دنیا تم سے منہ موڑ لے پر تمھارا رب تمھارے ساتھ ہے۔یقین کے آپ کسی بند کمرے میں ہیں جہاں گہرا اندھیرا ہے،تکلیف حد سے سوا ہے،سانس لینا دشوار ہے پر اپنے رب پہ یقین کے روشنی وہی دے گا تب وہ تکلیف بھی آپکی رگوں میں سکون بھر دے گی۔یقین کے اس نے جو مجھے دیا ہے وہ بہترین ہے۔وہ یقین جو کامل ہو مکمل پورا جس میں ایک پرسنٹ کی بھی کمی نہ ہو۔وہ

www.novelsclubb.com

ہوتا ہے یقین اور اسے کہتے ہیں یقین کامل اور جب یقین کامل ہے تو پھر بے چینی بے سکونی اور یہ ڈر

کیسا وہ ہے نہ جو تمھارے شہ رگ سے بھی قریب ہے۔

سارے ڈر نکال دو۔ یہ آزمائش بھی ختم ہو جائے گی۔ بس اس پر یقین کامل رکھو۔

اب تم ادھر بیٹھو اور اپنے آنسوں صاف کرو اور رہی بات حدید بھائی کی نفرت کی تو وہ خود تمھیں بتائیں گے کے وہ تم سے کتنی نفرت کرتے ہیں۔

«««««««••••••••••»»»»»»»

پرائیویٹ جیٹ سے اترنے والے شخص نے کئی سالوں بعد پاکستان کی سرزمین پر قدم رکھا تھا۔ سیاہ لونگ کورٹ اور بوٹ پہنے وہ بڑی شان سے چلتا جا رہا تھا۔ لبوں کو سختی سے بھینچے اپنے ساتھ چلتے منیجر کی بات سنتا آ رہا تھا۔ سر آپ ہوٹل میں رکیں

www.novelsclubb.com

گے کہ۔ نہیں میں عالم ویلا جاؤں گا۔ تم یہ فائل مکمل کرو۔ پھر اس پر بات کریں گے۔ بلیک پراڈو میں بیٹھتے ہی اس نے گاڑی کا رخ عالم ویلا کی طرف کیا۔

«««««««••••••••••»»»»»»»

وئی تم سے پوچھے کون ہوں میں

تم کہہ دینا کوئی خاص نہیں

اک دوست ہے کچا پکا سا

اک جھوٹ ہے آدھا سچا سا

اک پھول ہے روکھا سوکھا سا

www.novelsclubb.com

اک سپنا ہے بن سوچا سا

اک اپنا ہے اندیکھا سا

اک رشتہ ہے انجانا سا

حقیقت میں افسانہ سا

کچھ پاگل سا دیوانہ سا

بس اک بہانا اچھا سا

جیون کا ایسا ساتھی ہے

جو دور ہو تو کچھ بھی پاس نہیں

کوئی تم سے پوچھے کون ہوں میں

تم کہہ دینا کوئی خاص نہیں

حدید کمرے میں داخل ہوا تو وہ کھڑکی کے پاس کھڑی دور خلاؤں میں کچھ ڈھونڈنے کی کوشش کر رہی تھی۔ حدید کے قدموں کی آہٹ سے مرحا کا دھیان کمرے میں موجود شخص کی طرف گیا۔ وہ چلتا ہوا مرحا کے پاس آیا۔ کمرے میں اسکے پرفیوم کی خوشبو پھیلنے لگی۔

www.novelsclubb.com

نیلی آنکھیں کالی آنکھوں سے ٹکرائیں۔نیلی آنکھوں میں محبت کے دیپ تھے اور کالی آنکھوں میں ویرانی۔

مرحا کی نظریں اپنے سامنے ٹھرے شخص کے چہرے پر بھی وہی نفرت ڈھونڈنے کی کوشش کر رہیں تھیں۔جواب اسکے اپنوں کی آنکھوں میں اسکے لیے تھی۔

مگر ان آنکھوں میں تو کچھ اور تھا۔جسے وہ سمجھ نہیں پا رہی تھی یا یقین نہیں کر پا رہی تھی۔وہ شخص جو اس سے نفرت کا دعوے دار تھا۔اسکی آنکھوں میں کیا تھا۔

عتبار، عزت، محبت یا پھر تینوں تھے۔

وہ دونوں ایک دوسرے کو خود سے زیادہ جانتے تھے۔ان دونوں کو کلام کی ضرورت نہیں تھی۔آنکھیں ہی سب بیان کر دیتی تھیں۔مگر وہ چاہتا تھا کہ وہ بولے تاکہ اسکا درد باہر نکلے۔ایسے کیوں دیکھ رہی ہو؟

کیوں کیا حدید تم نے ایسا کیوں؟

جس لڑکی پہ اسکے گھر والوں کو اعتبار نہیں ہے۔اس سے نکاح کیوں کیا؟

کیونکہ مجھے تم پہ اعتبار ہے۔پوری دنیا بھی گواہی دینے والی ہو۔میں تب بھی کبھی تمھاری پاکیزگی پہ شک نہیں کر سکتا۔

مرحا کو لگا تھا کہ وہ ایک دم سے پاتال میں جا گری ہے۔وہ بے شک پاکیزہ تھی۔اگر اسے اس رات صائم کا سچ پتہ نہ چلتا تو کیا وہ اب بھی پاکیزہ ہوتی۔

اگر میں پاکیزہ نہیں ہوتی تو کیا تب تمھاری آنکھوں میں میرے لیے یہی عزت ہوتی۔

ہاں کیونکہ تمھارا ماضی صرف تمھارے اور تمھارے رب کے درمیان کا معاملہ ہوتا۔اور اگر تم اپنے رب سے سچے دل سے معافی مانگتی اور وہ تمھیں معاف کر دیتا۔تو میں کون ہوتا ہوں تمھارے ماضی پر سوال کرنے والا۔میری بیوی ہونے کی حیثیت سے تم مجھے صرف اپنے حال کی جوابدہ ہو مرحا بس اسے دیکھے جا رہی تھی۔

یہ وہ حدید تو نہیں تھا جو اس سے نفرت کرتا تھا۔ یہ اسکا حدی تھا جو اسکا بچپن کا دوست تھا۔ جس سے اپنی ہر پریشانی شئیر کرتی تھی۔ جو ہمیشہ اسکے ساتھ کھڑا رہتا تھا۔ اسے پروٹیکٹ کرتا تھا۔

مرحا میں جانتا ہوں کے یہ رشتہ تم نے مجبوری میں جوڑا ہے۔ میں تمھیں اس رشتے کو قبول کرنے کے لیے مجبور نہیں کرونگا۔ جب تم دل سے اس رشتے کو قبول کر لو گی۔ یہ رشتہ تب ہی آگے بڑھے گا۔ حدید نے مرحا کا ہاتھ تھام کے اس پر ایک لاکٹ رکھا۔ سلور کلر کی چین میں ہارٹ شیپ ڈائمنڈ تھا۔

جس دن تم ہمارے رشتے کو قبول کر لو۔ اس دن یہ لاکٹ پہن لینا۔ بس میں اتنا چاہتا ہوں۔ تب تک ہم دونوں دوست بن کے رہیں۔ جیسے ہم بچپن میں تھے۔ جس سے تم اپنی ہر پرابلم شئیر کرتی تھی۔

www.novelsclubb.com

مرحا کے پاس کہنے کے لیے کچھ نہیں تھا۔ کیونکہ اسے سمجھ آ گیا تھا۔ کہ وہ اسے اس سے زیادہ جانتا ہے۔ میں کوشش کروں گی کے ہم پہلے کی طرح دوست بن جائیں۔

چلو تم ریسٹ کر لو ساری رات ادھر ہی کھڑے رہنے کا ارادہ ہے کیا؟

میں ادھر سٹڈی روم میں ہوں۔ کسی چیز کی ضرورت ہو تو بتا دینا۔

اوکے۔

«««««««•••••••••»»»»»»»

ماضی.

نیلی آنکھوں میں ڈھیر سارے آنسوں لیے وہ آج اس سے اسکا سب کچھ مانگ رہی تھی۔ تم جان لیتی میں کچھ اف تک نا کرتا مگر مجھ سے محبت کرنے کا حق تو مت چھینو۔ شہریار میں مجبور ہوں۔ میں اپنے بابا کو منع نہیں کر سکتی۔ انہوں نے مجھ سے

اپنے پیار کا ثبوت مانگا ہے۔ میں انہیں منع نہیں کر سکی اور شادی کے لیے ہاں کر دی۔ پلیز ہو سکے تو مجھے معاف کر دینا۔

انکے پیار کا ثبوت دینے کے لیے تم نے میرے پیار کی قربانی دے دی۔ شہریار تم بہت اچھے انسان ہو۔ انشاءاللہ تمھیں بہت اچھی شریک حیات ملے گی۔ مگر وہ تم تو نہیں ہو گی نا۔ مجھے صرف تم چاہیے۔ پلیز شہریار مجھے بھلا دینا اور آگے بڑھ جانا۔

خدا حافظ۔۔

اس وقت دو دل شدت سے رو رہے تھے۔ ایک ٹھکرا کے رو رہا تھا۔ تو دوسرا ٹھکرائے جانے پر رو رہا تھا۔

کچھ اس طرح سے کسی نے کہا 'خدا حافظ'

کہ جیسے بول رہا ہو خدا، خدا حافظ

---

www.novelsclubb.com

میں ایک بار پریشاں ہوا تھا اپنے لیے

جب اس نے روتے ہوئے بولا تھا 'خدا حافظ'

تو جس کے پاس بھی جا۔۔جا، تجھے اجازت ہے

تجھے خدا کے حوالے کیا، خدا حافظ

مجھے تو کیسے خدا کے سپرد کر رہا ہے

میں تیرے ذمہ ہوں، تو کہہ رہا 'خدا حافظ'

www.novelsclubb.com

میں دھاڑیں مار کے رویا کسی کی یاد آئی

جہاں کہیں بھی سنا یا پڑھا 'خدا حافظ'

مکان گرتے رہے، لوگ فوت ہوتے رہے

میں دیکھتا رہا، کہتا رہا، خدا! حافظ !

پھر ایک روز مقدر سے ہار مانی گئی

جبین چوم کے بولا گیا 'خدا حافظ'

میں اس سے مل کے اسے دکھ سنانے والا تھا

www.novelsclubb.com

سلام کرتے ہی جس نے کہا، خدا حافظ

افکار علوی

«««««««••••••••••»»»»»»»

محتشم جب سے آیا تھا۔ہال کے چکر پہ چکر کاٹے جا رہا تھا۔وہ اپنے بھائی کے لیے جتنا خوش تھا۔اتنا ہی اسے اس پر غصہ بھی آ رہا تھا۔حد ہو گئی ہے اسکا بھائی نکاح کر کے آ گیا اور اسے کسے نے بتانا بھی گوارا نہیں کیا۔

محترمہ آپکے بھائی کی کلاس تو میں صبح لیتا ہوں۔مگر آپ تو مجھے بتا سکتی تھی نا۔

تو بتایا تو ہے ایس پی صاحب اور کیسے بتاتی۔وہ تو آپ اب بتا رہی ہیں۔جب پورے ملک تک کو پتا چل چکا ہو گا۔اب اس میں ہماری کیا غلطی ہے۔اگر آپکا موبائل آف تھا۔اب آپکے اور ہمارے درمیان کوئی الہامی کنکشن تو ہے نہیں کے ہم کہتے اور آپ کو الہام ہو جاتا۔الہامی کنکشن نہ بھی ہو۔مگر کنکشن تو ضرور ہے۔ محتشم امثال سے مزید کچھ کہتا کہ کسی کے بھاری بوٹوں کی آواز آنے لگی۔ محتشم نے پیچھے مڑ کر دیکھا۔تو شاہ میر شاہ کو دیکھ کر حیران رہ گیا۔چاچو!!

محتشم شاہ میر شاہ کے گلے لگ گیا۔بیس سالوں بعد وہ اپنے چاچو سے ملا تھا۔

چاچو کیسے ہیں آپ۔ کہاں چلے گئے تھے۔ پتہ ہے آپ کے بعد یہاں کیا کچھ ہو گیا ہے؟

بس بچہ زندگی سے روٹھ کے گیا تھا اور اب جب زندگی ختم ہونے والی ہے تو اپنوں کی یاد شدت سے ستانے لگی۔

تم کتنے بڑے ہو گئے ہو۔ حدید بھی تمھارے جیسا ہی ہو گیا ہو گا۔ جی چاچو۔ چاچو میں سب کو بلاتا ہوں۔ ارے نہیں محتشم ابھی رہنے دو۔ سب سو رہے ہونگے صبح مل لونگا۔ جی ٹھیک ہے چاچو۔

چاچو مجھے آپ سے بہت ساری باتیں کرنی ہیں۔ مگر ابھی آپ آرام کریں۔

امثال یہ میرے چاچو ہیں۔ چاچو یہ امثال۔

اسلام علیکم!

وعلیکم السلام بیٹا!

چاچو آئیں میں آپ کو روم دیکھا دیتا ہوں۔

محتشم یہ میرا گھر ہے۔ میں اچھے سے جانتا ہوں۔

میں خود چلا جاؤں گا۔ تم بھی آرام کرو۔

جی چاچو۔

جب شاہ میر شاہ جا رہے تھے۔ تو امثال کی نظروں نے دور تک انکا پیچھا کیا۔ پتہ نہیں کیوں مگر اسے بیڈ وائبز آ رہی تھیں۔

«««««««••••••••••»»»»»»»

بہتی ہوئی آنکھوں کی روانی میں مرے ہیں

www.novelsclubb.com

کچھ خواب میرے عین جوانی میں مرے ہیں...

رات کے تیسرے پہر اپنے رب کے حضور بیٹھی فجر کی آنکھوں سے آنسوں بہتے چلے جارہے تھے۔انسوں تو اسکی آنکھوں سے روز ہی بہتے تھے۔مگر نجانے آج اسکا دل کیوں ڈوب رہا تھا۔اس کے کانوں میں بس ایک ہی آواز گونج رہی تھی۔

"انکی محبت کا مان رکھنے کے لیے تم نے میری محبت کو قربان کر دیا"

اللہ جی کیا مجھے سچ میں اسکا دل توڑنے کی اتنی بڑی سزا ملی ہے۔یا پھر یہ میری آزمائش ہے۔

اگر یہ آزمائش تو مجھے ثابت قدم رہنے کی توفیق عطا کر دیں اور اگر یہ میری سزا ہے تو اسے ختم کر دیں۔

کیونکہ اللہ جی اب آپکی بندی کی ہمت ختم ہونے لگی ہے۔میرے دامن پہ لگے ناکردہ گناہوں کے بوجھ سے اب میری سانسیں تھمنے لگی ہیں۔

اللہ جی میں نے کبھی آپ سے یہ نہیں کہا کہ یہ سب میرے ساتھ ہی کیوں ہوا۔ مگر اللہ جی اب مجھے انصاف دے دیں۔اس سے پہلے کے میں آن نا کردہ گناہوں کے بوجھ تلے دب کے مر جاؤں۔

اللہ جی مجھے لگ رہا ہے۔ جیسے اس کالی رات کی طرح پھر سے کوئی کالی رات آنے والی ہے۔اس رات میرا سب کچھ مجھ سے چھین گیا تھا۔ نجانے اب کس کی باری ہے۔جو بھی ہو اللہ جی بس وہ بہتر ہو۔ کسی بے گناہ کو سزا مت ملے۔آمین۔

دعا مانگنے کے بعد وہ اپنے ہاتھوں کی ہتھیلیاں دیکھنے لگیں۔ کتنے سال ہو گئے تھے۔وہ اپنے اپنوں سے نہیں ملیں تھیں

۔ مگر وہ کیسے اپنے تھے۔ جن کو ان پہ یقین ہی نہیں تھا۔ پتہ نہیں وہ اب ان سے کبھی مل بھی سکیں گی کے نہیں۔ وہ اپنے جن کے لیے انہوں نے اپنی محبت کو قربان کیا تھا اور انہوں نے فجر کو ایک پل میں پرایا کر دیا تھا۔

الٹی ہو گئیں سب تدبیریں کچھ نہ دوا نے کام کیا

دیکھا اس بیماری دل نے آخر کام تمام کیا

اندھیرے کمرے میں بیٹھا وہ اپنے ہاتھوں اپنی محبت کے قتل ہونے کا ماتم منا رہا تھا۔ کتنی آسانی سے اس نے ایک گڑیا جیسی لڑکی کو توڑ دیا تھا۔

اسکی چمکتی آنکھوں میں ویرانی بھر دی تھی۔اپنی انا کو زندہ رکھنے کے لیے اس نے اس لڑکی کی ذات کو بکھیر دیا تھا۔اب قسمت نے کیسا کاری ضرب کیا تھا۔

جس لڑکی کو وہ توڑنا چاہتا تھا۔وہ تو ٹوٹ گئی تھی۔ مگر اس انا پرست لڑکے کو اس سے محبت ہو گئی۔وہ بھی کب جب اس کے دیئے زخموں پر مرہم لگانے کا آخری راستہ بھی ختم ہو گیا تھا۔وہ جو سوچ کے آیا تھا کہ پاکستان آتے ہی اس کے سارے درد دور کر دے گا۔

وہ تو اب کسی اور کی ہو چکی تھی۔اس محبت نے تو اسکی انا کا بت ایسے پاش پاش کیا تھا۔ کہ اسے اپنے ٹکڑے بھی نہیں مل رہے تھے۔دل تھا کہ درد سے پھٹ جا رہا تھا۔

شاید یہ اس درد سے کم تھا۔جو اس نے مرحا کو دیا تھا۔مگر اب وقت صائم آفندی کے ہاتھ سے نکل چکا تھا۔

اگر کچھ تھا تو صرف پچھتاوا،ایک نہ ختم ہونے والا درد۔جو دوسروں کو دکھ دیں اور خود خوش و خرم رہنے لگیں ایسا بھلا کیسے ممکن ہے۔

اب یہ تو صائم آفندی پہ تھا کہ وہ صرف پچھتاوے کی آگ میں جلتا یا پھر اس رب سے رجوع کرتا۔جو گناہگار سے گناہگار انسان کو بھی اسکی سچی توبہ پر معاف کر دیتا ہے۔

www.novelsclubb.com

«««««««•••••••»»»»»»»

ماضی

آپا آپا میں نے ایسا کچھ نہیں کیا آپ تو جانتی ہیں نا۔ آپکی بہن ایسی نہیں ہے۔ میں نہیں جانتی آپ وہ شخص میرے کمرے میں کیسے آیا۔

میں تو انسان کو بھی نہیں جاتی۔ بھابھی جھوٹی ہے یہ بلکل جھوٹی۔ شادی سے پہلے بھی یہ کسی اور کو پسند کرتی تھی۔ تم نے اسی بات کا بدلہ لیا ہے نا۔

میں نے کیا نہیں دیا تمھیں اور تم نے میری محبت کا یہ صلہ دیا۔ شاہ میر میں نے کوئی دھوکہ نہیں دیا آپ کو میں اس شخص کو نہیں جانتی۔

فجر کیوں جھوٹ بول رہی ہیں۔ آپ نے ہی تو مجھے بلایا تھا۔ کیوں ڈر رہی ہیں آپ ہم دونوں ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں۔

جھوٹ جھوٹ بول رہے ہو تم میں تمھیں نہیں جانتی۔ نا ہی میں نے تمھیں بلایا ہے۔ بی جان بھائی آپا پلیز کوئی تو میری بات کا یقین کریں۔ بس فجر بہت ہو گیا میں شاہ میر شاہ تمھیں اپنے ہوش و حواس میں طلاق دیتا ہوں۔ طلاق دیتا ہوں۔ طلاق دیتا ہوں۔

اسکی نیلی آنکھیں ایک دم سے پتھرا گئیں تھیں۔وہ بغیر کسی کی طرف دیکھے۔اس گھر سے نکلی تھی۔جس گھر میں وہ دلہن بن کے آئی تھی۔اس خاندان سے آج وہ بے آبرو ہو کر نکلی تھی۔جس کی خاطر اس نے اپنی محبت کو چھوڑا تھا۔

وہ گھر جہاں اسکی بہن اسے مان سے لائی تھی۔مگر آج اسکی ذات کا مان ہی اس سے چھین لیا گیا تھا۔کالی اندھیری طوفانی رات میں وہ بس چلتی جا رہی تھی۔نہ منزل کا پتہ تھا اور نہ ہی راستے کی خبر۔دل کا درد تھا جو حد سے سوا تھا۔

کپکپاتے ہونٹوں سے اسکی زبان سے بس یہی الفاظ نکلے تھے۔اللہ میری بے گناہی کے گواہ آپ ہیں۔آج میں اپنا معاملہ آپ پہ چھوڑتی ہوں۔اس یقین کے ساتھ کے میرے کردار کی بے گناہی بھی آپ ہی ثابت کریں گے۔میرے پاس اب کھونے کو کچھ نہیں بچا۔اب مجھے آپکا سہارا ہے اور کامل یقین ہے۔جس رب نے مجھے کبھی تنہا نہیں چھوڑا۔وہ آگے بھی نہیں چھوڑے گا۔وہ دن ضرور آئے گا۔جس دن میرے کردار کی بے گناہی ثابت ہو گی۔

www.novelsclubb.com

«««««««•••••••»»»»»»»

نتاشہ صائم کے آنے کی خبر سنتے ہی خوشی خوشی گھر سے نکلی۔کار میں بیٹھی مسلسل وہ بس اسے ہی سوچے جا رہی تھی۔صائم اب تم صرف میرے ہو۔مر حا اب تمھیں مجھ سے نہیں چھین سکتی۔میں نے اسے ہمارے درمیان سے نکال دیا ہے۔ ایسی چال چلی ہے کہ سانپ بھی مر گیا اور لاٹھی بھی نہیں ٹوٹی۔وہ اپنی سوچوں میں اس قدر مگن تھی کہ اسے سامنے سے آتی ہوئی گاڑی بھی نظر نہیں آئی۔

ایک زوردار دھماکے سے دونوں کاریں ٹکرائیں۔وہ جو تھوڑی دیر پہلے مستقبل کے پلان بنا رہی تھی۔خون میں لت پت ہوش و خرد سے بیگانہ پڑی تھی۔

www.novelsclubb.com

«««««««•••••••»»»»»»»

عالم ویلا میں بی جان کو تو جیسے خوشیوں کا خزانہ مل گیا تھا۔کل انہیں مرحامل گئی تھی اور آج برسوں بعد انکا بیٹا گھر لوٹ آیا تھا۔

شاہ میر میرا بچہ میری تو آنکھیں ترس گئی تھی تمھیں دیکھنے کے لیے۔مجھے تو لگا تھا کہ میری یہ بوڑھی آنکھیں تمھیں دیکھے بغیر ہی بند ہو جائیں گی۔ماں میں بھی آپکے پیار کے لیے بہت ترسا ہوں۔اب میں آپ کو چھوڑ کر کہیں نہیں جاؤں گا۔

چاچو!

حدید میرا شیر کتنا بڑا ہو گیا ہے۔چاچو آپ کہاں چلے گئے تھے۔آپ نے لوٹنے میں بہت دیر کر دی چاچو مما بابا بھی چلے گئے ہیں۔

جانتا ہوں بہت دیر ہو گئی ہے۔بس مگر اب اور دیر نہیں ہونے دونگا۔حدید حدید ہسپتال چلیں۔وہ اتنی بوکھلائی ہوئی تھی کہ اسے گھر میں موجود نئے شخص کی موجودگی کا احساس بھی نہیں ہوا۔

کیاہوامرحابچے سب ٹھیک توہے۔داد ووہ نتاشہ کاایکسیڈینٹ ہوگیاہے۔ریلکس مرحاہم ابھی چلتے ہیں۔وہ اس وقت سب کچھ بھول چکی تھی۔یاد تھاتوبس اتناکہ جسکاایکسیڈینٹ ہواہے۔وہ اسکی دوست تھی اسکی کزن ہے۔آؤ چلیں۔

وہ جب ہسپتال پہنچی۔تو اسکی ساری فیملی ادھر موجود تھی۔لیزا نتاشہ کیسی ہے۔آپی وہ نتاشہ آپی کی دونوں ٹانگیں پیرالائز ہوگئی ہیں۔مرحابھاگتی ہوئی نتاشہ کو دیکھنے گئی۔

وہ مرحاکو دیکھتے ہی چیخنے چلانے لگی۔یہ سب تم نے کیاہے نا۔مرحاکیوں کیا؟تم نے ہی مجھے بددعادی ہوگی۔تم نہیں چاہتی تھی کہ صائم میرا ہو۔میں نے تمھیں اس سے دور کرنے کے لیے کیاکچھ نہیں کیا

www.novelsclubb.com

۔تمھاری وہ جھوٹی تصویریں بنوائیں۔تمھیں سب کی نظروں میں گرایا۔سب کچھ ٹھیک تھا۔صائم میرا ہو جاتا۔مگر تمھاری بددعاؤں نے مجھے معذور کر دیا۔وہ جہاں تھی وہیں کھڑا رہ گئی۔

وہ تو اپنی دوست سے ملنے آئی تھی۔ مگر اس کے سامنے جو لڑکی تھی۔ وہ اسکی دوست تو نہیں تھی۔ دوست کی صورت میں آستین کا سانپ تھی۔ مگر مرحا کو اس لڑکی سے نفرت نہیں ہو رہی تھی۔ اس پر ترس آ رہا تھا۔ احد صاحب نے مرحا کے سر پر ہاتھ رکھا۔ وہ کتنے غلط تھے۔ انہیں نے اپنی بیٹی اپنی مرحا پر یقین نہیں کیا تھا۔ مگر آج جب سچ سامنے آیا تھا۔ وہ نظریں بھی نہیں ملا پا رہے تھے۔ اس نے بغیر کچھ بھی کہے اپنے قدم واپسی کی طرف بڑھا لیے۔

مرحا کیا ہوا؟

تم ٹھیک ہو؟

حدید مجھے سکون چاہیے۔ مجھے امثال کے گھر چھوڑ دیں۔

مرحا کچھ بتاؤ تو سہی کہ ہوا کیا ہے؟

ابھی نہیں میں آپ کو بعد میں سب بتا دوں گی۔

اچھا ٹھیک ہے۔تم بس ریلکس کرو۔

«««««««•••••••»»»»»»»

حدید اپنے آفس میں بیٹھا مرحا کے بارے میں سوچ رہا تھا۔ولی نوک کر کے اندر آیا۔سر آپ کے لیے ایک لیٹر ہے۔ہمم رکھ دو میں دیکھ لیتا ہوں۔آخر کیا ہوا ہے۔جسکی وجہ سے وہ اتنی پریشان تھی۔مجھے اسے اکیلے چھوڑنا ہی نہیں چاہیے تھا۔وہ میز پہ پڑے لیٹر کی طرف متوجہ ہوا۔اسے اٹھا کے پڑھنا شروع کیا۔جیسے جیسے وہ لیٹر پڑھتا جا رہا تھا۔اسکے چہرے کی رنگت بدلتی جا رہی تھی۔آنکھوں میں غصہ،دکھ، نفرت بیک وقت بہت سے تاثرات تھے۔اس نے فون نکال کے گھر فون کیا۔شاہ میر چاچو کہاں ہیں۔سر وہ گھر پر نہیں ہیں۔

www.novelsclubb.com

ولی!!!!

انتہائی غصے سے اس نے ولی کو بلایا۔

جی سر۔

پتہ کرو شاہ میر شاہ کدھر ہے۔

وہ کمرے کے چکر کاٹتے ہوئے اپنے غصے کو کم کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔

سر وہ اپنی پرانی فیکٹری کی طرف گئے ہیں۔جو کافی سالوں سے بند ہے۔

گاڑی نکالو۔

‹‹‹‹‹‹‹‹•••••••••›››››››››

صائم یہ ملک ہمیشہ کے لیے چھوڑ کے جا رہا تھا۔اب اسکا ادھر رہنا مشکل ہو گیا تھا۔

وہ مرحا سے معافی بھی نہیں مانگنا چاہتا تھا۔

www.novelsclubb.com

وہ مسلسل اس ازیت میں رہنا چاہتا تھا۔کہ وہ جس سے پیار کرتا ہے۔وہ لڑکی اب اس سے نفرت کرتی ہے۔جو کچھ اس نے مرحا کے ساتھ کیا تھا۔اسکے سامنے تو یہ ازیت کچھ بھی نہیں تھی۔

وہ باہر کی طرف قدم بڑھانے لگا تھا۔ کہ اسے آفندی صاحب کی فون پہ بات کرنے کی آواز سنائی دی۔ حدید عالم آج نہیں پچنا چاہیے۔ جب گھی سیدھی انگلی سے نہ نکلے تو انگلی ٹیڑھی کرنی چاہیے۔ حدید عالم آج شاہ میر شاہ کی جان لے کے ہی چھوڑے گا اور اگر وہ اسکی جان نہ لے تو تم حدید عالم کی سانسیں روک دینا۔

وہ آواز تو اب رک گئی تھی۔ مگر صائم کے اندر سے کئی آوازیں آنے لگیں۔ اب اس نے صحیح یا غلط میں سے کسی ایک کو چننا تھا۔ نہیں میری وجہ سے مرحا کو پہلے ہی بہت دکھ مل چکے ہیں۔ اب میری فیملی کی وجہ سے کوئی اور دکھ میں تمھیں نہیں پہنچنے دونگا۔ اور فیصلہ ہو گیا تھا۔

«««««««•••••••»»»»»»»

www.novelsclubb.com

وہ پولیس اسٹیشن میں ہر ایک انسان کو ہدایات دے رہا تھا۔ مجھے کوئی گڑبڑ نہیں چاہیے۔

آج ہمیں ہر حال میں بلیک مامبا کو پکڑنا ہے۔وہ آج ایک بہت بڑی ڈیل کرنے والا ہے۔وہ ڈیل کیا ہے نہ تو ہم یہ جانتے ہیں۔اور نہ ہی یہ جانتے ہیں۔کہ بلیک مامبا کون ہے۔سر ہماری پولیس فورس ہر اس جگہ الرٹ ہے۔جہاں پر وہ ڈیل ہو سکتی ہے۔

ہمم!!!

محتشم کے موبائل پر ہسپتال سے فون آنے لگا۔اس نے کال اٹینڈ کی آگے سے اسے وہ خبر ملی۔جسکا کو وہ بہت شدت سے انتظار کر رہا تھا۔میں ابھی آدھے گھنٹے میں آتا ہوں۔

«««««««•••••••••»»»»»»»

وہ فجر کی گود میں سر رکھے۔بے آواز رو رہی تھی۔وہ میری دوست تھی بہت اچھی دوست۔وہ میرے ساتھ ایسا بھی کر سکتی ہے۔میں نے سوچا بھی نہیں تھا۔

مر جانچے تکلیف دینے والے ہمارے اپنے ہی ہوتے ہیں۔ غیروں کو نہیں پتہ ہوتا کہ ہماری کمزوری کیا ہے۔ یا کس وار سے ہم ٹوٹ جائیں گے۔

یہ سب تو ہمارے اپنوں کو ہی پتہ ہوتا ہے۔ تم خوش قسمت ہو رب نے تمھاری آزمائش زیادہ لمبی نہیں کی۔ یہ جو کردار پہ لگے داغ ہوتے ہیں نا یہ ہماری روح تک کو زخمی کر دیتے ہیں۔ بظاہر تو ہم زندہ ہوتے ہیں۔

مگر ہم اندر سے مر جاتے ہیں۔ تمھارے کردار کا اجلہ پن تو اس نے بہت جلد سامنے دیکھا دیا۔ مگر کچھ لوگوں کا انتظار بہت لمبا ہو جاتا ہے۔ سالوں بیت جاتے ہیں۔ ان کی بے گناہی ثابت ہونے میں۔ مگر جو اپنے رب پہ بھروسہ رکھتے ہیں۔ جلد یا بدیر انکا رب انکی سچائی سب کے سامنے لے ہی آتا ہے۔ مر جانچے ہو سکے تو اسے معاف کر دو۔

www.novelsclubb.com

وہ اپنے گناہ کی سزا پا چکی ہے۔ میں نے تو اسے اس وقت ہی معاف کر دیا تھا۔ جب میں نے اسے ہسپتال کے بیڈ پر دیکھا تھا۔ مگر آنٹی ہمارے اپنوں کو ہماری گواہی پر ہمارا یقین کیوں نہیں ہوتا۔ انہیں دوسروں کی گواہی کی ضرورت کیوں پڑتی ہے۔

کیا وہ ہمیں جانتے نہیں ہوتے؟

بیٹا اعتبار بہت بڑی چیز ہے اور اکثر آزمائش کے وقت سب سے پہلے یہی غائب ہوتا ہے۔ آزمائش تو ہوتی ہی وہی ہے۔ ہمارے اپنوں کی بے اعتباری ہی ہماری آزمائش ہوتی ہے۔ اگر ہمارے اپنے ہم پر اعتبار کرتے ہوں۔ تب تو یہ سب صرف الزام ہو گا۔ ہماری آزمائش نہیں۔

رب بھی انہیں ہی ملتا ہے۔ جو اسکی آزمائش پر پورا اترتے ہیں۔ اگر یہ آزمائش نہ آتی تو تم اپنے رب پر یقین کرنا کیسے سیکھتی۔

جو اپنے رب پر یقین کامل رکھتے ہیں۔ انکا رب بھی انکے یقین کا مان رکھتا ہے۔ چلو اٹھو شاباش گھر جاؤ۔ تمھارے رب نے صرف تمھاری آزمائش ہی ختم نہیں کی۔

بلکہ تمھیں انعام سے بھی نوازا ہے۔ بہترین ہم سفر کی صورت میں۔ رب کی دی ہوئی نعمتوں پر اسکا شکر ادا کرتے ہیں۔ ناشکری نہیں کرتے۔ پیچھے مڑ کر نہیں بلکہ آگے دیکھو۔ رب نے جسے تمھارا محرم بنایا ہے۔ اسے پورے من سے قبول کرو اور اسکا ہاتھ تھام کر آگے بڑھو۔

جی آنٹی میں سمجھ گئی ہوں۔ کہ وہی میری روح کا ساتھی ہے۔ تب ہی تو اسے مجھ سے میرے کردار کی گواہی چاہیے اور نہ ہی کسی اور سے۔ وہ وہ بھی جان لیتا ہے جو میں کہہ نہیں پاتی۔ فجر کے گھر سے روانہ ہوتے ہوئے۔ وہ دل ہی دل میں حدید سے مخاطب تھی۔ تمھاری مرحا تمھارے پاس آرہی ہے اور وہ لاکٹ میں تمھارے ہاتھوں سے پہنوں گی۔

www.novelsclubb.com

«««««««•••••••»»»»»»»

محتشم ہسپتال کے روم میں پہنچا۔ تو وہ خوبصورت سا مرد آنکھیں موندے لیٹا ہوا تھا۔ کسی کی موجودگی کو محسوس کر کے اس نے اپنی آنکھیں کھولیں

۔اپنے سامنے ٹھرے لڑکے کو دیکھ کر انکی آنکھوں میں شناسائی کی کوئی رمق نہیں تھی۔میں آپ کی آنکھوں کے کھلنے کا بہت شدت سے انتظار کر رہا تھا۔میرا نام محتشم ہے۔میں عالم شاہ کا بیٹا ہوں۔آپ نے ایک رپورٹ کروائی تھی۔کہ میرے بابا کا ایکسیڈینٹ نہیں بلکہ قتل ہوا تھا۔کیا وہ سب سچ ہے؟

ہاں بیٹا وہ سب سچ ہے اور یہ سب بلیک مامبا اور آفندی خان نے مل کر کیا تھا۔اور تمھیں یہ جانا کر حیرانی ہو گی کہ بلیک مامبا کوئی اور نہیں بلکہ کہ شاہ میر شاہ ہے۔

یہ سن کر محتشم جیسے باہمت انسان کے بھی قدم لڑکھڑائے تھے۔یہ کیسا روپ تھا۔رشتوں کا ہر چہرے پر ایک نقاب۔

اچانک اسکے دماغ میں شاہ میر شاہ کی کہی بات آئی۔

"بہت دیر کر دی مگر اب اور دیر نہیں کرونگا۔"

www.novelsclubb.com

آخر وہ کیا کرنے والا تھا۔ محتشم نے اپنی ٹیم کو الرٹ کیا اور شاہ میر شاہ کی لوکیشن ٹریس کرنے کا بولا۔

شکریہ انکل۔اب میں چلتا ہوں۔اس سے پہلے کہ وہ شخص کچھ اور برا کر دے۔

جاؤ بیٹا اللہ تمھیں کامیاب کرے۔

«««««««•••••••»»»»»»»

اس کھنڈر عمارت کے عالیشان سے کمرے میں سفاک انسان بیٹھے ملک کو تباہ کرنے کا پلین بنا رہے تھے۔ سربراہی کرسی پر موجود کالا کورٹ پہنے سگار پیتا انسان انتہائی سفاکیت سے بول رہا تھا۔

بہت ہو گیا ڈر گز کا کھیل اب اس ملک کو ایک زبردست دھماکے کی ضرورت ہے۔ آج یہ ملک چیخوں کی آواز سنے گا۔ ہمیں اس ملک کی نوجوان نسل ختم کرنا ہے اور جو بچیں گے وہ ڈر گز سے ختم ہو جائیں گے۔

یہ ملک آگے بڑھ ہی نہیں سکے گا۔وہ بولتا جا رہا تھا اور کھڑکی کی پیچھے چھپی لڑکی بہت صفائی سے موبائل میں سب ریکارڈ کر رہی تھی۔کھٹکے کی آواز سے سب اس طرف متوجہ ہوئے۔اس سے پہلے کہ وہ لوگ اسے پکڑتے وہ ایس پی صاحب کو ویڈیو بھیج کے موبائل کو گملے میں چھپا چکی تھی۔

وہ بھاگنے لگی تو ان لوگوں نے اسے پکڑ لیا۔ارے امثال بیٹا تم ادھر ویری بیڈ چھپ کے کسی کی باتیں نہیں سنتے۔جب آپ گھر سے نکلے تھے۔مجھے آپ پہ شک ہو گیا تھا۔مگر مجھے یہ نہیں پتہ تھا کہ آپ اتنے برے انسان ہیں۔ارے بیٹا تم نے ابھی برے انسان دیکھے کہاں ہیں۔

لے جاؤ اسے تم لوگ اور مزے کرو۔چھوڑو مجھے میں تمھیں زندہ نہیں چھوڑوں گی۔دونوں لڑکے خباثت سے ہنستے ہوئے امثال کو کھینچ کے دوسرے کمرے میں لے جانے لگے۔کتنی خوبصورت ہو تم اور خوبصورت لڑکیوں کو ایسی غلطی بلکل بھی نہیں کرنی چاہیے۔

www.novelsclubb.com

چھوڑو مجھے ورنہ ایس پی محتشم تمھارا وہ حال کرے گا کہ اپنی شکل پہچاننے کے قابل بھی نہیں رہو گے۔اوہو میری جان ابھی تو تم اپنی فکر کرو۔امثال پر جھکے وہ اسکا کا دوپٹہ اتار کر چکے تھے۔اس سے پہلے کے وہ اسے چھوتے ایک زوردار مکہ انکے منہ پر پڑا۔

وہ دونوں سیدے ہو کے صائم کو مارنے کے لیے آگے بڑھے۔صائم نے ساتھ پڑی راڈ اٹھائی اور دونوں کے سر پر ماری خون کالاوا انکے سروں سے نکلنے لگا اور دونوں زمین پر گر گئے۔

صائم کی نظر امثال کے دوپٹے پر پڑی تو دوپٹہ اٹھا کر امثال کے گرد لپیٹ دیا۔وہ اب تک سکتے کے عالم میں تھی۔امثال کوئی تمھیں کچھ نہیں کہے سکتا میں ہوں۔وہ امثال کا ہاتھ تھام کر اسے باہر لے جانے لگا۔کل مرحا کے کا دوپٹہ اتارنے والا آج کسی اور کے سر پہ چادر ڈال رہا تھا۔شاید رب نے اسے تلافی کا موقع دینا تھا۔

www.novelsclubb.com

شاہ میر شاہ فیکٹری کے نیچے والے ایریا میں آیا تو حدید کو سامنے دیکھ کر حیران ہو گیا۔ارے حدید تم یہاں میں تو ادھر فیکٹری دیکھنے آیا تھا۔سوچ رہا ہوں کے پھر سے بزنس شروع کروں۔

شاہ میر شاہ اسکے پاس آنے لگا تو اچانک حدید نے اسکے منہ پہ زوردار مکا مارا۔اسکا گریبان پکڑ کر پوچھنے لگا۔کیوں کیا تم نے یہ سب گھٹیا انسان کیوں؟

شاہ میر کو لگا کہ شاید اسے امثال نے پہلے ہی کچھ بتا دیا ہے۔کیوں کیا تم نے میری آنی کے ساتھ ایسا کیوں؟

وہ بے قصور تھیں۔وہ کہتی رہیں چلاتی رہیں مگر کسی نے انکا یقین نہیں کیا۔

وہ سب تمھارا کھیل تھا۔میں سب جان چکا ہوں۔کوئی انسان اپنی ہی بیوی کی کردار کشی کیسے کر سکتا ہے؟

شاہ میر نے حدید کو زور سے دھکا دیا۔حدید کے قدم پیچھے ہٹے مگر وہ ٹھرا رہا۔

بیوی کیسی بیوی اس نے مجھے رجیکٹ کیا تھا۔ شاہ میر شاہ کی محبت کو ٹھکرایا تھا۔ وہ جس سے محبت کرتی تھی۔ میں نے اسے اسکا بھی نہیں ہونے دیا اور کسی کو منہ دیکھانے کے قابل بھی نہیں چھوڑا۔

وہ آپکے ساتھ فئیر تھیں۔

ہاں شادی کے بعد وہ میرے ساتھ فئیر تھی۔ مگر شادی سے پہلے اس نے مجھے رجیکٹ کیا تھا اور شاہ میر شاہ کو رجیکشن برداشت نہیں۔ اسکی سزا تو اسے ملنی ہی تھی۔ حدید اور شاہ میر ایک دوسرے پہ پل پڑے۔ دونوں میں ہاتھا پائی ہونے لگی۔

«««««««•••••••»»»»»»»

امثال کی بھیجی ہوئی وڈیو دیکھتے ہی محتشم کی آنکھیں آگ برسانے لگیں۔ ڈی آئی جی صاحب کو وہ وڈیو بھیج چکا تھا۔ پوری پولیس فورس الرٹ ہو چکی تھی۔ کالجز اور یونیورسٹیز میں ہائی الرٹ لگا دیا گیا تھا۔ محتشم اپنی فورس کو لے کے اس لوکیشن پر پہنچا۔ جہاں پر بلیک مامبا تھا۔

پولیس سائرن کی آواز سن کے بلیک مامبا اور اسکی پوری ٹیم گھبرا گئی۔

شاہ میر شاہ محتشم کو دھکا دیتا ہوا اوپر کی طرف بھاگا۔

دونوں طرف سے شیلنگ ہونے لگی۔ شیلنگ اتنی شدید تھی۔ کہ کچھ نظر ہی نہیں آرہا تھا۔

محتشم اپنی ٹیم کے ساتھ اندر داخل ہوا۔

شاہ میر شاہ اور حدید کی ہاتھا پائی جاری تھی۔

پولیس بلیک مامبا کے لوگوں کو پکڑنے لگی۔ محتشم شاہ میر شاہ اور حدید کی جانب بڑھا۔

www.novelsclubb.com

کہ اچانک کمرہ گولیوں کی آواز سے گونج اٹھا۔

ایک، دو، تین، چار، پانچ، چھ چھ گولیاں حدید عالم کی پیٹھ پر چلائی گئیں تھیں۔

محتشم کو لگا کہ وہ آج اپنے چھوٹے بھائی کو بھی کھو چکا ہے۔

شاہ میر شاہ کے بھاگنے سے پہلے پولیس اسے اریسٹ کر چکی تھی۔

محتشم کے موبائل پہ اسکی ٹیم کے میسج آرہے تھے۔کہ وہ لوگ ہر جگہ سے بم ڈسپوز کر چکے ہیں۔اللہ کے کرم سے اب انکا ملک محفوظ تھا۔مگر وہ تو سامنے خون میں لت پت پڑی لاش کو دیکھ رہا تھا۔

«««««««•••••••»»»»»»»

چار سال بعد

بھوری آنکھوں اور بھورے بالوں والی لڑکی مسکین سی شکل بنا کے اپنے سامنے کھڑے شخص کی ڈانٹ سن رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

لیزا یہ کیا ہے؟

سارے سوال غلط ہیں۔یہ ڈراموں سے نکل کر پڑھنا بھی شروع کر دو۔ویسے تو تمھارا دماغ افلاطون ہے۔بس کتابوں کو دیکھ کے ہی بند ہو جاتا ہے۔

میں ادھر ہی بیٹھا ہوں۔یہ سوال دوبارہ کرو۔

غصے سے وہ رجسٹر پکڑ کے سوال کرنے لگی اور دل ہی دل میں اپنے خوبصورت مگر سڑیل سے مجازی خدا کو صلواتیں سنانے لگی۔

"میری تو قسمت ہی خراب ہے۔پوری دینا کو چھوڑ کے مجھے محبت اسی سڑے ہوئے کریلے سے ہونی تھی۔جو میرا شوہر کم اور استاد زیادہ لگتا ہے۔ہائے لیزا تیری قسمت میں بھی یہ آبان، مسٹر کھڑوس، سڑو، پلس استاد جی ہی لکھے تھے۔"

آبان مسکراتے ہوئے۔اپنے دل کے سکون کو دیکھ رہا تھا اور اچھے سے جانتا تھا۔کہ اسکی جاناں دل ہی دل میں اسے کس کس قلب سے نواز رہی ہو گی۔

www.novelsclubb.com

«««««««•••••••»»»»»»»

وہ اپنی سبز آنکھوں سے کب سے محتشم کو سامان پیک کرتا دیکھ رہی تھی۔ایس پی صاحب آپ کہیں جا رہے ہیں۔جی مس ڈڈیکٹو ایک مشن پہ جا رہا ہوں۔

مجھے بھی ساتھ لے جائیں۔آپ کو پتہ ہے نا کہ میں کتنی اچھی جاسوسی کرتی ہوں۔

جی بلکل مگر آپ ڈاکٹر ہیں۔جاسوس نہیں اور مہربانی کر کے اپنے اس جاسوسی دماغ کو ابھی سلا دیں۔جانتی ہیں نا آپ کے پچھلی بار کیا ہوا تھا؟

ہاں اور اگر اس دن صائم نہیں آتا تو پتہ نہیں کیا ہو جاتا۔اس شخص نے میری عزت بچائی تھی۔

مما مما یہ دیکھیں مجھے کیا ملا؟

تین سالا اذلان پھر سے محتشم کے سیکرٹ روم سے اسکی فائل اٹھالایا تھا۔مما کی جان آؤ ادھر آؤ۔

یہ پھر سے میری فائل اٹھالایا ہے۔دونوں ماں بیٹے کو جاسوسی کیے بغیر سکون نہیں ملتا۔اب آپ ہماری طرح جاسوسی کر نہیں سکتے تو جلیں تو نہ۔

وہ دونوں ماں بیٹا ایک دوسرے میں مگن ہو چکے تھے۔ محتشم نے چپکے سے اپنی فائل اٹھائی اور بیگ میں رکھی۔ ورنہ اسکا جاسوسی بیٹا اسکی فائلوں کو چھوڑ دے ممکن ہی نہیں۔

«««««««•••••••»»»»»»»

صبح کی روشنی پھوٹنے سے پہلے وہ اپنے رب کے حضور سر بسجود تھیں۔ نماز پڑھ کے انہوں نے دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے۔ رب کا دیا نور انکے چہرے پہ چمک رہا تھا۔

شکریہ میرے مالک۔ آپ نے ثابت کر دیا اپنے رب پہ کامل یقین کرنے والوں کو انکا رب مایوس نہیں کرتا۔ آپ نے میرے کردار کے گواہ تھے اور آپ نے اسی شخص کے منہ سے میرے کردار کی گواہی دلوائی۔

www.novelsclubb.com

جس نے مجھ پر بہتان لگایا تھا۔ میری روح پہ لگے سارے زخم آپ نے بھر دیئے۔ مجھے بہترین سے نوازا۔ دعا مانگ کے انہوں نے صوفے پہ بیٹھے انسان کو دیکھا۔ جو انہیں ہی دیکھ رہے تھے۔ مجھے معاف کرنے کے لیے شکریہ شہریار۔ آپ میرے

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

رب کا دیا انعام ہیں۔ شکریہ تو مجھے تمھارا کہنا چاہیے فجر کہ تم نے مجھے اپنا لیا۔ آپ جانتے ہیں کہ میں اس عمر میں دوبارہ شادی نہیں کرنا چاہتی تھی۔ جی بلکل جانتا ہوں اور یہ بھی جانتا ہوں۔ کہ آپ صرف اپنے لاڈلے بھانجے وجہ سے مانیں تھیں۔

جی بلکل پر آپ میرے رب کا دیا انعام ہیں۔ جسے اگر میں ٹھکرا دیتی تو شاید اسکی ناشکری کرتی۔

میرے ساتھ واک پہ چلیں گی۔ شہریار نے اپنا ہاتھ بڑھایا۔ فجر نے مسکرا کے اسکا ہاتھ تھام لیا

www.novelsclubb.com

«««««««•••••••••»»»»»»»

کلاس روم میں بیٹھا

وہ حد سے زیادہ بور ہو رہا تھا۔

یہ فائینانس کا سبجیکٹ تو اسے کچھ زیادہ ہی بورنگ لگتا تھا۔اوپر سے اسکے سامنے بیٹھی افنان کی بچی زور و شور سے سر ہلا ہلا کر سمجھ رہی تھی۔کلاس میں اتنی خاموشی آیان کو ہضم ہو جائے۔ناممکن۔

اس نے اپنے بیگ میں پڑے جار کو شیطانی مسکراہٹ سے دیکھا۔اسکا ڈھکن کھولا۔ اس میں سے نکلنے والی مخلوق تھوڑی ہی دیر میں پوری کلاس میں پھیل گئیں۔

ان پیارے پیارے معصوم لال بیگوں کو دیکھ کے خدا کی نازک مخلوق یعنی لڑکیوں کی چیخیں چھت پھاڑنے لگیں۔ساری کی ساری الٹے پیر کلاس سے ایسے بھاگیں۔ جیسے کوئی جن دیکھ لیا ہو۔سارے لڑکے ہنس ہنس کے پاگل ہو رہے تھے۔آیان کو یہ آوازیں سن کے سکون مل گیا تھا۔اب یہ تو پکا تھا کہ آج لیکچر نہیں ہو گا۔

www.novelsclubb.com

آیان دی گریٹ۔

«««««««•••••••»»»»»»»

کالی سیاہ آنکھوں میں چمک لیے ڈائس پر کھڑی وہ بول رہی تھی۔ وہاں پر موجود لڑکیوں پہ وہ اپنا سحر پھونک رہی تھی۔

ہم لڑکیاں اتنی مظبوط ہوتی ہیں۔ کہ پہاڑ جیسی مشکل کو بھی سر کر سکتی ہیں۔ ہمارے اندر ایک ایسی حس ہے کہ ہم خود پر پڑنے والی غلط نگاہ کو فورا پہچان لیتی ہیں۔ خود پر غلط نگاہ ڈالنے والے کی آنکھیں بھی نوچ لیتی ہیں۔ مگر ہم لڑکیوں کی ایک کمزوری ہے۔ جانتی ہیں وہ کمزوری کیا ہے؟

محبت

جو ایک میٹھا زہر ہے۔ یہ تھوڑا تھوڑا ہمارے اندر جاتا ہے اور پھر ہمیں ختم کر دیتا ہے۔

www.novelsclubb.com

محبت ہم خود نہیں کرتے یہ تو بس ہو جاتی ہے۔ جب یہ ہو جاتی ہے تو پوری دنیا حسین لگتی ہے۔ ہم ہواؤں میں اڑنے لگتے ہیں۔

مگر یہ محبت ہی وہ چیز ہے۔جو ہمیں توڑ سکتی ہے۔یہ لڑکے بہت اچھے سے جانتے ہیں۔وہ جب لڑکی کو کسی میدان میں مات نہ دے سکیں تو وہ اس کی اسی کمزوری پر وار کرتے ہیں۔میں یہ نہیں کہتی کہ سارے لڑکے غلط ہوتے ہیں۔یا پھر محبت غلط ہے۔محبت تو ایک خوبصورت اور پاکیزہ جذبہ ہے۔

مگر محبت کو پانے کے لیے غلط راستہ اپنانا غلط ہے۔اپنی محبت کا ثبوت دینے کے لیے گناہ کا راستہ اپنانا غلط ہے۔جو آپ سے محبت کرتا ہے۔

وہ آپ سے کبھی ثبوت نہیں مانگتا۔وہ آپ کے سر پر چادر دیتا ہے۔آپکا دوپٹہ نہیں کھینچتا اور جو کھینچتا ہے۔وہ کچھ بھی کرتا ہو گا مگر محبت نہیں کرتا ہو گا۔

محبت ہو جانا غلط نہیں ہے۔محبت ہو گئی ہے۔تو نکاح کر لیں اور اگر ابھی نکاح نہیں کر سکتے تو چور راستے نہ اپنائیں۔الگ ہو جائیں اور اپنے رب پر یقین رکھیں۔کامل یقین کہ اگر وہ آپکا نصیب ہے۔تو آپ کو ضرور ملے گا۔

ہمارا رب ہمیں کبھی بھی اکیلا نہیں چھوڑتا۔ یہ تو ہم بندے ہیں۔ جو اسے چھوڑ دیتے ہیں اور جب کوئی مشکل آتی ہے۔ تو بھاگے جاتے ہیں۔ وہ ہمیں ٹھکراتا نہیں ہے۔ کہ مشکل آئی تو اب میری یاد آئی ہے۔ بلکہ وہ آگے بڑھ کے ہمیں تھام لیتا ہے۔ جب ہم دنیا کی محبت سے دھوکہ کھاتے ہیں۔ تب اس رب کی محبت ہی ہمیں تھامتی ہے۔

ایسی محبت جسکو کبھی زوال نہیں ہے۔ بس اپنے رب سے محبت کریں اس پہ یقین رکھیں۔ مشکل چاہے کیسی بھی ہو۔ اگر اس پر یقین کامل ہے۔ کہ وہی حل کرے گا۔ تو اس سے بہتر کوئی مشکل کو آسانی میں بدلنے والا ہے ہی نہیں۔ معاملہ چاہے کوئی بھی اس پر کامل یقین رکھیں۔ وہ رب آپکے یقین کا مان رکھے گا۔ شکریہ۔

www.novelsclubb.com

وہ اپنا سحر پھونک چکی تھی اور اسکا سحر دلوں پر اثر بھی چکا تھا۔ وہ ایک ڈاکٹر ہونے کے ساتھ موٹیویشنل سپیکر بھی تھی۔ بہت سی لڑکیوں نے مڑ کر اس پر اعتماد لڑکی کو دیکھا تھا۔ جو اب ہال سے باہر جا رہی تھی۔

بلیک شلوار قمیض پر براؤن شال پہنے ہاتھ میں رولیکس کی گھڑی پہنے۔وہ جیپ میں بیٹھا کسی کا انتظار کر رہا تھا۔

بلیک کھلا ٹراؤزر کے ساتھ وائٹ شارٹ شرٹ پہنے گلے میں بلیک اسٹالر لپیٹے اپنے کرلی بالوں کو کھلا چھوڑے۔وہ لڑکی چلتی ہوئی اسکی طرف آرہی تھی۔گاڑی کا دروازہ کھول کے وہ اندر بیٹھی۔ڈاکٹر مرحا حدید عالم آج کا دن کیسا رہا۔

بہت اچھا مسٹر حدید عالم۔

تو کہاں چلنا ہے؟

کہیں دور جہاں پانی ہو، پھول ہوں، آپ ہوں، میں ہوں۔

لگتا ہے آج ہماری مسز نے ہمارے لیے فرصت سے وقت نکالا ہے۔

جی بلکل آج میں آپکے ساتھ وقت گزارنا چاہتی ہیں۔

مرحا کیا ہوا ہے؟

پھر سے کوئی برا خواب دیکھا ہے کیا؟

ہمم!

اسے معاف کر دو۔

اتنا آسان ہے کیا؟

مشکل بھی نہیں ہے۔ تم جانتی ہو آج میں صائم کی وجہ سے تمھارے سامنے زندہ بیٹھا ہوں۔

اگر اس دن اس نے مجھ پر چلنے والی ساری گولیاں اپنے سینے پہ نہ کھائی ہوتی۔ تو آج یہاں میں نہ ہوتا۔ اس سے غلطی ہوئی تھی اور جیسے ہی غلطی کا احساس ہوا۔ اپنی غلطی کا ازالہ اس نے اپنی جان دے کے کیا۔

www.novelsclubb.com

ان خوابوں سے ڈرنا چھوڑ دو۔ شاہ میر شاہ اور آفندی خان کو سزائے موت ہو چکی ہے۔ آنی بھی شہریار انکل کے ساتھ خوش ہیں۔ سب کچھ ٹھیک ہے۔

شاید صائم کو معاف کرنے کے بعد تمھیں یہ خواب آنا بند ہو جائیں۔

ہمم!

لو تمھارا ڈریم پلیس آ گیا۔

جیپ سے اتر کر مرحا کا ہاتھ پکڑ کے وہ چلنے لگا۔

غروب ہوتا سورج جھیل کا شفاف پانی، سبزہ، بہار کے موسم میں کھلے پھول اور ساتھ چلتے شخص کا ساتھ سب کچھ مکمل تھا۔

جھیل کنارے بیٹھے اس نے صائم آفندی کو دل سے معاف کر دیا۔ پہلی محبت کا دیا زخم گہرا تھا۔ تو ساتھ بیٹھے شخص کی محبت اس سے بھی زیادہ گہری تھی۔ اسنے اپنا سر حدید کے کندھے پر رکھ کے اپنی آنکھیں موند لیں۔ اسکے رب نے حدید کو اسکا سکون بنایا تھا اور وہ اس سکون کو محسوس کرنا چاہتی تھی۔

چہچہاتے پرندے اپنے گھر لوٹ چکے تھے۔ سورج غروب ہو چکا تھا۔ جھیل کا پانی ساز بجا رہا تھا۔ تو پھول گیت سنا رہے تھے۔ آسمان پر نکلنے والا چاند جھیل کنارے بیٹھے دونوں لوگوں کو دیکھ کر مسکرا رہا تھا۔

ختم شد

www.novelsclubb.com